UNIVERSAL LIBRARY
OU_222238
UNIVERSAL LIBRARY

222238

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ٨٩١٥٤٣٣٣ Accession No. ٦٦٣٠

Author

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

شیر دکن

ملک مہاراشٹر کا سورما بیٹا - قومی فلاحیت کا دلدادہ - شیدائے وطن -
مہاراج سیواجی کا تاریخی تذکرہ قابل دید ہے - اسمین دلیران مرہٹہ
اور خاقان ہند اورنگ زیب کے جنگی کارنامون پر روشنی ڈالی گئی ہے -
رزم و بزم کے سین اور عشق و محبت کی عکسی تصویرین ایک مرہٹہ
عورت کی دلیری اگر دیکھنا ہو تو اسے ضرور پڑھیے - زیادہ تر لطف یہ ہو کہ
اسکا ایک ایک فقرہ تاریخی رنگ مین رنگا ہے اورنگ زیب اور
سیواجی کی خط و کتابت تاریخ سے اخذ کر کے لکھی گئی ہے -

مصنفہ

جناب منشی سوہن لال صاحب فہم لکھنوی مصنف ناولہای تاریخی ...
قدس دہلوی - اندر موہنی - بزم اکبری - ولائتی پرستان - طلسمی ... وغیرہ

حسب فرمایش

بابو ہرچرنداس بھارگو مہتمم بھارگو اسکول بکڈپو نمبر ۱۶۵ و ۱۶۶ امین آباد پارک لکھنؤ

باہتمام سیٹھ کندن لال

سیٹھ کندن لال کے پریس لکھنؤ مین چھپا ۱۹۱۷

جز ... ملنے کا پتہ بابو ہرچرنداس بھارگو امین آباد پارک نمبر ۱۶۵ و ۱۶۶ لکھنؤ قیمت عمار

نمبر شمار	نام کتاب	اجزا	قیمت
۱	نشتر	ع	عہ/
۲	اورنگ زیب جنجل کماری	صہ ۲	۶/
۳	اشک حسرت	للعہ ۹	عا/
۴	روز الیمبرٹ کامل	عہ ۲	عا/ ۸/
۵	سلطان نازک ادا	للعہ ۹	۶/
۶	مشتاق زہرہ	عہ ۹	عہ ۴/
۷	رزم بزم کامل	عہ ۹	ے/
۸	دلچسپ کامل	لعہ ۹	۱۴/
۹	ڈاکٹر کی بیٹی	عہ ۴	عہ/
۱۰	نشیب و فراز	معہ ۲	عہ ۸/
۱۱	مظفر راما بالی	لعہ ۲	عہ/
۱۲	شادی و غم	معہ ۹	عا/
۱۳	مرد میدان کامل	صہ ۹	للعہ/
۱۴	بدر النساکی مصیبت	ے ۲	۶/
۱۵	جنت الفردوس	عہ ۹	۴/
۱۶	کنیز فاطمہ	معہ ۴	عہ/
۱۷	اسرار کامل	لعہ ۲	ے/
۱۸	فردوس بریں	صہ ۴	۱۲/
۱۹	حسن بن صباح	ے ۲	۴/

نمبر شمار	نام کتاب	اجزا	قیمت
۲۰	انجمن آرا	ے	
۲۱	کارزار صلیبیہ	عہ ۲	
۲۲	کایا پلٹ	عہ ۲	
۲۳	بروگ	معہ ۴	
۲۴	میٹھی چھری	معہ ۲	عہ/
۲۵	ہیرے کی کنی	صہ ۲	۱۰/
۲۶	تسخیر	ے	۸/
۲۷	پیاری دنیا	ے ۲	۱۲/
۲۸	احمق الذین	ے ۲	عہ/
۲۹	حاجی بغلول	صہ ۴	عہ/
۳۰	پی کہاں	صہ	۱۰/
۳۱	ارمان	لعہ ۲	عہ/
۳۲	دلکش کامل	صہ ۹	عہ/
۳۳	جام زہر	عہ ۲	عہ/
۳۴	ملک العزیز ورجنا	عہ ۲	عہ ۴/
۳۵	فریب ہمہ رنگ فریب دنیا	صہ	۱۰/
۳۶	مارگریٹ	لعہ ۴	[illegible]
۳۷	شہید وفا	ے ۹	[illegible]
۳۸	علاؤالدین پدماوت	صہ ۴	۱/

تفصیل کا آخری صفحہ ملاحظہ فرمائیے۔

اور کبھی ٹھنڈی سانس لے کر سر جھکا لیتا ہے اسکا حسرت پرست دل اسکے پہلو مین افسردگی کے ساتھ اچھل رہا ہے۔ جسمین بڑھی ہوئین تمناؤن کی طرح کسی کے ملنے کا شوق اور ولولہ بھی بھرا ہوا ہے۔ اُمیدین منھ بنائے کچھ آپ ہی آپ روٹھی جاتی ہین اور ارمان و آرزوئین بھی سرکتی جاتی ہین۔ رنگ گورا ہے۔ صورت پر وجاہت ہے۔ سن بھی بہت نہین۔ اُٹھتی جوانی ہے۔ ہاتھ پاؤن سڈول۔ اور خوبصورت اعضا کا تناسب بہت معقول۔ چہرہ آفتاب کی طرح روشن۔ مضبوط ڈنڈ۔ آئینہ کی طرح چمکتی ہوئی پیشانی۔ اُبھرا ہوا چھاتا۔ شیرون کی سی کلائی۔ سر پر بانکی دستار۔ کمر مین مرصع قبضے کی تلوار۔ رگ رگ مین پھرتی اور جیوٹ۔ مگر اس وقت غور و فکر مین اُلجھ رہا ہے۔ کبھی ادھر ادھر دیکھ لیتا ہے کوئی نہین۔ کس سے بات کرے سوائے پہاڑیون اور آبشار جھرنون کے کوئی اسکا ہمنفس نہین۔ آبشار اسکی محزون حالت دیکھ کر رو رہے ہین۔ مگر سنگدل پہاڑیون کے دلون پر ذرا بھی چوٹ نہین لگتی کہ اس نووارد مہمان کی کچھ تو مزاج پرسی کرین۔ کہ اسوقت تو کہان سے آیا ہے۔ کیا نام ہے۔

اس نوجوان کی نظر گشت لگا رہی تھی کہ ایک سنیاسی جنوب و مغرب کے کونے سے نکلا اور اسکی طرف بڑھتا نظر آیا۔ نوجوان کی نگاہ سنیاسی کی طرف اٹھ گئی۔ اسکا گیروا لباس اسکی لمبی لمبی جٹائین اسکے تارک الدنیا ہوجانے کی دلیل تھین۔ ایک ہاتھ مین کنڈل دوسرے مین ترشول تھا۔ چہرہ پر جلال ٹپک رہا ہے۔ اور گیروے بستر اسکے دینی تقدس کی آب و تاب بڑھا رہے ہین۔

سنیاسی نے اس نوجوان کو مخاطب کر کے پوچھا۔

سنیاسی ۔ راجپوت ویرا کیسے آئے۔

چونکہ ہم اس نوجوان کے نام سے واقف نہ ہو سکے ہین۔ لہذا ناظرین بھی صبر کرین اور اس نوجوان کو راجپوت ویر ہی سے مخاطب کر لیا کرین۔

نوجوان ۔ یعنی راجپوت ویر سنیاسی کے لوٹنے سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ پاؤن چھوئے سنیاسی نے اُٹھایا۔ پیٹھ پر ہاتھ پھیرا۔ اور اُسی درخت کے نیچے بیٹھ گیا۔ جہان پھولونکی چادر بچھی ہوئی تھی۔ باتین ہونے لگین۔

راجپوت ویر ۔ مہاتمن! کیا کوئی نئی خبر لائے ہین۔

سنیاسی - جو کچھ خبر ہوگی کہی جائے گی - پہلے تم بتاؤ تمھارا چہرہ کیون اوترا ہوا ہی بہت ہی سست دکھائی پڑتے ہو -

راجپوت ویر - سوامی! آپکا دل درد آشنا ہے - آپ کی ذات ہموطنون کے درد دکھ مین شریک ہونے والی ہے - اس لیے آپ کی زبان سے ایسی بات سننے مین آئی - مہاتما! لکھو کھا ہموطن مبتلاے مصیبت ہین - ہماری قوم کی کشتی ڈوب رہی ہے اسی غور و فکر مین اُلجھا رہتا ہون - اسوقت بھی انھین پیچ و تاب مین پھنسا ہوا تھا اتفاق سے آپ نے درشن دیدیے - بڑی کرپا کی -

سنیاسی - بیٹا! اُٹھو - جاگو - کیا پروا ہے - اگر جان چلی جائے - امیر غریب نیک و بد - ہر ایک کو ایک نہ ایک روز مرنا ہے - یہ جسم ہمیشہ کسی کا نہین رہتا - اب بھی ہوشیار اور خبردار رہو - استقلال اور ہمت درکار ہے - جسکی بدولت آدمی کام کے پیچھے ملک الموت کی طرح جھپٹ جاتا ہے - اس لیے تم بھی اُٹھو اور کمر چست کرو سب سے پہلے اپنے ملک اور وطن کی خدمت کرنا فرض سمجھ لو -

راجپوت - پربھو! آپکی دھارمک باتون نے خود رفتہ کر دیا - اب مجھے اور بھی فکر لاحق ہوگئی - کیونکر اُٹھون اور کیا کام کرون -

سنیاسی - پچھلی باتون کا خیال بھلا دو - فکر نہ کرو - اور ایسی شاہ راہ اختیار کرو جس سے بھارت کی بھلائی ہو - اہل وطن تمھاری ویرتا کا جس گائین - تم بہادر ہو - تیجسوی ہو - تمھین کسی بات کی فکر نہ کرنی چاہیے - اب فکر کا وقت نہین - نیک و بد کی تمیز کرو - عملی کام تمھارے سامنے ہے - تم کمر ہمت باندھ لو - اگر تم فاقون سے بھی مر جاؤ - کچھ مضائقہ نہین - مگر دھرم کی راہ سے قدم نہ ہٹے - دیکھتے نہین تمھاری قوم ڈوب رہی ہے - بیکس ہموطنون کی لعنتین اور بد دعائین تمھارے سر پر منڈلا رہی ہین - جو پیاسے مر رہے ہین - اُنھین گندلا پانی پینے کو دے رہے ہو - حالانکہ صاف و شفاف پانی کا دریا پاس بہ رہا ہے - اور وہ ایک چلو پانی کو ترس رہے ہین میرے پیارے! سوچو سمجھو - سادھو کیا کہتا ہے - سادھو نہین چاہتا کہ بھارت کی کشتی منجدھار مین پھنسی رہے - مین تمھین راہ بتاتا ہون تم اوس کے ملاح بنو -

راجپوت ویر - جیسی آپ کی اگیا ہو - جس طرح - جب - جہاں اور جس کام کی اجازت ہو - آپکا داس اسکے پورا کرنے میں کبھی عذر نہ کرے گا - پربھو! آپ کا حکم سر آنکھوں پر ہے -

سنیاسی - بہادر ویر! تمھارے پاس اسوقت کتنے آدمی ہونگے -

راجپوت ویر - مہاراج! - آپ کو سب معلوم ہے -

سنیاسی - آج ہفتہ بھر ہوا ہوگا اُسوقت تمھارے پاس پچاس سور ویر چھتریوں کی جماعت دیکھنے میں آئی تھی - کیا کچھ اور بھی اضافہ ہوئے ہیں - یا اُتنے ہی ہیں -

راجپوت ویر - پانچ راجپوت اور بھی آگئے ہیں -

سنیاسی - تو پچپن ہوگئے -

راجپوت ویر - ہاں مہاراج -

سنیاسی - پھر اب کس بات کی فکر ہے -

راجپوت ویر - مہاتمن! میری تمنا اور خواہش تو یہی ہے کہ اسی وقت اپنے جانباز چھتریوں کو لے کر دہلی پر حملہ کردوں - اور دکھادوں کہ چھتری سورما سوائے کٹ مرنے کے دوسرا کام نہیں جانتے - مغل ہماری جیوٹ کے قائل ہیں - ہماری تلواروں کی آنچ سہنا بہت مشکل امر ہے - کاش بھارت کے لیے کام آگئے تو ہمیں اصلی روحانی خوشی میسر ہوگی کیونکہ ہم غلامی کی زندگی بسر کرنا نہیں چاہتے - ہمکو ایسے جینے سے مرنا اچھا ہے -

سنیاسی - بیٹا! تمھاری رگ رگ میں راجپوتی خون جوش پیدا کر رہا ہے شاباش! مگر سمجھ لو کہ دشمن دین وعدوے ملک وقوم راجے ملکشوں کا ساتھ دیئے ہوئے ہیں مارواڑ کی ریاستیں مغلوں کی معاون بنی ہوئی ہیں - اس لیے جلدی کا کام اچھا نہیں یہ ہم جانتے ہیں تمھاری جیوٹ اور زور بازو کا نتیجہ اچھا ہی نکلے گا - مگر بیٹا! دیر آید درست آید - ابھی تمھارے پاس فوج نہیں انے گنے چھتری - ان سے کیا ہوگا - اورنگزیب جب چاہے گا مسل ڈالے گا - وقت آنے دو -

راجپوت ویر - سوامی! کیا جانے وہ وقت کب آئے - اور اس زندگی کا کون ٹھکانا - مر گئے - تو یہ ہوس بھی لاش کے ساتھ فنا ہو جائے گی - اور اپنا عوض

نہ لے سکین گے - مہاتمن! ان مغلون کے ظلم وجور اور مذہبی تعلقات مین رکاوٹ دیکھی نہین جاتی - ہمارے تیرتھون کا ایمان سہا نہین جاتا - دھرم ناش ہو رہا ہے - ذات کی دھجیان اڑائی جا رہی ہین - ہندو دھرم پر دھبے لگ رہے ہین - اس لیے ہمکو ایسے جینے سے مرنا بہتر ہے - مغل ہماری قوم کو قزاق صحرائی سمجھتے ہین - ہمین دکھانا ہے ہماری قوم کس طرح کشور کشائی کرتی ہے -

کہتے کہتے راجپوت ویر کی آنکھین ڈبڈبا آئین - چہرہ فوری اثر سے تمتما گیا - بازو پھڑک اٹھے اور سر اونچا کر کے اوٹھ کھڑا ہوا -

سنیاسی - اورنگ زیب کوئی ورڑو گھڑو بادشاہ نہین ہے - اُسکے نام سے ملک آرائون کی روح نکلتی ہے - حکمت عملی تو گویا گھٹی ہی مین پڑی ہے - داراشکوہ مرزا محمد شجاع - مراد سب کو چارون شانے چت کر دیا - بھلا کسی کی بھی پیش گئی - شجاع اور مراد کو وہ چھکے دیے کہ قیامت تک یاد رہین گے - کسی سے اقبال شاہی کا بال بیکا نہوا - چونکہ اورنگ زیب اسلامی دُنیا کا عالمگیر شہنشاہ ہے اس لیے ایسے نازک کام مین اسقدر عجلت خرابی پیدا کر دے گی - ناتجربہ کاری اچھی نہین - ذرا غور سے کام لو - ایشور چاہے گا - تمھاری مردانگی اور جنگی لیاقت کے جوہر دیکھنے مین آئین گے مگر کچھ دن صبر کرو -

راجپوت ویر - سوامی! آپ کی اگیا سر آنکھون پر ہے - حکم سے سرتابی کبھی نہین ہوسکتی - اور نہ آپ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کر سکتا ہون مہاتمن! وہ وقت کب آئیگا - جب ہم میدان رزم مین نکلکر دھرم کے لیے اپنی جانین لڑا دینگے اور مغلون پر ثابت کر دینگے کہ راجپوتی خون مین وہ طاقت ہے کہ اکیلا ہزارون سنگدل مغلون کے دانت کھٹے کر دیتا ہے -

سنیاسی - بیٹا! سیواجی کے پاس پونا گیا تھا - اُنھین بھی اورنگ زیب سے لڑنے کی تمنا ہے - فوج بھرتی کر رہے ہین - سامان حرب وضرب جمع ہو رہا ہے -

راجپوت ویر - بھلا کب تک وہ شاہی لشکر کی طرف روانہ ہونگے -

سنیاسی - بہت جلد! - مین وہین جاتا ہون - اور اُنسے تمھارا ذکر کر کے پھر تمھین بھی وہان لے چلونگا - کیونکہ وہان جانے سے تمھین جنگی تعلیم و تربیت

دی جائے گی۔
راجپوت۔ پربھو! اگر ایسا ہے تو آج ہی ساتھ کیون نہین لیے چلتے۔
سنیاسی۔ تم بلا مرضی سیواجی کے کیونکر جا سکتے ہو۔ اُن سے راے تو لے لی جائے۔
راجپوت ویر۔ بہت اچھا۔ جو آگیا۔
سنیاسی نے راجپوت ویر کی پوری تشفی کی اور سمجھا بجھا کر اُٹھ کھڑے ہوے۔ راجپوت ویر نے چاہا تھا آج کی رات سنیاسی جی یہین آرام کرین۔ لیکن سنیاسی جی ٹھہرے نہین۔ راجپوت ویر کے دیکھتے دیکھتے دور نکل گئے۔ اور پہاڑی پگڈنڈیون پر چڑھتے ہوئے نظر سے غائب ہو گئے۔
راجپوت ویر کچھ دیر ٹھہرا رہا۔ پھر کیا جانے کس خیال مین اُٹھا اور کسی سمت چلدیا۔

۲
دوسرا باب

عادت نہ جائے گرچہ قیامت ہی کیون نہ آئے
ملنے کے بعد پھر کوئی جھگڑا اوٹھائیے

ویر راجپوت کے جانے کے بعد ہمارا خیال ام کنٹک پہاڑی کے دامن سے نکلکر نیچے چھپائے بندھیا چل کی طرف چلا ہے۔ اسلیے کہ اس پہاڑ کے شمال جانب جتنے ملک ہین سب شہنشاہ اورنگ زیب کے زیرنگین ہین۔ عالمگیری نقارہ بج رہا ہے جتنی سلطنتین ہین سب جھک جھک کے سلامین کرتی ہین۔ کس مین دل گُردہ ہے جو دہلی کے تاجدار سے آنکھ سامنے کرسکے۔ سب کی روح نکلتی ہے۔ کسی سے اقبال شاہی کا بال بیکا نہ ہوا۔ اورنگ زیب اسلامی دنیا کا ایک عالمگیر بادشاہ ہے اُسنے سوچا کہ دکن مین چند ممتاز سلطنتین باقی رہگئی ہین ابھی تک زیر نگین ہوتین پر بھی وھا و ابول دینا چاہیئے فوراً ہی قیامت توڑنے پر آمادہ ہو گیا۔ سامان جنگ درست ہونے لگا۔ فوجی رسالون کی دیکھ بھال شروع ہوئی۔ سیواجی کو دکن کا قزاق سمجھکر فوج کثیر دوڑا دی۔ مغل پہونچے۔ سیواجی نے

معمولی حکمت عملیوں اور ذاتی بہادریوں سے وہ خبر لی کہ بھاگتے راستہ نہ ملا۔ اورنگ زیب اس شکست فاش سے آگ بگولا ہوگیا۔ دل پر بہت بڑا اثر ہوا۔ امرا وزرا کی ایک مجلس منعقد کی جسمین یہ صلاح ٹھہری کہ نواب شایستہ خان ایک فوج جرار کے ساتھ سیواجی کے قلع و قمع کے لیے بھیجے جائین۔ چنانچہ نواب صاحب موصوف ایک بڑے خیل و حشم کے ساتھ دکن کو روانہ ہوئے۔ کچھ خفیہ جاسوس بھی تعینات کر دیے گئے کہ سیواجی کے دلی منصوبوں کی تاک جھانک رکھین۔ اور دکن کی پہاڑی گھاٹیان اور دشوار گذار راستون کی خبر بتاتے رہین۔

ہم اپنے ناظرین کے ساتھ اُس پُرفضا میدان کی سیر کر رہے ہین۔ جو بندھیاچل کے دامن مین پھیلا ہوا ہمارے خیال کی طرح دور تک پھیلتا گیا ہے۔ چار بج چکے ہین بندھیاچل کی چوٹیون سے بچ بچا کر مغرب کی طرف سے آنے والی کرنین اُن درختون کی ہری ہری پتیون پر گر رہی ہین جو پہاڑی گھاٹیون کی سخت اور پتھریلی زمین سے نکل نکل کر اسوقت کی چلتی ہوئی ہوا مین جھوم رہے ہین۔ اور اس زرد زرد دھوپ مین انکی ہری ہری پتیون کا رنگ ہلکا ہوہو کر بالکل دھانی رہ گیا ہے۔ کوہ بندھیاچل کا سلسلہ مغرب کی طرف سے آکر جنوباً شمالاً پھیلتا چلا گیا ہے۔ اور اسکی اُس شرقی گھاٹی پر جسنے بیچ بیچ مین کچھ راہ چھوڑکر اُس طرف سے آنے والون کو اس طرف آنے کی اجازت دیدی ہے۔ چار شخص ایک گھنے جنگل مین بیٹھے ہوے کچھ باتین کرتے پائے جاتے ہین۔ صورت سے سنیاسی معلوم ہوتے ہین۔ کھوپڑی گھٹی ہوئی۔ داڑھی مونچھ کا صفایا۔ ہاتھ مین کمنڈل۔ گردن سے پیرون تک ہرن کی پوستین جھول رہی ہے۔

چارون سنیاسیون کی نظرین کسی جگہ قائم نہین ہوتین۔ بات بات پر کان کھڑے کرتے ہین۔ انتشار اور فکر سے کچھ گھبراہٹ اور وحشت برس رہی ہے۔ ایک سنیاسی بولا۔ "دوست محمد!"

دوست محمد۔ مردان علی! غضب کرتے ہو کوئی اسطرح چلا اُٹھتا ہے۔

مردان علی۔ چلاتا تو نہین ہون تمھین پکارا ہے۔

دوست محمد۔ یہی تو کہتا ہون۔ میرا اصلی نام کیون لیتے ہو۔؟

مردان علی۔ کیا یہان کوئی دوسرا بیٹھا ہے۔ جو اسقدر وحشت سوار ہے۔

دوست محمد- کاش کوئی کھڑا ہو اور ہمارے بھید لے رہا ہو تو قیامت ہی ہو جائے گی برادر! کہین راز افشا ہو گیا تو ہم سب دھر لیے جائینگے۔

مردان علی- خدا حافظ و نگہبان ہی- کوئی ڈر نہین-

دوست محمد- اچھا کیا کہتے ہو-؟

مردان علی- تم جانتے ہو- اعلی حضرت شہنشاہ اورنگ زیب تم سے اسقدر محبت کیون کرتے ہین-؟

دوست محمد- اجی جناب! محبت کیسی- محبت تو چھو نہین گئی-

مردان علی- کیا خوب! تمھاری سمجھ کیسی ہی اول تو تم ہندو سے مسلمان ہوئے کلمہ پڑھا ترک مذہب کیا دوئم وفاداری کے ساتھ کام کر رہے ہو- اس لیے جہان پناہ تمسے بہت خوش ہین- اور کیون نہ خوش ہون کام ہی ایسا کیا ہے-

دوست محمد- لعنت ہی ایسے کام پر- یہ کوئی کام نہین-

مردان علی- اچھا جانے دو- یہ بھی نہ سہی- مگر اب تو خوفناک کام کر رہے ہو- کیسے کیسے زبردست دشمنون کو زیر کیا- کیسے کیسے جل بٹے پھیلائے- اگر تم نہوتے تو کبھی یہان تک ہماری پہونچ نہوتی- راستے ہی مین درندان صحرائی کا نوالہ بنگئے ہوتے-

دوست محمد- صاف صاف کیون نہین کہتے کہ مین اپنی قوم کی آستین کا سانپ نکلا- ہزارون ہندؤن کی گردنین کٹوا دی ہین- اور ابھی تک نمکحرامی پر کمر کسے کھڑا ہون- اسی لیے مراحم خسروانی مجھپر مبذول ہو رہی ہین اور شہنشاہ مجھ برادر کُش کی محبت کا دم بھرتے ہین-

مردان علی- واہ صاحب واہ- مین دیکھتا ہون ابھی تک میرے دوست کے دل سے کافرون کی ہمدردی نہین گئی-

دوست محمد- افسوس- صد افسوس- مین نے بہت بُرا کام کیا- غریب ابناے وطن کو بھوکون مارا- گردنین کٹوا دین اور ابھی تک میری آنکھین نہین کُھلین-

مردان علی- شفیق! بندہ نواز- ہا! یہ کیا کہہ رہے ہو؟ کیسی سمجھ ہے بیوقوفی کی باتین کیون کرتے ہو- دیکھو ہم لوگون نے انا دین دیدیا- مسلمان ہو گئے سکالے پہاڑ کے

بتون کو توڑ کر کافرون کو مارا۔

دوست۔ تم لوگ جتنی چاہو۔ ہیکڑی کرو۔ مگر مجھے ایسی ہیکڑیان پسند نہین آتین۔ مین بخوبی سمجھتا ہون کہ جس شخص نے اپنا دین و آئین کھو کر دوسرا مذہب اختیار کیا۔ وہ خدا کے سامنے کبھی سُرخرو نہین ہو سکتا۔

مردان علی۔ بھائی نعمت خان! دیکھو تو دوست محمد خان کو کیا ہو گیا ہے اسکا دماغ ایکدم خراب ہو گیا۔

نعمت خان۔ کافرون کا مارنا ہی ہمارے لیے نجات ہے۔ ہم اپنے مذہب کے لیے جانین لڑا دینگے۔ بتون کو توڑینگے اور اسلام کا ڈنکا بجائین گے یہی ہمارا دین ہے اور یہی ہمارا آئین۔

دوست۔ دیکھو مہارانا پرتاپ سنگھ نے اپنے ملک کو کس طرح بچایا کس طرح ہندو دھرم کی حفاظت کی کیا کیا کارنامے دکھلائے شہنشاہ اکبر نے بارہا اُنکی تعریف کی ہے۔

نعمت خان۔ بھائی غلام رسول۔ تمھاری کیا رائے ہے۔ دوست محمد کی باتین سنتے ہو۔

غلام رسول۔ اجی یہ تو بیوقوف سے ہین۔ انکے دماغ سے ابھی تک کافرانہ خیالات کی بو نہین گئی۔

مردان علی۔ کیا اسی گپ شپ مین وقت گذار دوگے۔ فضول باتون سے نتیجہ کیا ہونا چلوگے کہ نہین۔ دشمنون کا بھید لینا ہے۔ راستے گلی کوچے دیکھنا ہین۔ پہاڑی گھاٹیون کا پتہ لگانا ہے۔ اسپر غور کرنا چاہیے۔

غلام رسول۔ ہان صاحب ہان۔ فضول ان باتون سے وقت خراب کر دیا۔

نعمت خان۔ اچھا یہ تو بتاؤ۔ رات کہان بسر کروگے؟

مردان علی۔ پہلے یہ رائے طے ہو جائے۔ کیونکہ اگر رات کو کسی نے گھومتے دیکھلیا تو پھر دھر لیے جائین گے۔ بڑی قباحت ہوگی۔ سارے بھید کھول دینا پڑینگے۔

غلام رسول۔ کچھ مضائقہ نہین۔ یونکے کسی مندر مین ٹھہر رہین گے۔ اور دنکو خوب گشت کر کے کُل باتون کا سراغ لے لینگے۔ دوست محمد تمھاری رائے کیا ہے؟

مہارانا پرتاپ سنگھ اور اکبر کے حالات دیکھنا ہون تو تاریخی ناول بہار گوبک ڈپو الہ آباد سے طلب کرد۔

سب کی نگاہین دوست محمد کے چہرے پر لگی ہوئی تھین - وہ چپ بیٹھا ہوا ہے گویا اُسے ان باتون سے کچھ مس ہی نہین - چہرہ زرد پڑ گیا ہے - انتہائی درجہ کا غمگین معلوم ہوتا ہے - آنکھون مین آنسو بھرے ہوئے ہین جو بے اختیاری کے ساتھ نکلے پڑتے ہین - ساتھیون نے رونے کا سبب پوچھا -

دوست محمد - بھائیو! دنیا مین مجھسے بڑھکر ظالم نہوگا - معصیت سے دامن بھرا ہوا ہے - گناہون کا پشتارہ کاندھے پر ہے کیونکر ایک مقدس دیوتا کے مندر مین قدم رکھ سکونگا - مین نے اپنی قوم کی کشتی تباہ کی ہے - ہزارون بدعائین سر پر لی ہین - افسوس جان کے خوف سے اپنا پاک مذہب چھوڑ دیا - مسلمان ہوگیا ہاے کس طرح دیوی کے مندر مین یہ ناپاک قدم جائینگے - برادر! مجھے چھوڑ دو - تمھارا ساتھ نہین دیسکتا مین یہین بیٹھے بیٹھے خودکشی کرکے اپنی روح اس ناپاک جسم سے نکال کر پھینکدونگا - یا آج سے تارک الدنیا ہوکر سچا سنیاسی بن جاؤنگا - دیوی کے مندر سے اپنا ناپاک جسم کبھی چھلانا نہین چاہتا - مین اپنے پاک وطن - پونا مین کبھی پانون نہین رکھ سکتا - مین اس سرزمین مین جہان کے بچے بچے مین حب قومی اور وطن پرستی کا خون جوش مار رہا ہے قدم رکھنے کے لایق نہین -

دوست محمد کا گلا بھر آیا - وہ چیخ مار کر رونے لگا - اوس کے ساتھی تینون خفیہ جاسوس اوسکی ناقابل حالت دیکھکر بہت گھبرائے اپنے منصوبون پر پانی پڑتے دیکھکر تینون غصے سے آگ بگولا ہوگئے - تینون نے قصد کرلیا اسے جان سے ہلاک کردین لیکن پھر کسی خیال سے ہاتھ روک لئے اور سمجھانے لگے -

غلام رسول - بھائی! دوست محمد - مین دیکھتا ہون تمھین ہولیا گیا ہے -

دوست محمد - جھوٹی باتون سے نفرت ہوگئی - دیدۂ باطنی کھل گئے - عقل سلیم قبول نہین کرتی کہ اپنے بھائیون کی گردنین کٹواؤن -

مردان علی - معلوم ہوتا ہے آسیب بھوت سوار ہوگیا ہے -

دوست محمد - جی نہین - بلکہ خاص خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ حب قومی اور وطن پرستی کے پاک اصول کو ہرگز ہاتھ سے نہ دینا چاہیے -

نعمت خان - یہ کیا بیہودہ کلمات نکل رہے ہین - کافرون کی سی باتین کرنے لگے -

دوست محمد۔ کون کافر ہے۔ کافر تم ہو۔ جو ایسے کفر کے کلمے زبان سے نکال رہے ہو یہی کافرون کا کام ہی۔

مردان علی۔ کیا کہا۔ ہم کافرون کا کام کرتے ہین یا تم۔

دوست محمد۔ جس مین وطن پرستی کی خو نہین۔ جو اپنے بھائیون کا دشمن ہی وہی کافر ہے تمھارے ساتھ آکر مین بھی کافر بن گیا اپنی قوم اپنے ملک کا دشمن ہو رہا ہون۔

نعمت۔ دوست! ہم تمکو ابھی مار ڈالتے۔ لیکن شہنشاہ کا خیال ہے۔ وہ پوچھین گے تو کیا کہین گے۔ اونسے تمھاری نمک حرامی کی داستان سنائی جائیگی وہ ہرگز باور نہ کرین گے۔ بلکہ اُلٹا اتہام ہمین لگایا جائیگا۔ اس خیال سے تمھین ہلاک نہین کرتے۔

دوست۔ مرنے کی دھمکیان کیا دیتے ہو۔ مرنے سے مطلق خوف نہین۔ اُسوقت تو روح آزاد ہو جائیگی اور اس بکھیڑے سے نجات پا جاؤنگا۔ بخدا جسم وبال ہو رہا ہی لیکن ٹھہرو۔ ابھی مجھپر ہاتھ نہ اُٹھانا خدا سے اپنے قصورون کی تلافی کرلون۔ شاید میری دعا قبول ہو جائے۔ اور دوسرے جنم مین حب قومی اور وطن پرستی کی خدمت انجام دیسکون۔ یہی ہندون کا عقیدہ ہے۔ یہی دھرم شاستر کا لیکھ ہے۔

دوست محمد کی باتون نے تینون جاسوسون کے کلیجون مین سوراخ کردیے تینون کو حرارت آگئی۔ تینون نے تلوارین نکال لین۔ دوست محمد ساتھیون کے تیور دیکھکر بھاگا اور جھاڑی مین چھپ کر بیٹھ رہا رات ہوگئی تھی۔ تمام جنگل مین قیامت کا اندھیرا چھایا ہوا تھا جاسوس پیچھے لپکے۔ جھاڑیان کھڑکھڑاتے رہے۔ دوست محمد کا پتہ نہ چلا۔ ناچار تینون شخص منھ لٹکائے اوسی مقام پر آکر بیٹھ رہے صلاحین ہونے لگین۔

مردان علی۔ بھائی صاحب! اس کمبخت نے بڑا دھوکا دیا۔

نعمت خان۔ خدا راست نہ لائے۔ کہین یہ کافر سیواجی سے مل گیا اور ہمارے آنے کی خبر کردی تو قیامت ہی ہو جائیگی۔

مردان علی۔ دھوکا کھا گئے۔ کمبخت کو مار ڈالنا ہی اچھا تھا۔

غلام رسول۔ جو کچھ ہونا تھا ہوگیا۔ اب کیا صلاح ہے۔ ہم کس طریقے سے اپنے کام مین سرسبز ہوسکتے ہین۔

ابھی جملہ ختم نہ ہوا تھا کہ دوست محمد کی آواز پھر سُنائی دی ۔
شاید وہ کسی درخت کی آڑ مین چھپا ہوا کھڑا تھا ۔
" بھائی صاحب ! افسوس کس بات کا ہے ۔ اطمینان رکھو مین تمھارا دشمن نہین ! اول تو مین تارک الدنیا ہوگیا کسی کے نفع یا نقصان سے غرض نہین ۔ دویم آپ بھی میرے بھائی ہین ۔ مدت سے چولی دامن کا ساتھ ہے ۔ کیا مین آپ کے حق مین کانٹے بوؤنگا کبھی نہین ۔ دوست محمد مین ہندو خون ہے ہندوون مین بشنو اس گھات کا مادہ نہین ۔ وہ دغا کرنا نہین جانتے ۔ تیسرے اسی وادی خطرناک مین شاید آپکا دوست ۔ دوست محمد رخت ہستی برباد کردے اور روح قفس عنصری سے نکل کر خدا ے جل شانہ سے اپنے گناہون کی تلافی چاہے ۔ اس لیے اب کوئی شخص اُسے روک نہین سکتا ۔ وہ جان ہی دیدیگا ۔ وہ کس منھ سے شہر مین قدم رکھے ۔ آپ کے جو جی مین آئے کرین ۔ اسکی جانب سے بالکل بیخطر رہین "
دوست محمد کے ساتھی آواز پر دوڑ پڑے ۔ پھر کونہ کونہ دیکھ ڈالا جھاڑی جھاڑی تلاش کی مگر حریف کا پتہ نہ چلا ۔ ناچار منھ لٹکائے سب کے سب واپس آئے باتین ہونے لگین ۔

غلام رسول ۔ برادر مردان علی ! یہان کب تک ٹھہرے رہوگے ۔ زیادہ قیام اچھا نہین ۔ اول تو حریف تاک مین ہے ۔ دوم پہلے سے چلکر کسی مندر مین بیٹھ رہین ۔ دیر ہو جلائے گی تو مندر مین داخل ہونا محال ہو جائیگا ۔ ایسا نہو پھاٹک بند ہو جائے ۔

مردان علی ۔ بھائی صاحب ! مجھے تو ایک اور فکر غالب ہوگئی ہے ۔

غلام رسول ۔ کونسی فکر ۔

مردان علی ۔ بھائی ۔ ہم مسلمان ہین ۔ مرہٹی زبان جانتے نہین ۔ ہمارا ساتھی دوست محمد البتہ بول سکتا تھا ۔ وہ فرنٹ ہوگیا ۔ کاش ہم لوگون نے مرہٹی زبان مین دوچار باتین بھی کین تو دھر لیے جائینگے کیونکہ بناوٹی زبان چھپی نہین رہتی ۔ ضرور غلطی ہو جائے گی ۔

نعمت خان ۔ کہہ نہ دینگے ۔ ہم سب شمالی ہند کے باشندے ہین ۔

مرہٹی ٹھیک نہین بول سکتے -
غلام رسول - بالفرض خدا رسول یا اور کوئی اسلامی لفظ نکل گیا - پھر خواہ مخواہ مرہٹون کو شک ہوجائیگا - اور ہم سب گرفتار ہوجائین گے - اسوقت ہماری مشکلات مین کون آڑے آئیگا -
نعمت خان - ہوگا بھی خدا مددگار ہے -
مردان علی - ایک کام کیا جائے تو بہتر ہوگا -
غلام رسول - فرمایئے -
مردان علی - جب شاہ کا روزہ نہ رکھین کسی سے کوئی بات ہی نہ کرین - جب ضرورت ہوگی اشارون سے کام نکال لین گے -
نعمت خان - اشارون سے کام نہ چلا - تب کیا کیا جائیگا -
مردان علی - اُسوقت تحریر کام دیگی -
نعمت خان - خیر تو نہین سہی - جاسوسی کھیل نہین ہے - پوری عیاری ہے جو کچھ ہوگا نبٹ لین گے -
راے قائم ہوگئی تینون شخص سنیاسی کے بانے مین بستی کے اندر (پونا) گھس پڑے -

باب تیسرا ۳

دریا بہت پھرا ہے مرے ساتھ دشت مین
ہے اس سے اسکے پانون مین چھالا حباب کا

آبشار سے پہاڑون سے سر پٹکتا ہوا آکے دریاؤن مین ڈوب نے چلا ہے جو دنیا کے نزہت کدہ تنہائی مین بہ رہے ہین - دن آخر ہو رہا ہے ٹھنڈی ٹھنڈی خوش آیند ہوا مین معشوقانہ نازو ادا کے ساتھ جوش پیدا کراتی ہوئین چل رہی ہین - جابجا پھولون کی کلیان نکل رہی ہین - پرندے درختون پر بسیرا لیتے پھرتے ہین گلزارون کے رنگ سے زیادہ تر شوخیان پھولون کے رنگ مین آگئی ہین - چارون طرف تختۂ گلزار کھل رہا ہے - رہروان بادیہ مصیبت کے سہ مین دشت نوردی

کا سودا سما گیا ہے - اُسوقت کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہواؤن کی لطافت تنفس کے ساتھ جسم مین پیوست ہوئی جاتی ہے اسوجہ سے چہرون پر کچھ اور ہی رونق آگئی ہے جو شاید دو تین گھنٹے پہلے دکھائی نہ دیتی تھی - امرکنٹک پہاڑی کا پر فضا میدان - ہرا بھرا نظر آرہا ہے - دو رنگ جنگل نکل گیا ہے - ہوا کے جھونکون سے اشجار جھومتے ہین - ایک جانب سبزہ کہسار لہلہا رہا ہے - کہین ہری ہری دوب چرنے والے ہرن کلیلین کر رہے ہین -

نظم

فضا برستی ہے صحرا مین آبشارون پر — عجب بہار کا عالم ہے کوہسارون پر
روان ہین کوہ کے دامن پر خوشنما جھرنے — کہ محو رقص ہین پانی کے جا بجا جھرنے
بہار جلوہ گل ہے جو سبزہ زارون مین — تو دلفریبی قدرت ہے کوہسارون مین
غضب کے روح فزا ہین نسیم کے جھونکے — کہ موج آب بقا ہین نسیم کے جھونکے
فضائے دشت کا منظر ہے دید کے قابل — ادائے حسن گل تر ہے دید کے قابل
کہین کدم کے درختون پہ چھا رہی ہے بہار — ہرے ہرے کسی جانب ہین نیم کے اشجار

شمیم گل سے معطر ہوا کے جھونکے ہین
کہ موج بوئے گل تر ہوا کے جھونکے ہین

اس خوشگوار وقت مین ایک سنیاسی عجلت کے ساتھ قدم اُٹھائے پہاڑی پگڈنڈیون پر چڑھ رہا ہے - اوسے قدرتی منظر دیکھنے کا شوق نہین وہ خدا جانے کس دھن مین ہے - داہنے بائین بھی نہین نظر اُٹھاتا -

ناظرین! سنیاسی تو اپنے الجھیڑون مین پھنسا ہوا ہے - اُسے مطلق خبر نہین کہ کون شخص کہان کھڑا ہے - آیئے ہم آپ اس کے پاس چلین اور پتہ لگائین کہ یہ کون ہے اور کہان جانے والا ہے -

آخ آہ - انھین تو ہم اچھی طرح پہچانتے ہین - یہ تو وہی مہاتما ہین جنھین اُس روز رات کے وقت پہاڑی پر ایک نوجوان راجپوت سے باتین کرتے دیکھ چکے ہین - انکا نام چندر شیکھر ہے - اکثر لوگون کا خیال ہے کہ ان کے قالب انسانی مین کسی دیوتا کی روح قدرت کی طرف سے ودیعت کر دی گئی ہے

جو بھارت کی کشمکش کو دور کر دے گی۔ یہ چمکدار موتی ہے جو سمندر کی عمیق تہ سے نکلکر اپنی تابش سے تمام ہندوستان کو چکاچوندھ کر دے گا۔ یہ سنیاسی نہین ہین بلکہ ہندو قوم کے اعلیٰ ترین اور قیمتی نمونہ ہین۔ انکی ذات سے ہندؤن کی ہستی پھر قائم ہو جائے گی یہی بھارت ورش کو مغلون کے شکنجے سے نکال کر اپنی اصلی حالت پر لے آئین گے۔

چندر شیکھر جی پہاڑی پگڈنڈیان چڑھتے چڑھتے ایک مقام پر ٹھٹکے پھر پچھم کا رخ کر دیا اتنے مین ایک گھاٹی ملی۔ گھاٹی طے کرتے ہوئے آبشار کے قریب پہونچے۔ پھر شمال کی طرف قدم اٹھا دیے۔ پھر ایک گھاٹی ملی۔ شب کا پردہ پڑ چکا تھا تاریکی رنگ جما تی جاتی تھی مگر انھین کچھ خیال نہوا۔ گھاٹی مین گھس پڑے اندھیرے مین جا بجا ٹھوکرین کھائین۔ کچھ پروا نہ ہوئی۔ بجھا کفا گھاٹی طے کی۔ اور اب وہ ایک پر فضا میدان مین پہونچے۔

یہان پر بہت سے لوگ بیٹھے ہوے تھے۔ باتین ہو رہی تھین۔ چندر شیکھر جی کو دیکھکر جتنے تھے سب اُٹھ کھڑے ہوے۔ کسی نے قدم چھوئے کسی نے خاک پا آنکھون سے لگائی۔

وہ نوجوان بھی اس قافلے مین شامل تھا۔ جسے ہم ویر راجپوت لکھتے آئے ہین سنیاسی نے ویر راجپوت کو گلے سے لگا لیا۔ حاضرین نے جے گروجے گرو کے نعرے مارے۔ پہاڑی میدان گونج اُٹھا۔

ویر راجپوت اور چندر شیکھر سنیاسی ایک کمل پر بیٹھ گئے۔ ساتھیون نے صف باندھکر فرش زمین پر گھٹنے ٹیک دیے۔ باتین ہونے لگین۔

ویر راجپوت ۔ مہاتما! فرمائیے کیا حکم ہے۔ میرا ارادہ ہے دو ایک روز مین مغلون پر حملہ کر دیا جائے۔ اور دکھا دیا جائے کہ جبتک راجپوتون کی نسل قائم ہے پیچھا نہ چھوڑینگے۔

چندر شیکھر ۔ اتنی جلدی۔ بیٹا! جلدی کام شیطان کا ہے۔ دیر آید درست آید گھبراؤ نہین۔ تم اپنی آرزؤن کی تکمیل اور کوششون کی کامیابی پر باغ باغ ہوگے سوچو۔ سمجھو۔ ہر کام دانائی سے کرنا چاہیے۔ پہلے اپنے ان دیس بھگت ساتھیون سے

پوچھو جو تمھارے مستقبل کی شاندار کُنجی ہین - مقدم انکی راے ہے - تمھاری زندگی کی تمام ضرورتین - انھین کی ذات پر وابستہ ہین -

ویر راجپوت - (کھڑے ہوکر) اے دنیاکے مایۂ ناز و ممتاز ہندو قوم کے نوجوانو! مہاراشٹر پر جان قربان کرنے والے دوستو!! کیا معلوم نہین کہ یاد مخالف کے تھپیڑون سے بھارت کا تختہ اُلٹ گیا - تمھاری ہستی نیست ہوئی جاتی ہے مغل تمھاری قوم کے لیے خطرناک تر ہین - وہ تمھاری قومی جڑین کھود کر پھینک دین گے - تم دیکھتے ہو تمھارے ذاتی جوہر نیست ہوے جاتے ہین اس لیے مین تمھین یاد دلاتا ہون - تم نے ہمارے جھنڈے مین شامل ہوتے وقت کیا قول کیا تھا - کیا عہد و پیمان ہوے تھے - کچھ یاد ہے -

حاضرین - بخوبی یاد ہے - ایک ایک لفظ ازبر ہے -

ویر راجپوت - جانتے ہو! پونا مین ہمارے ممتاز لیڈر سیواجی شہنشاہ اورنگ زیب کے خلاف اوٹھ کھڑے ہوئے ہین - اُنھون نے علم بغاوت بلند کردیا ہے - کس لیے - اس لیے کہ تمھاری ہستی برباد نہ ہونے پائے - تمھارے دیوتاؤن کی عظمت قائم رہے - تمھارے دھرم مین بانی نہ ہو - تمھارے اخلاق نہ بگڑین مین دیکھتا ہون تم بھی قومی حمیت پر پانی پڑنا نہین چاہتے - تم اپنی شوکت و حرمت قائم رکھنا چاہتے ہو - اسیلیے بہادرو! اوٹھو - ہم تم ملکر اونکا ساتھ دین اونکے بھیا بن جائین - نفسا نفسی کا وقت نہین ہے - اتفاق کی ضرورت ہے - اتفاق سے کام کیا جائیگا - تو ہم سیواجی کا ساتھ دے کر مسلمانون کو پونا سے کیا تمام ہندوستان سے نوک دم بھگا دین گے - اور تمھارے گرد آلود چہرے پھر روز روشن کی طرح چمک اوٹھین گے -

حاضرین - (یکزبان ہوکر) منظور! منظور!! - ہماری رگون مین راجپوتی خون ہے - ہم اپنی بھارت ماتا کی عظمت مین بٹہ نہ لگنے دینگے - ہم سر کٹانے کے لیے موجود ہین مگر اپنی قوم کا نام مٹانا نہین چاہتے - ہمارا بچہ بچہ دنیا بھر کو اپنے کارنامون سے دنگ کردیگا - ہماری تیغ کی جھڑپ سے ہندوستان کیا تمام ممالک لرز رہے تھے - آخر ہم بھی تو اونھین کی اولاد ہین -

ویرراجپوت - بھارت کے سپوتو! معلوم ہوا تمھارے مردہ قالب مین جان ہے - تم مین قومی احساس ہے - تم اپنے قدرتی عطیات یعنی راجپوتی خون سے فائدہ اٹھاؤگے - تم مدنی الطبع ہو - تمدن کے اصلی معنے تمھارے دماغ مین بھرے ہوئے ہین - تم اپنی قوم کے بکھرے ہوئے شیرازے کو اکٹھا کردوگے - تم وطن پرست ہو - اپنی بھارت ماتا کی خدمت سے سرافراز ہونا چاہتے ہو - یقیناً تم اُس برکات سے جلد مستفیض ہوجاؤگے - تم اپنی قومیت کا معیار قائم کردوگے -

اتنے مین ایک پندرہ سولہ برس کا نوجوان اُٹھ کھڑا ہوا - اُسکی اونچی پیشانی اُسکی فراخ دلی جرأت ستودہ صفاتی کا نمونہ دکھارہی ہے - اوسکے تیورون سے بہادری اور جپوٹ کا اظہار ہو رہا ہے - نوجوان نے ہاتھ باندھکر سنیاسی جی سے عرض کیا -

نوجوان - سوامی! اگر اجازت ہو تو کچھ پھپھولے مین بھی پھوڑلون - دل تپک رہا ہے - آبلے پڑے ہوئے ہین -

چندرشیکھر - جو کچھ کہنا ہو کہو - کسی کی زبان بند نہین کی جاتی - ہر شخص اس نازک مسئلہ مین صلاح دے سکتا ہے -

اس نوجوان کا نام دھرم سنگھ تھا -

دھرم سنگھ - سوامی! - ہندو قوم دامن ہمالیہ کے سایۂ عاطفت مین پلی ہے - گنگا کا آب شیرین پلا پلا کر بھارت ماتا نے ہماری رگون کو سینچا ہے ہماری بنیاد اُن قدرتی اصولون پر رکھی گئی ہے جو لازوال ہین وہ اصول ہمارا ساتھ آخر دم تک دینے کو تیار ہین - لیکن افسوس ہم اونکی طرف سے بالکل بے خبر ہین - ہم نے اُن اصولون کا ناپاک استعمال کرکے اپنی زندگی کثیف کرڈالی - ہم اپنے فرض سے غافل ہوگئے - اصولون کی اہمیت فراموش کردی - اسکا نتیجہ آج ہم دیکھ رہے ہین - ہماری قوم نے طوق غلامی پہن لیا - پھر بھی ہماری آنکھیں نہین کھلتین - ہمین عبرت نہین ہوتی - یگانگت کا رشتہ توڑ بیٹھے - غیر کف - غیر وطن ہم پر راج کرنے لگے -

ہم اپنے دین و آئین کی مخالفون کے دست نگر بن گئے - ہائے کیسا غفلت کا پردہ ہم پر پڑ گیا - کچھ سوجھائی نہین دیتا -

دوستو! دنیا کیا ہے خواب ہے - سنسار اسار ہے - یہ مفہوم ہمارے لیے بہت ہی غیر موزون ہے - مانا دنیاوی راحت دنیاوی چیزین ہمارا ساتھ نہین دیتین لیکن ساتھ کیا جاتا ہے جس - جس ہمین معراج پر پہونچا دیتا ہے - جس ہماری شخصیت مٹنے نہین دیتا - ہمارا اثاثہ کیا ہے جس ہے - جس ہماری میراث ہے - اسکو ہاتھ سے کھو دینا عقلمندی نہین - ہم دیش بھگت بن جائین - برادران وطن کی بھلائی کے لیے قربانی کر بیٹھین - بھارت ماتا کے ادھار کے لیے سینہ سپر ہو جائین - تو ہمارا نام دنیا کی تاریخون مین جلی حرفون سے لکھ دیا جائے گا - جو لوگ خود غرض ہین - اپنی قومی کشتی کے ملاح بننے مین جنھین عار ہے - جو بھائی کے صعوبات دیکھ دیکھ کر خوش ہوتے ہین انھون نے دنیا مین آکر کیا کام کیا - کچھ بھی نہین - وہ نقطۂ موہوم ہین وہ حرف غلط ہین - کم ظرف ہین - ایشور انکو ڈنڈ دے گا - وہ انسان نہ ہوتے تو اچھا تھا - وہ دنیا مین آئے کتے کی طرح پیٹ پال کر چل دیے - بھائیون کی بیخکنی کی - بھائیون کو مضرت پہونچائی اس لیے ہماری اپیل ہے - اپنی قوم کا پاس کرو - برادران وطن کی خبر لو - دیکھو وہ بیچارے کس مصیبت مین پڑے ہوئے ہین - اونکی مذہبی تقدیس مٹی مین ملی جاتی ہے - اونکی شخصیت کس بے دردی کے ساتھ برباد ہو رہی ہے - تم فخر قوم بن کر دنیا کی نظرون مین اپنی وقعت بڑھا دو کیا تمھین شہید قوم کہلانے سے عار ہے - کیا تمھین اپنے بھائیون کی خدمت کرنے کی فرصت نہین - کیا تم حیوان بن کر زندگی بسر کرنا چاہتے ہو - پیارے دوستو! سینہ سپر ہو کر قوم کے لیے اوٹھ کھڑے ہو - فرزندان ہند بنکر اپنا نام اُچھال دو - یہی وقت ہے - قوم کا پاس کرو - خواب گران سے جاگو اور ہوش مین آؤ - غفلت کروگے نرک مین جاؤگے - اوٹھو - جانبازی دکھلا دو قسم کھاؤ کہ اس سرزمین مین مغلون کا ناپاک قدم نہ آنے دینگے -

ورنہ وہ وقت آئیگا جب تمھارے ابنائے وطن طوق غلامی پہنکر مغلون کی جوتیان سیدھی کرینگے۔ پیارے کچھ تو ننگ وناموس کا پاس کرو۔ نفاق تنگ دلی اور نفرت باہمی کی جڑ دلون سے اوکھاڑ کر پھینک دو۔ دیکھو ہند و قوم کا نام ونشان نہ مٹنے پائے اوس کی آبرو تمھارے ہاتھ ہے۔ اپنی جان کی پروانہ کرکے قسم کھالو کہ جیتے جی مغلون کے قدم اس سرزمین پر نہ پڑنے پائینگے۔

سب۔ ہم لوگ یہی پرتگیا کرتے ہین (جنیئو ہاتھ مین لے کر) ہم اپنے دیش اور قوم کی حفاظت کرینگے۔

دھرم سنگھ بیٹھ گیا۔ چندر شیکھر سنیاسی دھرم سنگھ کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے۔ اور تیز نگاہ سے سب کی طرف دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوئے۔

چندر شیکھر۔ آج مین اپنی بھارت ماتا کی سیوا کے لیے تمھارا جوش دیکھکر بہت خوش ہوا مجھے امید ہو گئی ہے۔ کوئی وقت ایسا آنیوالا ہے کہ یہ مہاراشٹر دیس کل بھارت کے اودھار کے لیے سربکف ہو کر اوٹھ کھڑا ہوگا۔ اور بھارت کو عدو کے دین دماک کے پنجے سے نکال کر اپنی اصلی رونق پر لے آئے گا۔ دھرم کا ڈنکا چارون دیپ مین بجنے لگے گا۔ یاد رکھو کہ کسی قوم کے واسطے یہ بات مفید بہتر اور قابل فخر نہین ہو سکتی کہ وہ مخالف کے دباؤ مین پڑ کر اپنی شخصیت اور اپنی خودداری کھودے وہ قوم کبھی ترقی نہین کر سکتی۔

مجھے معلوم ہوتا ہے ہمارے دن اچھے آتے ہین مخالفون کی دال نہ گلے گی ہر فرعونے راموسی۔ اورنگ زیب کے لیے سیواجی مہاراج کافی ہین۔ مرہٹون کا سکہ دہلی مین چلنے کا قومی آن رکھنے والے موجود ہین۔ دیر پرش کھڑے ہو گئے ہین۔ ایشور تمھارا سہایک بنے۔ بولو۔ جگد مبا کی جے۔

جے جگد مبا جے جگد مبا کا نعرہ مارتے ہوئے پوری جماعت اوٹھ کھڑی ہوئی جس طرح گھن گرج توپون کی آواز ہوتی ہے پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنے سے جسقدر شور ہوتا ہے آتش فشان پہاڑ کے شعلے نکلتے وقت جس طرح زمین ہل اوٹھتی ہے۔ اوس سے کہین زیادہ ان سور دیرون کی آوازون سے کیفیت پیدا ہوئی ساری پہاڑی گونج اوٹھی۔ ناگ ندی کے اس کنارے سے دوسرے کنارے تک اس شور وغوغا سے

دریائی جانوروں مین تہلکہ پڑ گیا۔
الغرض ہو ہو کرتا ہوا سارا قافلہ وہان سے اوٹھکر پہاڑی درے مین گھس گیا۔ یہ درہ پہلے درے کی طرح نہ تھا اس کا راستہ بہت صاف تھا۔ چلتے چلتے انہین کچھ روشنی سی محسوس ہوئی۔ قافلہ سیلاب کی طرح اُمنڈتا ہوا جا رہا تھا۔ سامنے مندر دکھائی دیا۔ تلجا دیوی کی مورت براجمان تھی۔ یہ بھگوتی کے بھگت دیوی کے درشنون کے لیے مندر مین آئے سب لوگ ماتا کی مورت کے سامنے دنڈوت کرکے بیٹھ گئے۔ ہاتھ جوڑکر استتی ہونے لگی۔

درگا چالیسی

نمو نمو درگے سکھ کرنی　　نمو نمو امبے دُکھ ہرنی
نرنکار ہے جوت تمھاری　　تہون لوک پھیلی اُجیاری
چندر رللاٹ مکھ مہا بشالا　　نیتر لال بھرکٹی کرالا
روپ بات کو ادھک سہاوے　　درس کرت جن اتی سکھ پاوے
تم سنسار شکت سون کینھا　　پالن ہیت ان دھن دینھا
ان پورنا ہوئے جگ پالا　　تم ہین آد سندری بالا
پرلے کال سب ناشن ہاری　　تم گوری شو شنکر پیاری
شو جوگی تمھرد گن گاوین　　بر مہا بشن تمھین نت دھاوین
روپ سرستی کو تم دھارا　　دے سبدھ رشی منی اُبارا
دھرو روپ نرسنگھ کو ابنا　　پرگھٹ بھئین پھاڑ کے کھمبا
رچھیا کر پہلاد بچایو　　ہرناکش کو سرگ پٹھایو
لکشمی روپ دھریو جگ ماہین　　سری نارائن انگ سمائین
چھیر سندھ مین کرت بلاسا　　دیا سندھ دیجے مم آسا
ہنگلاج مین تم ہین بھوانی　　مہمان امنت نہ جات بکھانی
ماتنگی دھوماوتی ماتا　　سری بھونیشری بگلا سکھ داتا
سری بھیر دی تارا جگتارن　　چھن بھال بھو دکھ نوارن

کیہر باہن سوہے بھوانی ۔ لنگر بیر چلت اگوانی
کر مین کھپر ڈمرو گ براتے ۔ تاسون کال دیکھ ڈر بھاجے
سوہے ۔ اشٹر شستر ترشولا ۔ تاسے اوٹھت شستر بہہ ترشولا
نو کوٹ مین تمھین براجت ۔ تہون لوک مین ڈنکا باجت
شمبھ نسمبھ دانو تم ماریو ۔ رکت بیج سنکھن سنگھاریو
مہکاسر نرپ ات ابھمانی ۔ جیہ اکبار مہی اُکلانی
روپ کرال کالی کو دھارا ۔ سین سہت تم تنہے سنگھارا
پڑی گاڑھ سنتن پر جب جب ۔ بھئین مات سہائے تم تب تب
ابھاپور اور باسو لوکا ۔ تو مہمان سب کہئے سوکا
جوالا مین ہے جوت تمہاری ۔ تمھین سدا پوجین نر ناری
پریم بھگت مین جو جس گاوے ۔ دکھ دارِدر نکٹ نہین آوے
جوگی سُر منی کرت پکارے ۔ جوگ نہین بن شکت تمہارے
شنکر اچارج تپ ات کینھو ۔ کام کرودھ سب بس کر لینھو
نسدن دھیان دھرو شنکر کو ۔ کاہو کال نہ تم کو سمرو
شکت روپ کو مرم نہ پایو ۔ شکت گئی تب من پچھتایو
سرناگت ہون کرت بکھانی ۔ جے جے جے جگدمب بھوانی
بھئین پرسن آج جگدمبا ۔ دیو شکت نہین کینھ بلمبا
موکو مات کشٹ ات گھیرو ۔ تم بن کون ہرے دکھ میرو
آسا ۔ ترشنا نپٹ ستاوے ۔ رپ مورکھو موہ اتی ڈراوے
شتر ناش کیجو مہارانی ۔ سمرون اک چیت مین بھوانی
جب لگ جیون دیا پھل پاؤن ۔ سب سکھ بھوگ پرم پد گاؤن

دیبی داس سرن نج جانی
کرو کرپا جگدمب بھوانی
درگا چالیسی جو گاوے
سب سکھ بھوگ پرم پد پاوے

بھگوتی ماتا! ہماری کوششوں کو حوادث زمانہ اور باد مخالف دونوں سے محفوظ رکھ اور
اس ملکی خدمت کو مقبول بنا ہمارے ارادے مضبوط کر۔ ہمارے عزم میں استقلال بخش
اور ہمارے مقاصد کو کامیابی عطا فرما۔ ہمارے دشمنوں کو پست کر جس سے بھارت
پھر اپنی شان دکھانے لگے۔

دعا مانگ کر راجپوتوں کا قافلہ مندر سے نکلا اور آرام لینے کے لیے کسی گانون
کی طرف چل کھڑا ہوا۔

باب چوتھا

اُف رے قانون دیار عشق و جرم بیکسی
بے خطا سمجھا جسے چاہا سزا دینے لگے

آفتاب نکلنے کا وقت ہے۔ مشرقی افق کی طرف سپیدۂ صبح کی جھلکیاں اپنا رنگ
دکھانے لگین۔ نور کا عالم زمین سے آسمان تک پھیلنے لگا۔ مرغان سحر درختون کی
ٹہنیون مین چھپے ہوئے چین چین کرنے لگے۔ انکے شور سے آدمی بھی چونک پڑے
ہین۔ آفتاب نکلتا آتا ہے۔ اوسکی سُرخی مایل زرد کرنین بلند بلند مقامات پر سُنہرا
پانی پھیر رہی ہین۔ چڑیاں اپنے نشیمنون سے نکل نکل کر مکانون کی منڈیرون اور
درختون کی چوٹیون پر بیٹھی جاتی ہین۔ چھتون پر کوّے کاؤن کاؤن اور کبوتر گڑگون
گڑگون کر رہے ہین۔ لوگ مُنہ اندھیرے دریا۔ تالاب پر نہانے کے لیے چل دیے
ہین۔ کوئی غوطہ لگا رہا ہے۔ کوئی مسواک سے دانت صاف کر رہا ہے کوئی نہا کر
آسن جمائے بیٹھ گیا ہے سندھیا ترپن مین مصروف ہے بھگوان کا دھیان ہو رہا ہے
کوئی ابھی تک چارپائی سے نہین اوٹھا۔ لیٹے لیٹے حقہ کے دم لگا رہا ہے کھیتی کسانی
کرنے والے مزدور ہل کاندھون پر رکھے بیلون کو ہنکاتے کھیت پر جا رہے ہین۔
پونا مین ایک بہت خوشنما ایوان ہے یہ ایوان بستی کے باہر موضع کے قریب بنا ہوا ہے
اس ایوان کے سامنے ایک خوبصورت باغ بھی ہے۔ سنگ سیاہ کی قد آدم چہار
دیواری اسکو چارون طرف سے گھیرے ہوئے ہے جسکی منڈیرون پر آم کٹھل کرکم

جامن وغیرہ درختون کی شاخین لوٹ رہی ہین - باغ مین جانے کے لیے سنگین پھاٹک بھی لگا ہوا ہے - پھاٹک کے سامنے ایک تالاب بھی ہے - باغ کی وضع قطع - چمنون کی باقاعدہ تقسیم اور کیاریون کا سڈول ڈھنگ اس امر کو اچھی طرح ثابت کر رہا ہے کہ جب بنا ہوگا او سو قت بہت شوق اور اہتمام کے ساتھ بنایا گیا ہوگا - وسط باغ مین ایک تالاب ہے - جسکے گھاٹ سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہین تالاب آب مصفا سے لبریز ہے فوارہ چھوٹ رہا ہے - موتیون کی بارش ہو رہی ہے - باد صبا کی اٹھکیلیان طایران باغ کی زمزمہ سرائیان عجیب کیفیت پیدا کرتی ہین - درخت پھولون سے لدے ہوے اپنی اپنی بہار دکھا رہے ہین - شاخون کے پیچ و خم سے لطف آرہا ہے صبا آب شبنم سے پھولون کا منھ دھو رہی ہے - عجب کیفیت پرجوش گل ہے -

وہ آبشار کہ تسنیم پانی پانی ہو | وہ سبزہ زار کہ ہو گرد سبزۂ کشمیر
روش روش ہی صبا کا چمن مین یہ دورہ | کہ پھول پھولے سماتے نہین کثیر کثیر
کہ دمین غنچونکی کس منھ سے تاک جھانک بیان | کہ تھے وہ رخنۂ ہر برگ و شاخ گل سے بصیر
صبا نے عطر لگایا تھا دامن گل مین | چمن کی خاک تھی خاک شفا تھی یا اکسیر

صدائے آب روان مین جلترنگ تھی صاف
دہان گل مین صبا بنگئی تھی صوت نفیر

ترانہ کرتے تھے مرغ چمن جو آپس مین | تو دام وجد مین صیاد ہو گیا تھا اسیر
دبائے بیٹھا تھا آغوش مین کوئی گل کو | سر در وصل مین بلبل بھی گل سے شکر و شیر

باغ کی چار دیواری سے ملے ہوئے کمرے مین ایک عورت پلنگ پر بیٹھی ہوئی اپنے حسن جہانتاب کی کرنون سے سارا باغ منور کر رہی ہے گویا ماہ تابان عرش برین سے اوتر آیا ہے چہرۂ زیبا سے کرنین پھوٹ رہی ہین - بوٹا سا قد - آنکھین نرگس شہلا زلفین سنبل کو مات کرنے والی - سینے پر ابھار - بلا کا حسن - شوخی بھرتی مقتضائے سن آب روان کی پھنسی پھنسی نیم آستین دار کرتی زیب جسم اودسیر دھانی رنگ کا دوپٹہ اور بھی ستم کر رہا تھا -

نظم

بہنے نہین اسے غیرت گل تو نے کرن پھول | پترے چمن حسن مین پھولا ہی کرن پھول

بے شبہ ہو اے رشک پری تو ہمہ تن پھول — تیرے چمن حسن مین پھولا ہے کرن پھول
اُس گل کے گلے سے ہی عیان پانکی سرخی — غنچہ کی گلابی سے ہی یا عکس فگن پھول

آیا پے گلگشت چمن جب وہ شہ حُسن
بُلبُل نے تصدق مین لٹائے کئی من پھول

ادا دلربا اور دلستان - مخمور نشیلی آنکھین - گورے گورے گال نہ تو بہت سُرخ ہین نہ بالکل سفید - بلکہ اوس گلاب کے پھول کے مانند ہین جسکی سفیدی مائل بسرخی صبح کی شام مین ڈھلکر اور بھی دلفریب بنگئی ہو - اس دلدار کا نقشہ کھینچکر کسی قادر الکلام شاعر نے خوش چشمون کو عالم محویت مین ڈال رکھا ہے -

قد ہی مصرع تو جبین حُسن کا مطلع گویا — شعر کاکل سے ہوا ملکے مثلث خمسا
بیت ابرو کی ہی تضمین مستع البیا — نہ رہا سیع معلق کو ذرا بھی رتبا

ہاتھ میرے جو بیاض آئے تو ڈھونڈھون مضمون
شعر باریک کرون موے کمر کا موزون

قامت راست کو شمشاد کہون دیکھکے — یا کہ دون سرو کی تشبیہ قد جانان سے
الفِ نور لکھا ہے ید قدرت نے وے — قامت یار کو زیبا ہے قیامت کیسے

فاختہ سرو روان کسکی پکاری کوکو
بولی حق سرۂ قمری پہ ہو گویا جادو

راتون سوچے ہین شب تار کے مین مضمون — جیسے لیلے کے تصور مین ہو حیران مجنون
تیرہ بختی جو تئی کفر مین کیا اسکو لکھون — تیرہ اوس سودے مین جل جل کے ہوا ایر خون

الف لیلے کے بھی ظلمات مین کاٹے چلّے
مثل مجنون کے پریشان عدم مین بھٹکے

یہ آفتاب آسمانِ حسن و جمال گلابی رخسارے پر ہاتھ رکھے ہوئے بیٹھی ہے نیچی نگاہ سے کچھ دیکھ رہی ہے - کبھی سر اُٹھاکر دروازے کی طرف بھی نظر اوٹھا دیتی ہے - جس سے زیورون کی جھنکار ہو اوٹھتی ہے - عمر بھی چشم بد دور سولہ ۱۶ برس سے زیادہ نہین اُٹھتی جوانی - ہلکا پھلکا گذیدا بدن - چاند سا مکھڑا ازرکار موباف مین کسی ہوئی کمر تک چوٹی - جسمین جواہرات کا مرصع چوٹیلا - کالی کالی زلفین نیچی نیچی پٹیان - ہنستی ہوئی پیشانی جسپر افشان کی بہار - شرمیلی نگاہ ہو ہو لاجونتی

بانکی چتون بجسنہ دندی کی کٹار سو تو ان تاک جسمین بلاق کی یاقوت کی تڑپ۔ سچ مچ خوبصورتی کی ناک۔ کان بعینہ نوشہ پردین۔ بالکل جواہرات کے کان ایک ایک زیور سے بجلیان چمکتی ہوئین پتلے پتلے برگ گل سے ہونٹھ جنپر پان کی لالی سے عقیق احمر کی سرخی نمودار۔ دانت انار کے سے دانے موتیون کی لڑی سے زرق برق۔ ولایتی سیب کی طرح سرخ و سفید زنخدان۔ گردن صراحی دار۔ زیورون کے جڑاو سے جگمگاتے ہوئے شیشے کی طرح روشن پان کی سرخی جھلکتی ہوئی دیکھ لیجیے۔ زرق برق ساز سے ستارے جھپکانے والا ریشمی دھانی دوپٹہ حسین گورے گورے بدن کی قدرتی سرخی جھلکتی ہوئی۔ چولی مین کسے ہوئے قدرتی روشن قمقمون کا نور چھنتا ہوا۔ فرشتون کی بھی رال ٹپک پڑے اس گلبدن کا نام چندر موہنی تھا۔ یہ حسن دلپذیر کی مجسم تصویر کمرے مین بیٹھی ہوئی کسی کی آمد کا انتظار کر رہی ہے اتنے مین کم سن کم سن اٹھتی کونپل والی تین حسینین مسکراتی ہوئی اس گل خوبی یعنی چندر موہنی کے پاس آکر کھڑی ہوگئین۔ انھین دیکھو چندر موہنی بھی ہنس دی اسوقت اس چمنستان بے خزان مین طلسمات کا سا سمان ہے۔ وہ عالم ہے کہ نظر نہین ٹھہرتی۔ چارون کے حسن دلاویز ہین۔ چارون سیم تن۔ گلبدن غنچہ دہن اور گلپیرہن ہین۔ چارون کا جوبن نکھار پر ہے چارون ہم سن۔ چارون شوخ و شنگ چارون طرار۔ چارون کے ماہتابی چہرون سے نور برس رہا ہے۔ چارون نوخیز دلربا ہین بات بات مین ہنسے دیتی ہین۔ نوک جھونک ہو رہی ہے چشم و ابرو کے اشارے چل رہے ہین۔ کوئی کسی کا منھ بناتی ہے۔ کوئی انگوٹھا دکھاتی ہے۔ قہقہے پر قہقہے پڑ رہی ہین۔ ایک نوخیز دلربا جسکا نام پدم کماری ہے چندر موہنی سے بولی۔

پدم کماری۔ پیاری چندر موہنی! کب سے بیٹھی ہو۔

چندر موہنی۔ دیر سے بیٹھی ہوئی تمھاری راہ تک رہی ہون۔

پدم کماری۔ (دوسری نازنین کی طرف اشارہ کرکے) اسی للتا نے دیر کی۔

للتا۔ واہ بہن! واہ! طویلے کی بلا بندر کے سر اپنی نہین کہتین مجھے الزام دیتی ہین۔

چندر موہنی۔ ان باتون کو رہنے دو۔ یہان تو جی جلتا ہے۔ اور بے اختیار کلیجہ منھ کو آتا ہے۔ یہ بتاؤ کچھ تم نے اقرار کیا تھا۔ خیال ہے کہ بھول گئین۔

پدم کماری۔ کس کی طرف اشارہ ہے۔

چندر موہنی ۔ تم سے اور کس سے ۔
پدم کماری ۔ تصویرون والی کتاب انھین مدن موہنی کے پاس ہے ۔
چندر موہنی ۔ اری بہن ۔ موہنی !
یہ کہکر چندر موہنی نے تصویر والی کتاب مدن موہنی کے ہاتھ سے چھین لی مدن موہنی چندر موہنی کا ہاتھ پکڑ کر بولی ۔
مدن موہنی ۔ مجھے بتادو ۔ تصویرین دیکھنے سے تمھارا مطلب کیا ہے ۔ ؟
پدم کماری ۔ (ہنسکر) بہن ! جانتی نہین ۔ انکا سویمبر ہونے والا ہے ۔
للتا ۔ معلوم ہوا ۔ اپنی جوڑ کا کوئی راجکمار پہلے ہی سے پسند کر لینگی ۔
پدم کماری ۔ کیون بہن ۔ بولتی کیون نہین ۔ اسی لیے تصویرون کی تلاش ہے ۔
چندر موہنی ۔ (بھوین چڑھا اور ماتھے پر شکن ڈالکر) پدم ! انکو تو دن رات ہنسی دل لگی ہی سوجھا کرتی ہے ۔
مدن موہنی ۔ تو صاف صاف کیون نہین کہتین ۔ اسی مطلب سے کتاب چھین لی ۔
چندر موہنی ۔ کیا بھارت کے سورماون کی تصویر دیکھنا کوئی عیب ہے ۔ جن مہاراشٹر ویرون اور بھارت کے سپوتون کی دلچسپ کہانیان پڑھ چکی ہون تو اونکی تصویر دیکھنے مین کیا نقصان ہے ۔
پدم کماری ۔ اچھا بتاؤ ۔ ان تصویرون مین مسلمان بادشاہون اور مغل بچون کی تصویرین بھی ہین ۔ انھین بھی دیکھوگی ۔
چندر موہنی ۔ کتاب مین جتنی تصویرین ہونگی سب دیکھنا پڑینگی ۔
پدم کماری نے جزدان سے کتاب نکالی اور ایک ایک تصویر دکھانے لگی ۔ چندر موہنی ایک ایک تصویر بغور دیکھتی گئی اور پدم کماری ہر تصویر کے نیچے جو نام لکھا تھا پڑھتی گئی ۔
پدم کماری ۔ (ایک تصویر نکال کر) بہن یہ تصویر دیکھو کیسی اچھی ہے ۔
چندر موہنی ۔ اسکا نام کیا ہے ۔
پدم کماری ۔ یہ ملتان کے راجا پورو کی تصویر ہے ۔
چندر موہنی ۔ انھون نے کون کام کیا ۔ ؟

پدم کماری - انھون نے سکندر کو دریاے ستلج کے اوس پار روک دیا تھا - پھر سکندر آگے نہ بڑھ سکا - یہ بھارت کے سچے پریمی ہین -

چندر موہنی - بہن ! انھین بار بار پرنام ہے -

(دوسری تصویر پر نگاہ ڈال کر) بہن یہ کون ہین -

پدم کماری - یہ ویر بکرم ہین -

چندر موہنی - دھن دھن - ویر پرش تم کو پرنام ہے -

پدم کماری - اچھا - دلی پت مہاراج پرتھی راج کی تصویر دیکھو -

چندر موہنی - اہا ہا - یہ بڑے بھاری جودھا ہین - انھون نے محمد غوری کو کئی بار بھگایا انکے ساتھ بسواس گھات کیا گیا - نہین تو مسلمانون کے قدم بھارت مین کبھی نہ آتے - پرتھی راج نے کئی مرتبہ پکڑ پکڑ کر چھوڑ دیا منتری بتر بجے نے دغا کی بے چند رمسلمانون کا طرفدار بنگیا - ہاے بھارت تیری کیا دشا ہوگئی - در بھاگ بھارت کیا پھر بھی دن پھرینگے -

پدم کماری - یہ ویر پرش مہارانا پرتاب سنگھ ہین -

چندر موہنی - اہا - ہا - شیر میواڑ مہارانا پرتاب تو دھن ہے - پچیس برس مسلمانون سے لڑائی کی - اور دکھا دیا کہ مصیبت کی حالت مین بھی چھتریون کے دیش بھگتی حب وطنی اور فرض شناسی ہاتھ سے نہین جاتی ہین انھین میرا پرنام ہے -

اسی طرح پدم کماری نے بہت سی تصویرین دکھائین - چندر موہنی پرنام کرتی رکھتی گئی - آخر مین اکبر - مان سنگھ - تو ڈرمل - شاہ جہان اورنگ زیب کی شبیہین دیکھین - کسی کو دُشٹ - کل ناشک (خاندان تباہ کرنے والا) کسی کو کچھ کسی کو کچھ - الغرض کل تصویرین ناک بھون چڑھا کر پاؤن کے تلے داب لی گئین -

چندر موہنی - پیاری پدم ! تم نے بہت سی تصویرین جمع کی ہین کیا اور بھی ہین - ؟

پدم - اب تو کوئی بھی نہین -

چندر موہنی - دیکھتی ہون ساری کتاب ختم ہوگئی - جزدان میں اڈر کیا ہے -

یہ کہکر جزدان اٹھانے لگی۔

پدم - اب کچھ نہین ہے - بہن - !

جزدان ہاتھ سے لے لیا اور دور جاکر کھڑی ہو رہی۔

چندر موہنی اوسکا منھ تکنے لگی - آخر رہا نگیا - اوٹھی اور لپک کر اوس کے ہاتھ سے جزدان چھین لیا - اور کھول کر اوسمین سے ایک تصویر نکال ہی لی۔ تصویر نے آئینہ حیرت بنا دیا۔

دیکھا ایک جوان طناز شباب کی امنگون مین چور ایکس شان سے گھوڑے پر سوار ہے کس طنطنے سے بیٹھا ہوا ہے کہ دل کھنچا جاتا ہے - چیلے چاپڑ ساتھ ہین - کوئی گھوڑے کی پیٹھ پر سوار کوئی پیدل کوئی مورچھل ہلاتا ہے - صورت بھی کیا بھولی ہے دیکھتے ہی کلیجے مین برچھیان چبھ گئین - تیر مژگان ترازو ہوکر رہ گیا - قلب لٹنے لگا ہاتھ پانون مین سنسناہٹ ہونے لگی - بدقت تمام پدم کماری سے پوچھا - تصویر کیون چھپا رکھی تھی -

پدم کماری - یون ہی -

چندراموہنی - یہ کس کی تصویر ہے - کیسی جادو بھری متوالی آنکھین ہین ہر ادا مین بانکپن ٹپک رہا ہے -

پدم کماری - یا وحشت ابھی تک تم نے پہچانا نہین -

چندراموہنی - مین تو سمجھتی ہون - حسن کا دیوتا اوتر آیا ہے - بس جی چاہتا ہے صورت دیکھا کرے - اوس مصور کے صدقے جسنے یہ نورانی صورت بنائی ہے - قیامت کی عجب قہر کی چال ڈھال ہے - انکھڑیان نگاوٹ باز - گورا گورا مکھڑا چاند کا ٹکڑا - واہ کس ٹھسّے سے سواری جا رہی ہے

پدم - اسی لیے یہ تصویر نہین دکھائی تھی - مین جانتی تھی کہ اسکا سودا خریدو گی - مفت کا درد سر ہو جائیگا۔

چندراموہنی - (ہنستی ہوکر) واہ بہن - یہ خوب کہی - الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے معلوم ہوا اسکے رنگ مین تم رنگی ہو - اسکی محبت کی چاشنی چکھے ہوئے ہو تب ہی کیون دوسرے کو دکھانے لگین - خود متوالی ہو رہی ہو -

پدم ۔ وہ تو صورت سوال ہے ۔ انداز ہی کہے دیتے ہین ۔ ذرا آئینہ مین منھ تو دیکھو ۔ عشق اپنا رنگ دکھا رہا ہے ۔
چندر موہنی ۔ کس کی صورت دیکھون
پدم ۔ اپنی ۔
چندر موہنی ۔ میری صورت مین کیا ہوگیا ۔
پدم ۔ آئینہ موجود ہے دیکھ نہ لو ۔
مدن موہنی ۔ آئینہ کی ضرورت ہی کیا ہے ۔ ؟ ۔ دل آئینہ ہو رہا ہی ۔

دیکھو نہ آئینے مین اپنی نظر تو دیکھو
حالت ہی کیا تمھاری پہلے ادھر تو دیکھو

چندر موہنی ۔ کیا میری نگاہ مین کچھ کمی ہو گئی ہے ۔ تو کوئی کہتا ہے چہرہ دیکھو کوئی کہتا ہے نظر پر خیال کرو ۔ کیون بہنو ! سچ بتاؤ میری صورت مین کیا ہوگیا ہی ۔
پدم کماری ۔ (للتا کی طرف دیکھکر) للتا ! تم تو جانتی ہو کہ جب سورج کی کشش سے بخارات اُٹھکر آسمان پر پہونچتے ہین ۔ وہی بخارات رفتہ رفتہ بادل بن جاتے ہین اور برسنے لگتے ہین ۔
للتا ۔ ہان یہ تو قدرتی بات ہی ۔
پدم کماری ۔ بس بعینہ یہی حالت انکی ہے ۔ بس چھیڑو گی رو دینگی ۔ پریم کا دریا اوبل رہا ہے ۔ آپ ہی آپ چھلک اُٹھے گا ۔

باتین ہون کچھ نشان بے طور
رخ ہی کہین اور نظر کہین اور

للتا ۔ بہن سچ کہتی ہو ۔ آج چندر موہنی جی کا بھولا بھالا چہرہ پھول کی طرح کمھلا گیا ہے ۔
پدم ۔ بہت ستاؤ گی رو دینگی ۔
للتا ۔ ستانے سے کیا واسطہ ہم تو انکے دل کی تھاہ لیتے ہین ۔
چندر موہنی ۔ ہان ہان خوب باتین بنانی آتی ہین ۔
پدم کماری ۔ اچھا اب نہ بولونگی ۔ غصہ نہ کرو ۔

تصویر کا عکس آئینہ دل مین اُتر آیا۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا نکلنے لگی۔ دل کی بے چینی بڑھی۔ اور مین تاڑ گئی۔ ہو نہو انکا دل اس راجکمار پر آگیا ہے۔ چندر موہنی کے سینے مین تصویر نے جگہ کر لی۔ اور وہ جم کر بیٹھ گئی۔ وہان کی ہوا باہر کی طرف نکلی یہی وجہ ہے کہ چندر موہنی جی بار بار ٹھنڈی سانسین لیتی ہین۔ چندر موہنی کے سینے مین پریم کا پودھا نکل آیا ہے۔ اُسمین شگوفے پھوٹ رہے ہین۔ مین نے سوچا۔ یہ ابھی کمسن ہین۔ ایسا نہو آتش عشق سے تمام جسم جل جائے۔ چہرہ اوداس ہے۔ تھر تھر کانپ رہی ہے۔ اسی سے اتنی کدوکاوش کی۔

مدن موہنی۔ بہن یہ تصویر کیا رگھناتھ راو کی ہے۔ رگھناتھ راو جی نے قومی بہبودی اور وطن کی بھلائی پر کمر باندھی ہے۔ سنتی ہون کچھ لوگون کا قافلہ تیار ہے۔ اوس قافلے کے سرغنا یہی ہین۔

چندر موہنی۔ پدم کماری جی! یہ تصویر کیونکر تمھارے ہاتھ آئی۔

مدن موہنی۔ مجھ سے پوچھو مین نے ایک دن پدم جی سے تصویرین مانگ لین۔ مین دیکھ رہی تھی۔ اتنے مین ایک آدمی نے مجھ سے کہا۔ تمھارے بھائی آئے ہین مین تصویرون کو چھوڑ کر اوٹھ کھڑی ہوئی اور بھائی جی کے دیکھنے کو چلدی۔

چندر موہنی۔ اونھین دیکھنے کے لیے اسقدر بیتاب کیون ہوگئین۔

مدن موہنی۔ وہ بہت دنون بعد آئے تھے۔ مدت سے نہین دیکھا تھا۔

چندر موہنی۔ اچھا پھر۔

مدن موہنی۔ بھائی جی کو اپنے ساتھ لے آئی۔ تصویرین پڑی ہوئی تھین وہ بھی تصویر دیکھنے لگے۔ کماری کی تصویر بھی اونکے ہاتھ مین پڑی۔ یکایک چونک پڑے۔ اور تصویر دکھا کر مجھ سے بولے یہ تصویر تو نے کہان پائی۔ مین نے کہا پدم کماری جی نے دی ہین۔ وہ چپ ہو رہے۔ مین نے پوچھا۔ بھائی جی! یہ تصویر کسکی ہے۔ اُنھون نے جواب دیا۔ تم نہین جانتین۔ ایک انجمن قائم ہوئی ہے۔ اوسمین بہت سے ممبر ہین۔ مین نے کہا۔ ممبر کیا کام کرتے ہین۔ وہ بولے۔ ملک کی بہبودی اور برادران ملک کی بھلائی کے لیے اِن لوگون نے بیڑے اوٹھائے ہین۔ یہ اوس شخص کی تصویر ہے

جو سب کا سرغنا ہے - انکا نام رگھنا تھ راؤ ہے - انکا قصد ہے کہ بھارت کو مغلون سے نکال کر ہندو راج قائم کر دین - چنانچہ کچھ فوج بھی جمع کر لی گئی ہے - جنگی سامان فراہم ہو رہا ہے -

چندر موہنی - تمھارے بھائی انکو کیا جانین - سیواجی کے یہان فوجی خدمت اُنکے سپرد کر دی گئی تھی - پھر یہ اُس گروہ مین کیونکر ملگئے - سیواجی کی بھی یہی غرض ہے وہ بھی چاہتے ہین کہ بھارت کی سیوا کرین - وہ بھی ہندو راج قائم کرنے کی تدبیرین سوچ رہے ہین -

مدن موہنی - یہ تو مین نہین جانتی - کہ وہ کس غرض سے کمار کے ساتھی بن گئے - مگر انکی بھی دلی خواہش یہی ہے کہ بھارت مغلون کے پنجون سے آزاد ہو جائے -

چندر موہنی - اچھا بتاؤ - (تصویر کی طرف دیکھکر) یہ کب تک یہان آئین گے -

مدن موہنی - بھائی جی کہتے تھے جتنا فوجی دل جمع ہوا ہے بہت جلد پونا مین آیا چاہتا ہے -

چندر موہنی - آخر کب تک - ؟

مدن موہنی - ٹھیک نہین کہہ سکتی -

اتنے مین مدن موہنی کی چھوٹی بہن کیتکی وہان آپہونچی - اسے دیکھ کر مدن موہنی نے پوچھا -

کیا بھائی جی نے مجھے بُلایا ہے -

کیتکی - بھائی جی تو گئے -

مدن موہنی - کچھ کہہ گئے ہین -

کیتکی - یہ کہتے تھے کہ ہم لوگ دس روز سے یہان آئے ہوئے ہین - اب جاتے ہین -

چندر موہنی - کیا دس روز سے آئے ہین - کیا گھر مین نہین آئے تھے -

کیتکی - سارا لاؤ لشکر تو جنگل مین ہے - گھر آکر کیا کرتے - آج راجگڈھ جا رہی ہین

سیوا جی سے ملین گے۔

مدن موہنی - اب بھائی جی سے ملنا نہین ہوسکتا۔

کیتکی - آج وہ بہت ہی جلد گھر سے نکل گئے - ہم نے لاکھ لاکھ روکا نہ رُکنا تھے نہ رُکے۔

مدن موہنی - اب تم کہان جاتی ہو۔؟

کیتکی - چندر موہنی کی مان نے کیا جانے کیون بُلا بھیجا ہے - اُنھین کے پاس جاتی ہون۔

یہ کہکر کیتکی چلی گئی۔

مدن موہنی - کیا کہون۔؟ ایسا اچھا موقع تھا - ہاتھ سے نکل گیا۔

پدم کماری - کیسا۔

مدن موہنی - کہین بھائی جی سے بھینٹ ہوجاتی - تو چندر موہنی جی کو کمار جی کے درشن کرا دیتی۔

چندر موہنی - پیاری مدن! جسکی مورت مین اپنے دلمین استھاپت کر چکی ہون جسکو مین اپنی جان و دل کی مالک سمجھ چکی ہون - جو میرے پران ناتھ ہین۔ جنھین اپنا پت (شوہر) بنا چکی ہون کیا اونسے مل نہ سکونگی۔ مین یہ تگیا کر چکی ہون کہ یہی میرے سوامی بنین گے - دوسرے کو اپنا مُنھ نہ دکھاؤنگی۔ کہین پرماتما! میری سُن لے - نہین تو چندر موہنی جیتے جی اپنی شادی نہین ہے گی۔ تمام عمر یونہین کاٹ دے گی۔

کہتے کہتے آنکھین ڈبڈبا آئین - چہرے کا رنگ متغیر ہونے لگا۔

سہیلیون نے چندر موہنی کو ہنسانے کی کوشش کی - لیکن چندر موہنی کے مغموم دل پر ذرا بھی اثر نہ ہوا - وہ بدستور چُپ بیٹھی رہی - آخر کار للتا نے ایک تدبیر نکالی - بولی - بہن! بھلا ہماری ایک پہیلی بوجھ دوگی۔

پدم - ہان - ہان میری اچھی بہن! کوئی پہیلی بُجھواؤ - بہت دن ہوے کوئی پہیلی سننے مین نہین آئی۔

للتا - اچھا یہ تو بتاؤ کوئی بوجھے - تن گورو مکھ سانورو رہے سمندر تیر۔

ارے نہین نہین یہ نہین کہین گے اور سنو۔

راجا کے گھر آئی رانی
اوگھٹ گھاٹ وہ پیوے پانی
مارے لاج کے ڈوبی جائے
ناحق چوٹ پڑوسی کھائے

چندر موہنی ۔ واہ ۔ وہ رانی کیسی ۔؟ جو اوگھٹ گھاٹ پانی پیوے ۔ اور پڑوسی کے چوٹ کھانے سے کیا علاقہ ۔ ہماری سمجھ و مجھ مین نہین آتی ۔ بتادو۔

پدم کماری ۔ واہ بہن ابھین تو اپنی فکر ہے ۔ ذرا عقل دوڑاؤ ۔ ہم بتائین گھڑیال ہے گھڑیال ۔

للتا ۔ واہ بہن واہ ۔ خوب طبیعت پائی ہے ۔ اچھا ابکی بوجھو تو جانین ۔

ایک نار سبھا مین جب آئے
ساری سبھا بھوچک رہ جائے
جا تُرجا تُرداسکے یار
مورکھ دیکھین مُنھ پسار

اسکو کوئی بوجھ دے تو مٹھائی کھلاؤن ۔

چندر موہنی ۔ ہان یہ تم نے کہی (تصویر کی طرف اشارہ کرکے) یہ کیا موجود ہے بس اتنا اشارہ بہت ہوتا ہے ۔ سمجھ جاؤ ۔

مدن موہنی ۔ یہ بھی خوب ہوئی ۔ پھر وہی اپنا دُکھڑا لے بیٹھین ۔ ہم سے پوچھو ہم سے ۔

للتا ۔ تم ہی بتاؤ ۔ بڑی لال بجھکڑ ہو ۔

مدن موہنی ۔ بتاہی دون پھر ۔ اسکا ارتھ پہیلی ہے ۔

پدم ۔ آت کتنی موٹی بات پوچھی ۔ ہم سب کی سب گاؤدی ہین ۔ پہیلی بھی نہین بوجھ سکتین ۔

چندر موہنی ۔ بھئی ہوگا بھی ۔ ہمکو اچھی نہین معلوم ہوتین ۔

الغرض پہیلیون نے بھی کام نہ دیا ۔ چندر موہنی کے چہرے پر ہنسی نہ آتا تھی

نہ آئی - للتا - مدن موہنی کو گدگدانے لگی - مدن موہنی ہنستے ہنستے لوٹن کبوتر بنگئی -
پھر پدم کماری کو گدگدانے لگی - پدم کماری ہنستے ہنستے چندر موہنی پر گرپڑی چندر موہنی
کے بھی دانت نکل آئے - یہ کیفیت کچھ دیر رہی انجام کار پھر وہی چپ لگ گئی - جی
بھر آیا - آہ سرد کھینچی - اور کہا ہماری قسمت مین دیجانے کیا بدا ہے - بیکار مجھکو بھی
کوستا رہی ہو - کیا تم نے سُنا نہین سہ

حضرت ناصح گرآئین دیدہ و دل فرش راہ
پر کوئی اتنا تو سمجھا دو کہ سمجھائین گے کیا

چندر موہنی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے - پدم کماری - للتا مدن موہنی - جتنی
بیٹھین تھین سب کی آنکھون سے اشک جاری ہو گئے -

بوے گل نالۂ دل دود چراغ محفل
جو تری بزم سے نکلا وہ پریشان نکلا

باب پانچوان

شکوہ نہین ہے آپ جواب پوچھتے نہین
وہ شکل مٹ گئی وہ شباہت نہین رہی

آفتاب نصف النہار پر پہونچ گیا - بارہ بج رہے ہین - دھوپ سے کوڑی پڑی
جاتی ہے اگر امن ہے تو درختون کے سائے مین - پرندے تک آفتاب کی
حرارت سے پریشان ہوکر درختون مین چھپتے پھرتے ہین - کنول مرجھا گئے ہین
گل نیلو فر یعنی کوکابیلی ابنتہ شاہدان طناز کی طرح دریا مین کھڑی لگا رہا ہے ہوا کے
تیز جھونکون سے مست ہو ہوکر جھوم رہا ہے مرغان خوش الحان نخل
کے سائے مین بیٹھے چہک رہے ہین -
چندر موہنی کے باغ فرحت بار کا اسوقت بھی نرالا لطف ہے - کہین بلبل
رنگین گفتار کے چہچہے - کہین تدرو خوشرفتار کے قہقہے - چندر موہنی کا باغ
چمنستان لطافت ہے - سچ مچ باغ و بہار ہے - مگر اسکو دلبستگی نہین -

گل رخسار مرجھا گئے ہین - حسرت وارمان کی بیقراری و بیتابی دیکھکر اوسکی سہیلیون کا دل مسوس گیا ہے - ہائے ہائے یہ مہ پارہ اور یہ حال زار - وہ دلربا جو ناز و انداز سے اٹھلاتی ہوئی کبھی اس روش پر پھرتی تھی - اور کبھی اُس روش پر چہل قدمی کرتی تھی - جسکی اٹھتی جوانی اور بحر حُسن کی طغیانی سے جوبن پھٹا پڑتا تھا جو بات بات پر مسکراتی تھی - چلبلے پن کے مارے کھلکھلاتی جاتی تھی - آج بحر غم مین غوطے کھا رہی ہے - ایک ایک رونگٹا نخچیر تیر محن ہے - شوق دیدار کا ذرا ذرا اوُسکے تن مین چٹکنے لگی - سر طلبی کہین سودائن کہین جو کچھ کہین زیبا ہے -
اوسکی ناقابل حالت دیکھکر اسکی سہیلیو ن کے بھی آنسو بہنے لگے - سبھون نے ملکر اوٹھایا کمرے کے باہر درخت کے سائے مین سنگ مرمر کا چبوترہ بنا تھا اوسپر لاکر بٹھال دیا - وہ بت سی بیٹھی منہ تک رہی ہے وہ نہ کچھ دیکھتی ہے نہ بھاتی ہے - وہ تو ایک دلدوز خیال مین محو ہے جی چاہتا ہے خوب پھوٹ پھوٹ کر روئے - کبھی پھولون کی پنکھڑی کو سونگھ کر کہا اسمین اُس گلعذار کی بو ہے - سنبل کی طرف نظر ڈال کر بولی - ایسا ہی نازک اندام وہ عنبرین مو ہے - کبھی پھولون کو شاخ گلبن مین دیکھکر اشارہ کرنا -

ہوا مین لوٹتے ہین - خاک پر گل آج بسمل سے
گلستان قتل کا میدان ہر تیغ ناز قاتل سے

کبھی اپنی سہیلی پدم سے مخاطب ہوجاتی ہے - پدم - پیاری پدم !!
پدم - کیا ہے بوی -
چندر موہنی - مین تو تم سے کچھ چھپاتی نہین ہون - یہ تو تم جانتی ہی ہو -
پدم - ہان - ہان پیاری - تمھارا سب بھید مجھپر کھلا ہے -
چندر موہنی - کچھ سوال کرون بتاوگی -
پدم - کیون نہ بتاونگی -
چندر موہنی - اُس روز جب تم نے وہ تصویر دکھائی تھی -
پدم - (بات کاٹکر) ہان - ہان - اوہفین کمارجی کی تصویر -
چندر موہنی - ہان -

پدم - پھر کیا پوچھتی ہو-
چندر موہنی - تمھین یہ کیسے معلوم ہوا کہ وہ تصویر انھین راجکمار (رگھناتھ راؤ) کی ہے اور وہ آجکل ملک و قوم کی فلاحیت مین لگے ہوئے ہین-
پدم - یہ باتین تو مدن موہنی جی جانتی ہین اونھین سے پوچھ لو-
چندر موہنی - کیا تم کہہ سکتی ہو کہ مدن موہنی .....
پدم - ہان مین جانتی ہون-
چندر موہنی - تم کیسے جانتی ہو کہ وہ بھارت کے ادھار کی پرتگیا کرچکے ہین-
مدن موہنی - کماری جی! تم ہمارے بھائی رن بیر سنگھ کو جانتی ہو-
چندر موہنی - جانتی کیون نہین ہون - وہ کچھ دنون سے نارائن جانے کہان چلے گئے ہین-
پدم - کماری جی! مین نے بھی عہد کرلیا ہے-
چندر موہنی - تم نے کیا عہد کیا-
پدم - یہی کہ آپ کو اُنسے ملا دونگی - ایشور کی کرپا ہوگی تو مہاراشٹر چھتری کنیان کی بات جھوٹی نہ پڑے گی-
مدن موہنی - کماری جی! ذرا صبر کرو - نارائن کی بڑی بڑی باہین ہین - وہ کوئی ایسی راہ نکال دینگے آپ اونسے مل لینگی - اور آپ اونکی پیاری بن جائینگی-
چندر موہنی - کیا کہا - کسکی پیاری! اونکی پیاری -!! اپنے پیارے کی پیاری!!! ہائے میرے ایسے نصیب کہان-
للتا - کماری جی! دن آخر ہونے کو آیا - مگر چلو بہت دیر ہوگئی ہے-
چندر موہنی - پیاری سہیلی! ذرا دیکھنا تو - اُس انار کے نیچے کیا ہے؟ کیا چاند کا ٹکڑا آسمان سے نیچے اوتر آیا-
پدم - چاند نہین ہے - یہ تو کوئی جوان معلوم پڑتا ہے-
للتا - چہرے سے نور برس رہا ہے - جیسے ماہتاب سے کرنین پھوٹ نکلتی ہین کیا کوئی دیوتا - دیولوک سے تو نہین آگیا-
پدم - (للتا سے) آگے بڑھ کے دیکھ تو سہی کون ہے-

مدن موہنی ۔ مین بھی چلتی ہون ۔

للتا اور مدن موہنی خرامان خرامان نخلستان کی طرف بڑھین ۔ ادھر وہ غیرت خورشید یعنی حسن وجمال کا مجسم پتلا زیر نخل کھڑا ہوا دور سے گلچینی حسن وجمال چندر موہنی مین مصروف ہے ۔ اسکی نظر جب ان دونون کنیزون پر پڑی ۔ اسے غیرت نے دبالیا ۔ آنکھین جھک گئین ۔ قلب دھڑکنے لگا ۔ پیشانی پر پسینہ آگیا ۔ چاہا اس درخت سے کھسک کر دور ہو رہے ۔ ایسا نہو دام رگ گل مین پھانس لین ۔ غضب کی صیاد ہین مگر موج گل کی بیڑیان پڑ گئین ۔ دونون کنیزون سے نگاہین لڑ گئین ۔ نوجوان جھومتا ہوا دو قدم پیچھے ہٹا تھا کہ للتا اور مدن موہنی بصد جوش وخروش نوجوان کے پاس آگئین ۔ پوچھا "کیون صاحب! آپ کہان سے تشریف لائے ہین ۔

نوجوان ۔ تمھین اس سے غرض ۔ مین کوئی ہون ۔ مگر تمھارا مجرم ضرور ہون ۔ کیونکہ تمھارے باغ مین بے استمزاج تمھارے چلا آیا ۔ اس سے خود انفعال ہے ۔ غیرت سے کٹا جاتا ہون ۔ کاش پہلے مجھے معلوم ہوجاتا کہ اس باغ مین نازنینان گلرخسارونکا جمگھٹا رہا کرتا ہے تو تماشا قدم نہ رکھتا ۔

للتا ۔ جناب! آپ کس ملک کے رہنے والے ہین ۔ مکان کہان ہے ۔؟

نوجوان ۔ واقعی مین اس ملک کا باشندہ نہین ۔ اگر یہان کی بود و باش ہوتی تو ہرگز تمھارے باغ مین نہ آتا ۔ مین سمجھا یہ باغ کسی منچلے راجہ کی جدت طبع کا نمونہ ہے ۔ مسافرون کی تفریح کے لیے باغ لگا دیا گیا ہے ۔ مینے کہا چلکر اس باغ کی ہوا کھاؤن ۔ طبیعت کا کسل مٹاؤن ۔ یہان آکر دام گل مین اسیر ہوا ۔ سبزہ زار دیکھکر دل لوٹ پوٹ ہوگیا ۔ ہر سمت جوش بہار ہے ۔ خزان کو اس چمن مین بار نہین بوے گل سے دماغ معطر ہے ۔ جدھر نگاہ اُٹھتی ہے پھولون کی بارش ہوتی ہے ۔

کس کو گلگشت چمن کا ہے دماغ اے باغبان

کھینچکر میرا گریبان یان پہ لے آئی بہار

مدن موہنی ۔ صاحب! آپ اپنے وطن کا پتہ دین ۔ کس سر زمین کے گل ہین کس خاندان کے آفتاب ہین ۔ کس بزم کی شمع ہین ۔

نوجوان - میرا وطن ناگپور ہے -
مدن موہنی - یہان کسواسطے آئے -
نوجوان - ہمارے ساتھ بہت بڑا قافلہ ہے - ہم سب راج گدھ جلنے مین -
للتا - کیا آپکے نام نامی سننے کی عزت مجھے حاصل ہوسکتی ہے -
نوجوان - نام سُنکر کیا کروگی - لومین جاتا ہون -
مدن موہنی - آپ کو اپنے نام بتانے مین کیون توقف ہی - ؟
نوجوان - توقف کچھ بھی نہین - میرا نام رگھناتھ راؤ ہے -
مدن موہنی - (بلند آواز سے) اہاہ - آپ ہی کا نام رگھناتھ راؤ ہے -
نوجوان - ہان وہ گمنام مین ہی ہون -
مدن موہنی - سنتی ہون آپ نے کوئی انجمن قائم کی ہے جسمین اپنا سے وطن کے ساتھ سلوک اور قومی بہبودی کے مسائل تجویز کئے گئے ہین - اور مادر ہند کو طوق غلامی سے آزاد کرنے کا ذریعہ سوچا گیا ہے - آپ چاہتے ہین بھارت پھر بھارت ورش ہو جائے کیونکہ صاحب! آپ ہی اُس گروہ کے سرغنا ہین -
نوجوان - ہان غرض تو ہماری یہی ہے - بھارت پھر ترقی کے معراج پر چڑھ جائے اسکی سابقہ عظمت کا لعدم نہ ہونے پائے - مگر تم کو کیسے معلوم ہوا -
مدن موہنی - کنور صاحب! کیا آپ ہمارا ایک کام کر سکتے ہین -
نوجوان - کیا کام ہے - ؟
مدن موہنی - ہماری ایک سہیلی جو اس باغ کی مالک ہین - اس باغ کی ساری لطافت اونھین کے دم سے ہے - وہ آپ کے درشن کیا چاہتی ہین - کیا ہماری یہ التجا مقبول ہوسکتی ہے - کیا آپ ہمارے ساتھ چلکر اپنے جمال جہان آرا سے اُنکی آنکھین ٹھنڈی کر سکتے ہین -
نوجوان - اونکا نام کیا ہے - ؟
مدن موہنی - چندر موہنی جی -
نوجوان - (تعجب سے) کیا مجھے دیکھنا چاہتی ہین -
مدن موہنی - ہان جناب! آپ کے فراق مین دن رات رویا کرتی ہین -

بدن سوکھ کر کانٹا ہو گیا -

نوجوان - میرے فراق مین -

مدن موہنی - ہان آپ ہی کے فراق مین - !

نوجوان - نہین - نہین - مذاق کرتی ہو - وہ مجھے کیا جانین -

مدن موہنی - ذرا مہربانی کیجیے ۔ چلیے - (انگلی سے ایک طرف اشارہ کرکے) وہ دیکھیے سامنے چندر موہنی جی بیٹھی ہوئین کس اشتیاق سے آپکا ونا دیکھ رہی ہین - گل ساچہرہ آپ کے درد فراق سے کمھلا گیا ہے کبھی ہنستی ہین کبھی مسکراتی ہین - کبھی حجاب کھا کر پیشانی سے پسینہ پوچھتی ہین -

نوجوان - مجھے غیر مانوس عورت سے بات چیت کرنا پسند نہین - اگر کوئی دیکھے تو کیا کہے - اور ایشور جانے کیا آفت آجائے -

یہ کہکر نوجوان دو تین قدم اس غرض سے چلا ہوگا کہ باغ سے نکل جائے لیکن للتا اور مدن موہنی نے ساتھ نہ چھوڑا - اور بامرار ہمراہ لے کر چلین نوجوان بادل شادان زہرہ جبینون کی معیت مین اوس غیرت ماہ کے پاس آکر کھڑا ہو گیا چندر موہنی تعظیم کے لیے اوٹھ کھڑی ہوئی - پتلی کمر جیسے رگ جان کا دھوکا ہوتا ہے سیکڑون بل کھانے لگی اور ایک ایک قدم پر لچکنے لگی -

نوجوان اُس جادو جمال زہرہ تمثال کو نظر بھر دیکھنے بھی نہ پایا تھا کہ تیر نگاہ سینے مین پیوست ہو گیا - کلیجہ تھام لیا - بے اختیاری کے ساتھ یہ شعر نکل آیا -

از تپ وتاب فراقِ تو بلب آمدہ جان شد زدل تاب وتوان
برلبم از لب خود شربتِ عناب چکان - اے مسیحائے زمان

یونتو پرماتما نے ! ایک سے ایک بڑھکر حسین ومہ جبین بنائی ہے لیکن اس خاتون مہ پارہ پر عالم ہی اور ہے - ایشور چشم بد سے بچائے - ایسی لگاوٹ باز انکھڑیان دیکھین نہ سنی - قد بوٹا سا پری بچھم - برق دم - وہ نور کہ نظر نہ ٹھہرے وہ رخ کہ آنکھ جھپکنے لگے -

نقش را پیرہن عریان ندیدہ چو جان اندر تن وتن جان ندیدہ
بہر جائے کز و سایہ فتادہ بنائے قبلۂ عصمت نہادہ

درون پردۂ شرم آن بت دیر | چو در خوان کریمان نیت خیر
حیا ابر نقاب ماہ رویش | ضیا فہمیدہ ہرگز رنگ و بویش
مہش تا مصر حسن آباد کردہ | چو یوسف صد غلام آزاد کردہ
ز مہرش صبح را چاک گریبان | بعشقش داغ را دل ماہ تابان

بخوبی آبروے حسن آفاق
بحسن و خلق چون ابروے خوش طاق

چندر موہنی نے ایسی نظر سے دیکھا۔ جس سے محبت ٹپکتی تھی مگر دل پر جبر کیا منھ سے ایک حرف نہ نکالا۔ ہان ٹکٹکی اوسی جانب بندھی رہی۔ جدھر حسن خداداد سے چاند کی کرنین پھیل رہی تھین۔ آنکھون مین سرسون پھول گئی تھی۔ دل مسکرائے دیتا تھا۔ سبز آغاز نوجوان کے گلزار حسن سے طبیعت شگفتہ ہو رہی تھی اور آنکھون کی پتلیون کی باچھین کھلی جاتی تھین۔ ہاتھ مچل رہے تھے کہ اس جوان طناز کی گوری گوری گردن مین باہین ڈال دین دل کہہ رہا تھا۔ ہرچہ بادا باد پہلو مین کھینچ لو۔ چھاتی سے لگا لو مگر اسنے بے قابو طبیعت کو بہت سنبھالا۔ ولولون کو روکا امنگون کو ہاتھ سے بے ہاتھ ہونے دیا۔ شرم نے روک رکھا۔

اس شیر دل نوجوان کی خاموشی حد سے گذر گئی۔ وہ میدان نبرد کا دھنی تھا۔ عالم طفلی مین دارا شکوہ کے معرکون مین وہ وہ کرتب دکھا۔ نہنگ تکوریون کے جی چھوٹ گئے۔ غضنفرون کا دل گردہ۔ تیندون کا جگر قدرت کی طرف سے اس قالب انسانی کو عطا کیا گیا تھا۔ لیکن اسوقت جیوٹ تشریف لے گئی بہادری پہ پانی پڑ گیا۔ خود تیغ ابرو کا گھائل ہوا۔ لب خشک۔ منھ فق چاہ زنخدان مین غوطے کھانے کو جی چاہتا ہے۔ اسکے سفر پر وحشیانہ راہزنی کی گئی۔ حسن خداداد نے موہنی ڈال دی۔ زلف گرہ گیر مین دل الجھ گیا۔ قید الم مین محسور ہوا۔ نشتر فرقت کلیجا تڑپائے دل کو برمائے دیتا تھا۔ سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔ واہ کیا سراپا ہے۔ قدرت نے اپنے ہاتھ سے گڑھا ہے۔

سواد دیدۂ عالم مسی تھی | قمر منھ دیکھنے کی آرسی تھی

جبین پر تھا نئی خوبی کا ٹیکا — اُسی کے سر تھا محبوبی کا ٹیکا
اگر ہو وصف چشم صاف بے پیر — نبے سرمہ کی تحریر اپنی تحریر
جو پتلی زیب چشم سرگین تھی — بعینہ لیلی محمل نشین تھی
کچین تھین آئینہ باغ جوانی — انار بوستان زندگانی
ید گستاخ سے محرم بڑھی تھی — یہ تھیلی اُن اناروں پر چڑھی تھی
کبھی دیکھے نہ دانت اُسکے کسی نے — جو دیکھے بھی تو دانتوں کی مسی نے
نہایت پاکدامن پتلیان تھین — کہ خود اُسکی نظر سے بھی نہاں تھین

یہ پردہ دل سے بھاتا تھا دہن کو
جہان عنقا بتاتا تھا دہن کو

اوس دلربا چندر موہنی نے اپنی سہیلی مدن موہنی سے پوچھا ۔
" یہ کون ہین ۔ اور کس لیے ہمارے باغ مین جلوہ فرمایا ۔

مدن موہنی ۔ (ہنسکر) آپ انھین نہین جانتین یہ چوری کرنے آئے ہین ۔
نوجوان کھڑے کھڑے اُس ماہ نو کی خوبصورتی دیکھ رہا ہے ۔ دلمین کہتا ہے ۔
واہ کیا معشوق خوبرو ہے ۔ کیا حسین خوشخو ہے ۔ اے یار وفادار اے
مونس و غمگسار جلد میرا علاج کر دل گھبراتا ہے ۔

چمن سینچا یہانتک باغبان نے خون بلبل سے
کہ آخر زنگ ہو کر چھوٹ نکلا چہرہ گل سے

چندر موہنی ۔ یہ چور ہے تو میرے پاس کیوں لائین ۔

مدن موہنی ۔ اسی چور کی تو تمکو تلاش تھی ۔

چندر موہنی ۔ انھون نے میرا کیا چرایا ۔

مدن موہنی ۔ آہ ! تمھین معلوم نہین ۔ یہی تو تمھارے دل کے چور ہین ۔ تمھارے
سینے مین انھین کی تصویر جڑی ہوئی ہے ۔

چندر موہنی ۔ (تجاہل سے) کیا کیا ؟ کیا کہتی ہو ۔ ؟
یہ کہہ کے نظر بھر کر نوجوان کی طرف دیکھا ۔ دل مثل گل کے شگفتہ ہو گیا
خرمن صبر و ہوش پر بجلی گری ۔ اشارون مین چہرہ زیبا کی بلائین لین ۔ سنان مژگان

جگر کے پار ہوگئین - پتھر کی مورت بنکر رہ گئی - ٹکٹکی باندھ دی - غیرت شرم حجاب عشق کے جذبات مین ڈوب گئے - وہ چاہتی ہے رازدل عیان کرے مگر رعب حسن مانع ہے - بات نہین نکلتی - ہاتھ پانون مین رعشہ ہے قلب مین دھڑکن اور دل بے خود ہوا جاتا ہے -

پدم - (مسکرا کر) چندر موہنی جی! اپنے چور سے باتین کیون نہین کرتین ہر چند زہنی چپ ہے - دل اسی صورت کا مشتاق ہے - آنکھین جمال جہانگیرا کا طواف کر رہی ہین - لب پر مہر سکوت لگی ہوئی ہے جواب نہین دیتی -

مدن موہنی - شاید ہماری موجودگی مین شرم دامنگیر ہے - اسی سے نہین بولتین - کہو تو ہم سب کھسک جائین -

چندر موہنی پر خاموشی چھائی ہوئی تھی کچھ نہ بولی -

یکایک کسی نے زفیل دی - کنور جی چونک پڑے - گردن پھیر کر ادھر اودھر دیکھا - پھر ٹھنڈی سانس بھر کر باہر جانے کا قصد کیا - کسی نے روکا نہین کنور جی اُس حورتمثال کی طرف بار بار دیکھتے جاتے ہین اور قدم آگے بڑتے جاتے ہین بجفا کفا باہر نکلے دیدار جانان سے سیری نہین ہوئی کلیجہ مسوس کر رہ گئے باہر آکر دیکھا سنگ مرمر کے تالاب کے پاس بہت سے آدمی کھڑے ہین - چندر شیکھر سنیاسی نے کنور جی کو دیکھکر پوچھا -

"کنور صاحب! آپ تھے کہان؟"

کنور - مہاتما جی! اس باغ کی ہوا کھا رہا تھا -

چندر شیکھر - کچھ مکدر سے معلوم پڑتے ہو - چہرے کی آب و تاب کیون جاتی رہی -

کنور - (ہنسکر) دنیا کے عجائبات دیکھ کر - طبیعت بے خود ہوگئی -

چندر شیکھر - عجائبات دیکھنے کا وقت نہین ہے - کام کرنے کا وقت ہے - خیر - کیا عجائبات دیکھے -

کنور - (تجاہل سے ٹالتے ہوے) سوامی جی! کیا سب لوگ جمع ہوگئے کوئی باقی نہین رہا -

چندر رشیکھر - مدت ہوئی سب لوگ آ گئے ۔ ہمین کیا جانے کیا دھن سوار ہو گئی باغ ہی کی ہوا کھاتے رہے - چلو راجگڈھ چلین -

مہاتما چندر رشیکھر کی طعن و تشنیع سے طبیعت بے قابو ہو گئی - جی چاہا قطع تعلق کرکے دیار محبوب مین بستر جمائے یا گریبان چاک کر کے جنگل کی راہ لے - خار ہاے صحرا سے تلوے کھجلائے - یا کوئے محبوب کی خاک چھانے -

ہو گیا پامال میرا دل خبر مطلق نہین
واہ بے خود ہین کچھ ایسے رہروان کوئے دوست

مگر کچھ سوچکر گھوڑے پر سوار ہوا اور جے کالی جی بھگوت کہتا ہوا - عنان شبدیز راجگڈھ کی طرف منعطف کر دی - پیشت پر خیل کا خیل راجپوتون کا ساتھ ہو لیا - کنور جی طے مراحل و قطع منازل کرتے جاتے تھے مگر خیال کوئے یار کا چکر لگا رہا تھا - ردو قدح ہوتی جاتی تھی - افکار رواداہام محیط ہو گئے تھے - سوچتے ہین گھوڑے کی باگ موڑ دین دیار محبوب کی ہوا کھائین - قلب کو تسکین ہو سہارے ابھی تک اُس دلستان کا نام بھی نہین سُنا - آخر وہ ہے کون -

بلبل نہ چمن ہے گل و گلزار کا عاشق
جو گل ہے سو تیرے گل رخسار کا عاشق

شاید مجبیر اندر کا جال تو نہین پھیلایا گیا - وہ حور بھی کہین اپسرا نہ ہو - بیشک وہ اپسرا ہے - وہ چاہتی ہے مجھ ضعیف البنیان کو عشق کے دھاگے مین پھانس لے - واقعی اُسنے موہنی ڈال دی - ایسی صورت زیبا دیکھی دام بلاے عشق مین پھنس گیا - دل مثل طائر لو تڑپ رہا ہے - راستہ پہاڑ ہو رہا ہے - پرماتما! میرے ہوش ٹھکانے کر - میرا دھرم بچا - مین اس جال مین پھنسنا نہین چاہتا - وہ اندر کی بھیجی ہوئی اپسرا ہے - مجھے دھرم کے کامون سے غافل کیا چاہتی ہے - پربھو! رحم کیجیے - اگر اپسرا ہے تو اسکی فکر میرے دل سے نکال دیجیے - اور اگر درحقیقت وہ کوئی عالی خاندان سے -

ظرف اچھا ہے تو میری شادی اُس ماہ خوبی سے ہو جائے۔ یہی میری پرارتھنا ہے
ایشور! ادم بھون پر آیا جاتا ہے۔ روے سحر فرقت کی زیارت ہوتی ہے۔
دن شب غم سے زیادہ تاریک نظر آتا ہے۔ کیونکہ اپنی پرتگیا (قول) پوری کروں گا
پرمیشور! توہی میرا مددگار بن۔
ادھر خیدر موہنی کنورجی کی مفارقت سے بیقرار ہوگئی۔ پھاٹک بندکرا دیا اور
سہیلیوں کو ساتھ لیے ہوے اپنے عشرت خانے مین آئی۔ مسہری بچھی ہوئی
تھی لیٹ گئی۔ سر سے چادر تان لی۔ اور خیال راجکمار کی صورت زیبا کا
جولانگاہ۔ سہیلیان بار بار چادر سرکاتی ہین۔ چٹکیان لیتی ہین گدگداتی ہین۔
مگر خیدر موہنی کو ان سہیلیون کی ایک بات بھی بھلی نہین معلوم ہوتی۔

باب چھٹا

دود سیاہ رنگ سفید آشکار ہے
دکھلاتی ہے دورنگی لیل و نہار شمع

اسوقت ہم شہر پونا مین گشت کر رہے ہین آج یہان کچھ اداسی سی برس
رہی ہے۔ وہ رونق وہ چہل پہل نہین ہے جو کسی شہر کی ہونی چاہیئے۔ اسوقت معمول
سے زیادہ وحشت برس رہی ہے۔ شاید زمانے کے حادثات اور انقلابات نے
ویرانہ بنا دیا ہے تو کسی وقت بھولے بھٹکے گذرتے ہوے مسافرون کی یہان
کوئی صورت بھی نظر آجاتی تھی مگر اسوقت تو کسی کی آہٹ بھی نہین آتی۔ ایک
ہُو کا عالم دکھائی پڑتا ہے اور سناٹا ہے کہ وحشت کی طرح ہر طرف برس رہا ہے
راجگڈھ کا پھاٹک بند ہے۔ دُکانداروں کی دکانون مین قفل لٹکے ہوے ہین
آوارہ گرد کتے بھوک سے پریشان ہوکر ادھر ادھر دوڑ رہے ہین۔ ہندون کا
تو نام و نشان ہی نہین دکھائی دیتا۔ البتہ جابجا مسلمان سپاہی کھڑے
ہوے ادھر اودھر کی تاک جھانک لے رہے ہین۔
صدر پھاٹک سے کچھ دور آگے بڑھکر شاہی لشکر پڑا ہوا ہے جسکی پشت پر

جا بجا بہت اونچے ڈھیر ان پتھروں کے لگے ہوئے ہین جنکے خوشنما نقش و نگار اپنی
زبان حال سے دیکھنے والون کو بتلا رہے ہین کہ کسی زمانے مین انھین پتھرون سے
پونا کی عمارتون مین کام دیا گیا تھا۔

مغل فوج کے پھریرے اُڑ رہے ہین - اتنے مین بگل کی آواز نے ہمارے خیال کو
منتشر کر دیا - ہم دیکھتے ہین اُس لشکر سے دو سو سپاہیون کا دستہ سنگین چڑھائے
نکلا اور رپ رپ کرتا کسی طرف چلدیا - اون سب کے آگے ایک بہادر مغل
شمشیر برہنہ لیئے گرم خیز ہے - اسکی وضع قطع اور اسکے لباس سے ظاہر ہوتا ہے
یہ اس فوج کا افسر ہے - اس جلیل القدر افسر کے چمکتے ہوئے چہرے پر جلال برس
رہا ہے - بڑی بڑی مونچھون اور لمبی گھنی داڑھی کے بال سے وہ اور بھی بارعب
ہوگیا ہے - اونچا قد - بڑی بڑی سرخ سرخ آنکھون نے اسکو دلیری اور
جانبازی کا تمغہ دیدیا ہے جس سے وہ صحرائے نبرد کا غضبناک شیر ثابت ہورہا ہی
دربردہ جویائے جنگ ہے - جوانی کی اُمنگ ہے - کبھی کبھی سر اُٹھا کر ادھر اودھر
دیکھ لیتا ہے پھر گردن کو جنبش دے کر رہ جاتا ہے - ہونٹھ کچھ ہلتے ہین آنکھو
اور انھی کے ساتھ کچھ ہاتھ کو حرکت ہو کر رہ جاتی ہے - چہرہ عجیب طرح کے رنگ
بدلتا ہے کبھی زرد ہو جاتا ہے کبھی سپید - پھر ذرا ہی دیر مین سرخ جیسا کہ طیش کی
حالت مین غصے سے منھ تمتما جاتا ہی بعضون کی ریش و بروت کا صفایا ہے - یہ نہین
معلوم ہوتا یہ کون ہین - اور کس لیئے یہ ساتھ رکھے گئے - کیا یہ ہندو تو نہین ہین
کیا یہ اپنی قوم اور اپنے مذہب کی بربادی چاہتے ہین - کیا یہ نفس کے کھوٹے
ہین - کیا مغلون کو یہان کی پہاڑی اور جنگلون کی دشوار گذار ہین پہاڑی چور
گھاٹیان تو بتانے نہین آئے - اگر ایسا ہے - تو اونکو ہم کبھی وقعت کی نگاہ سے
نہین دیکھ سکتے ایسے باغیون اور دشمن ملک و قوم کو خدا بھی نہین بخش سکتا۔
خود غرضی کی شاہراہ پر چلکر ملک و قوم کو چاہ ذلالت مین گرانا چاہتے ہین - صرف
اپنی بھلائی کے لیئے ملک و قوم کے دشمن بن جاتے ہین - جو حریص طمع کے
جال مین پھنسکر اپنے پانون مین کلھاڑی مارنے کو طیار ہو جاتے ہین جو قومی
کی فلاحیت مین روڑے اٹکاتے ہین جنھین اپنے دیش کا خیال نہین بلکہ غار

کرنے پر کمر باندھی ہے جو اپنے مذہب کے دشمن ہو کر دوسرے مذہب کے دلدادہ بن رہے ہین جنکی آنکھین سیاسی روشنی سے چکا چوندھ ہو رہی ہین - جو دشمن سے ساز کرکے اپنے بھائیون کی گردنین کٹوانا چاہتے ہین - جو قومی تربیت کو بھلا نہین سمجھتے اونکو کون بھلا کہہ سکتا ہے -

ان کافرون کی صورتین کچھ کچھ پہچانی ہوئی ہین - آپ کو یاد ہوگا یہ تینون شخص دشمنون سے ملے ہوے وہی خفیہ جاسوس ہین - جنھین ہم آپ ایک روز پونا کے پاس ایک جنگل مین بیٹھے ہوے باتین کرتے دیکھ چکے ہین - یہ تینون جاسوس شاہ اورنگ زیب کے بھیجے ہوے آئے تھے - انکے سپرد یہی خدمت کیگئی ہے - کہ پونا جانے کی چور گھاٹیان لشکر سلطانی کو دکھا دین - انکا چپہ چپہ چھانا پڑا ہے یہ یہان کے باشندے ہین انھون نے ترک مذہب کرکے دین اسلام قبول کیا اب یہ بادشاہ کے معتمد علیہ بنگئے ہین - جب لشکر کوچ ہوا یہ تینون شخص ساتھ ہو لیے - دیکھئے ناکیسے ہنس ہنس کے باتین کر رہے ہین - تلوارین بجلی کی طرح چمک رہی ہین - بڑے تنومند بڑے دلیر معلوم ہوتے ہین کسطرح اکڑ اکڑ کر چل رہے ہین - افسوس یہ نہین سمجھتے کہ ہم اپنی قوم کا خون اور اپنے بھائیون کی ہستی مٹانا چاہتے ہین -

الغرض تینون صورتین تبدیل کئے ہوے مغل لشکر کے ساتھ ایک پہاڑی پر چڑھ گئے بالاخر کوہستانی راستہ طے کرتے کرتے یہ چھوٹا سا دستہ ایک درے کے پاس پہونچا - فتح خان افسر جو اس فوج کا ہراول تھا - ساتھیون سے بولا -

تم سب یہین ٹھہرو - ہم اس درے مین جاتے ہین - حکم دیکر ان تینون قوم کے برباد کن مخبر جاسوسون کو فتح خان افسر نے اپنے ہمراہ لیا اور اوس پہاڑی درے مین اوترا جسمین تاریکی کا سکہ بیٹھا ہوا تھا - پہلے تو کچھ محسوس نہوا - کوئی دس قدم چلنے کے بعد کچھ روشنی دکھائی پڑی - اب چلنے مین رکاوٹ نہ ہوئی بلا دغدغہ چلے جاتے ہین آگے ایک سبزہ زار تھا جو ہمارے خیال کی طرح وسیع تو نہ تھا مگر کچھ ایسا چھوٹا بھی نہ تھا - کنارے کنارے جھاڑیان لگی ہوئین تھین - جنگلی درخت بہار دکھا رہے تھے - لطافت بار ہوا لینے سے

قلب کو سرور آنکھون مین نور پیدا ہوا - دماغ مین تازگی آئی - ادھر ادھر خوب دیکھ بھال ہوئی - کسل مٹا - کچھ دیر دم لے کر کسی شے کی تلاش کرنے لگے - جستجو کرتے کرتے جب نا اُمیدی ہوئی - کسی کا پتہ نہ چلا - لوٹنے کی ٹھن گئی اور اُسی پہاڑی درے مین ٹھوکرین کھاتے باہر نکلے - باہر آکر فتح خان نے پوچھا -

فتح خان - تم لوگون کو مطلق تمیز نہین - جاسوسی خالاجی کا گھر سمجھ لی ہے - افسوس! افسوس!! یہ بھی نہین جانتے وہ لوگ کہان ہین -

مردان علی - حضور! جہانتک خانہ زاد کا قیاس کام کرتا ہے وہ لوگ اسی مقام پر ہونگے - قبل اسکے ایک روز فدوی نے اُنھین اسی درے مین دیکھا تھا - غالباً اُسی گرد و نواح مین پڑاؤ ہوگا -

فتح خان - کونا کونا تو چھان ڈالا - کیا زمین کھا گئی - اگر ہوتے دکھائی نہ دیتے - افسوس ہوس رہ گئی - خالی ہاتھ پلٹنا پڑا - کہین ملجاتے تو تماشا دیکھتے یا تو ہماری شمشیر خون آشام اعدا کا خون پیتی ہوتی - یا ہماری اطاعت قبول کرتے اور ہاتھ رسن سے بندھے ہوے ہر ایک اپنی جان کی امان مانگتا ہوتا -

مردان علی - حضور! فدوی کا قیاس غلط نہین ہے - یہ دیکھیے پتھر پر نشان بھی بنا ہوا ہے - یہ انھین لوگون کا نشان ہے - اسی نشان سے ہر ایک آدمی اپنے پڑاؤ پر آجاتا ہے -

فتح خان - تو کیا وہ لوگ یہان سے چلدیے -

مردان علی - شاید ایسا ہی ہے - ہمارا آنا سُنکر دشمنون کی جماعت بھاگ گئی ہے -

غلام حسین - نہین صاحب! ہم لوگون کے آنے کی خبر اتنی جلدی پھیل جانی غیر ممکن ہے - اگر باور بھی کر لیا جائے تو بھی اسقدر عجلت کے ساتھ بھاگ جانا بہت مشکل امر ہے -

فتح خان - اس سے تو پایا جاتا ہے یہین کسی پہاڑی درے مین پناہ گزین ہونگے -

غلام حسین - ممکن ہے -

فتح خان - اگر ایسا ہے تو بہتر - چلو پہاڑی دردون مین تلاش کرلین -
فتح خان کی بات سنتے ہی جتنے سپاہی تھے ادھر ادھر منتشر ہو گئے پہاڑی
دردون کی تلاش ہونے لگی -
ان لوگون کا دشمن کون ہے - ؟ آج ہی یہ سب اورنگ آباد سے آئے
اور آج ہی اپنے دشمنون کا پتہ کیونکر لگا لیا - معلوم ہوتا ہے کہ خفیہ جاسوس
پہلے ہی سے تاک جھانک کر رہے تھے - شاہی فوج ادھر آئے گی - دشمنونکا
پتہ لگا رکھنا چاہیے - چنانچہ در پردہ جاسوسون نے دشمن کا بھی پتہ لگا لیا اور اپنے
افسر فتح خان سے جو کچھ کیفیت دیکھی تھی بیان کر دی -
آج سے کچھ روز ادھر ہی تینون جاسوس سنیاسی بانے مین اس پہاڑی کے
اوس گھاٹی مین آئے تھے اور اسی روز انھون نے چندر شیکھر سنیاسی اور ویر
راجپوت کو باتین کرتے دیکھا تھا - شاید یہ لوگ ویر راجپوت اور سنیاسی جی
کو اپنا عدو سمجھتے ہین کیونکہ انکی ہمراہی مین جوانان صف شکن کا قافلہ بھی تھا -
ناظرین سمجھ لین کہ ویر راجپوت نے اپنی جماعت کے ساتھ قریب ایک
ہفتہ کے اسی پہاڑی پر اقامت کی تھی -
فتح خان اور اسکے ہمراہی ننگی تلوارین لیے ہوے تمام پہاڑی کے گرد
بنگئے - ہر ایک درہ ہر ایک جھاڑی کوئی مقام ایسا نہ تھا جہان ویر راجپوت
اور سنیاسی کی تلاش نہ کی گئی ہو - مگر کہین پتہ نہ لگا - ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے
شام ہو گئی - آفتاب بھی دن بھر کی مسافت سے تھک گیا تھا - آرام
کرنے کے لیے مغربی استراحت خانے مین چلدیا - اندھیرا پھیل گیا -
پہاڑ - درخت - جھاڑیان ہیبت ناک شکلین دکھانے لگین -
یہ لوگ تھک بہت گئے تھے دم لینے کے لیے بیٹھ گئے - اتنے مین کسی کے چلاّنے
کی آواز سنائی دی - سبھون نے کان کھڑے کر لیے - یکایک ایک خونخوار شیر اپنی پیٹھ پر
ایک مغل جوان کو لادے ہوے بھاگتا دکھائی دیا - یہ لوگ مغل کے چلاّنے سے
اوٹھ کھڑے ہوے اور شیر کا پیچھا کیا - لیکن کچھ ہمت کام نہ آئی - شیر مغل کو لیے ہوے
جھاڑی مین گھس گیا پھر کسی کی ہمت نہ پڑی کہ جھاڑی مین گھسکر شیر کی تلاش کرتے اور

اوس بیچارے مغل کی جان بچاتے -
فتح خان - بیکار دشمنون کی تلاش کرتا ہے - یہ مقام بہت مخدوش ہے چارون طرف بیابان جنگل صحرائی درندون کا مسکن - ایسا نہو - ہم مین سے کسی کو لے بھاگے اسیلیے یہان سے نکل چلنا چاہیئے -
مردان علی - حضور کا خیال بہت درست ہی - دشمن ہوتا تو پتہ لگ جاتا - وہ بھی اپنی جان بچاکر بھاگ کھڑا ہوا - بیکار کی سرمغزن ہے -
فتح خان نے جیب سے بگل نکالا - اور پھونک دیا - جتنے سپاہی ادھر ادھر پریشان مارے مارے پھیر رہے تھے - آکر جمع ہوگئے -
جب تمام لشکری فراہم ہوگئے فتح خان معہ اپنے جاسوسون کے چل کھڑا ہوا - سپاہی بھی ساتھ ہولیے - اور جس راستے سے آئے تھے اوسی راستے سے ہوتے ہوے ایک میدان مین پہونچے -
یہ میدان جو کل تک جنگلی درختون سے آباد تھا - جہان آدمی کی بو تک سونگھائی نہ دیتی تھی آج متعدد خیمون - قناتون اور متعدد گھوڑون اور باربرداری کے جانورون سے بس گیا ہے - آدمیون کی بھیڑ لگی ہوئی ہے - پھولون کے درخت جابجا بچے ہوے ہین شاخین ٹوٹی ہوئی ہین - رسالے کے سپاہی گشت کر رہے ہین - ایک پرتکلف خیمے کے چارون طرف پہرا لگا ہوا ہے - کچھ سپاہی چھولداریون مین بیٹھے ہوے چلم پی رہے ہین اونٹ لمبی لمبی گردن اٹھائے ادھر ادھر گھوم رہے ہین - گھوڑے ہنہنا رہے ہین تمام میدان مین جہان سناٹا چھایا رہتا تھا - اسوقت عجیب چہل پہل ہے -
الغرض پرتکلف خیمے کے اندر سردار فتح خان نے اقامت فرمائی - تینون ہمراہی جاسوس سردار صاحب سے ملنے آئے - دربان جو باہر پہرہ دے رہے تھے ہٹ گئے کسی نے روک ٹوک نہ کی - بقیہ لشکریون نے اپنی اپنی چھولداریون مین بچھونا کرکے کمرین کھولین اور چلم پر دم دینے لگے -
فتح خان جاسوسون کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا - اور اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا جاسوس ہمراہ ہولیے اور چارون شخص متعدد کٹھریون مین ہوتے ہوے ایک وسیع کمرے مین پہونچے جہان ایک شخص مسند لگائے بیٹھا تھا - چہرے سے جلال ٹپک رہا ہی

بڑے بڑے دبدبے جنکے دیکھنے سے خوف پیدا ہوتا ہے - رعب دبدبے سے جی تھراتا ہے - رنگ گورا ہے مگر سرخی مائل - داڑھی کے بال سینے تک اوترے ہوے سُرخ سُرخ آنکھون سے انگارے برس رہے ہین -

سردار فتح خان نے ادب سے سلام کیا - تینون جاسوس بھی فرشی سلام بجا لائے - سلام کا جواب دیکر اُس بارعب شخص نے جسکا نام شایستہ خان تھا چارون جوانون کو اپنے پاس بٹھا لیا - باتین ہونے لگین -

شایستہ خان - فتح خان! کیا خبر ہین - معلوم ہوتا ہے چڑیا جال مین نہین پھنسی - نشانہ کارگر نہوا -

فتح خان - جناب عالی! بہت صحیح فرماتے ہین - بیشک چڑیا ہاتھ سے نکلگئی پھندے مین نہین آئی - افسوس ہمارا ایک سپاہی بھی کام آگیا -

شایستہ خان - (گھبراکر) کیا دشمنون سے مقابلہ ہوگیا - کیا شکست اُٹھانا پڑی کیا ایک بہادر بھی کام آگیا -

فتح خان - نہین پیر مُرشد! ان موش صحرائیون کی اتنی مجال کہان کہ ہم سے شیرون کا سامنا کرتے - فتح خان کی دھاک بندھی ہوئی ہے - نام سے دشمنون کا پیشاب خطا ہوتا ہے -

شایستہ خان - یہ تو معلوم ہے - مگر بتاؤ تو کیا افتاد پڑی -

فتح خان - پیرومرشد! تمام دن جنگل کی خاک چھانتے گذرگیا - کوئی درہ کوئی پہاڑی ایسی نہ تھی جہان خانہ زاد کے سپاہی نہ گئے ہون - مگر سب کوشش فضول ہوئی - دشمن کا ایک متنفس بھی دکھائی نہ پڑا -

شایستہ خان - کیون جی مردان علی! تم تو کہتے تھے ہم نے دیکھا ہے - کہین پہاڑیون پر جنون کا تو مسکن نہین ہے - کسی جن سے ملاقات ہوگئی ہوئی -

مردان علی - حضور عالم! جب ہم سنیاسی کی شکل مین دشمنون کا سراغ لینے چلے ہین - اتفاق سے ایک سنیاسی کو پہاڑ پر چڑھتے دیکھا - ہم لوگ اسکے پیچھے ہولئے - پہاڑ پر گئے - دیکھتے کیا ہین خیل کا خیل راجپوتون کا بیٹھا ہوا ہے - سنیاسی کو دیکھکر سب لوگ اُٹھ کھڑے ہوے - تعظیم کے ساتھ بٹھالا

باتین ہونے لگین - ہم نے اور ہمارے ساتھیون نے چھپ کر اون لوگون کی تمام باتین سن لین - حضور آج بھی ادسی پہاڑی پر سردار صاحب کو لے گئے تھے - لیکن آج بے نیل مرام واپس آئے - آدمی کی شکل نہ دکھلائی دی -

شایستہ خان - کیا کیا باتین سنین - کیا منصوبے ہین - کچھ کہو تو -

مردان علی - حضور! وہ تو عجیب خیالی پلاؤ پکاتے تھے - باہم عہد و پیمان ہوگئے ہین - اصل مقصد اونکا یہی ہے کہ مغلون کو ہند سے باہر نکالدین - تخت دہلی مسخر کردین -

شایستہ خان - پھر آج کیون پتہ نہین چلا - کہان چلدیے -

مردان علی - واللہ اعلم - کہان غائب ہو گئے - شاید شاہی لشکر کے آنے کی خبر اون لوگون کو لگ گئی - اس لیے پہلے ہی سے روپوش ہو گئے -

شایستہ خان - ممکن ہے اسی خیال سے بھاگ کھڑے ہوے ہون - خیر - اب کیا بند و بست کرنا چاہیے -

مردان علی - حضور! لشکر مین منادی کرادی جائے کہ غیر کف آدمی یا غیر ملک کا باشندہ - یا غیر قوم کوئی ہو ہتھیار لگا کر کیمپ کے اندر نہ آنے پائے - جو شخص حضور سے ملاقات کا متمنی ہو اُسکی تلاشی لے لی جائے -

شایستہ خان - پہلے ہی سے اس بات کا پیش و پس تھا کہ حریف دغا باز ہے ایسا نہو ہمارے ڈیرے مین گھس آئے - اور فساد برپا کرے اس لیے ایجانب نے پڑاو پڑنے کے قبل ہی حکم لگا دیا ہے کہ خبردار کوئی شخص مسلح کیمپ مین نہ داخل ہو سکے -

مردان علی - بہت مناسب -

شایستہ خان - دیکھو! تم سب غفلت کی نیند نہ سونا - خوب ہوشیار رہنا خفیہ طور سے دشمنون کا سراغ لگاتے رہنا - اور اس بات کی بھی ٹوہ لینا کہ پونا کے عمایدا ور رؤسا کا خیال کیا ہے - لوگ کس طرف ہین - کون دشمن کا دست و بازو بننا چاہتا ہے اور کون شاہی لشکر کی اعانت پر کمر بستہ ہے - یہان کی صحرائی جو رگھاٹیان اور پہاڑی درون کی بھی تاک رکھنا - دیکھنا کہین غنیم چھپا تو

بھٹکی ہے۔ دوم خود لشکرکشی نہ کر بیٹھنا تاوقتیکہ ہمارا استمزاج نہ لے لیا جایا کرے۔

مردان علی۔ بہت خوب۔ بس اب اجازت دیجیے رخصت ہوتا ہون۔ پریشانی بہت ہو گئی ہے۔

شایستہ خان۔ خیر۔ اجازت ہے۔ جاؤ آرام کرو۔ مگر خوب ہوشیاری سے کام کرنا۔

مردان علی۔ جی نہین۔ خانہ زادون کو آرام کہان۔ جبتک غنیم پر قابو نہ ہوگا آرام کجا۔ کچھ دیر ٹھہر کر اپنے کام کو نکل جائین گے۔

شایستہ خان۔ بہتر ہے۔ جاؤ۔

یہ تینون جاسوس سلام کرکے رخصت ہوے۔ ایک تو اندھیری رات دوسرے پہاڑی درختون نے اور بھی گھٹا ٹوپ اندھیرا کر رکھا تھا۔ تینون جاسوس آنکھون کی قدرتی روشنی پر ایک سیاہ پردہ ڈالے ہوے چل کھڑے ہوے۔ اور درختون کے کنج مین خدا جانے کدھر نکل گئے۔

باب ساتوان

چلا ہی جاتا ہون مین گو چلا نہین جاتا
غضب ہے شوق رسائی و دوری منزل

دوپہر سے زیادہ رات جا چکی ہے۔ ماہتاب کا کوسون پتہ نہین ظلمت شب نے زور باندھ رکھا ہے نظر کو کچھ دکھنے نہین دیتی۔ ہر طرف اندھیری چھائی ہے چرند پرند بھی کالی کالی گھٹاؤن کو نات کرنے والی تاریکی کے خوف سے ادھر ادھر دبکے بیٹھے ہوے ہین۔ زمین سے آسمان تک ایک رنگ کی سیاہی دوڑی ہوئی ہے۔ اس بھیانک رات مین اور اس اندھیری کی پروا نہ کرکے ہم راجگڈھ کے قلعے مین پہونچے۔ دیکھا تو ایک متنفس بھی نہین۔ کل قلعہ خالی پڑا ہے۔ مغلون کے سپاہی البتہ جابجا پہرے پر تعینات ہین۔ دہان سے خبر کرتے ہوے پوشیدہ ہم نے

نرسنگہ گڈھ مین آکر دم لیا - سامنے پہاڑی پر ایک سر بفلک عمارت مگر پرانی بوسیدہ بنی ہوئی تھی - معلوم ہوا سیواجی اس عمارت مین فروکش ہین - راج گڈھ سے قطع تعلق کرلیا - ہم بھی چوکیدارون سے چھپتے چھپاتے - عمارت کے اندر داخل ہوے - دیکھا چند مشیر اور سردارون کے حلقے مین تخت پر مہاراج سیواجی متمکن ہین - سطوت وصولت قدمبوسی کر رہی ہے - فرشاہی چہرے سے عیان ہے - اقبال مگس رانی کر رہا ہے - تخت کے پاس ہی ایک چوکی پر ایک سنیاسی بیٹھے ہوے ہین - سنیاسی جی کو ہمارے ناظرین اچھی طرح پہچانتے ہین - یہ وہی سنیاسی ہین جنسے اور رگھناتھ راؤ سے ابتدا مین بہت کچھ مشورے ہوے ہین انکا نام چندر شیکھر ہے - چندر شیکھر کے بائین پہلو پر پرتاب راؤ گوجر دو زانو بیٹھا ہوا ہے - اور داہنے پہلو پر ہمارا شیر دل نوجوان رگھناتھ راؤ نیت جلوہ فرما ہے - انکے علاوہ بابا جی بایوجی اور جمنا جی بایوجی وغیرہ بڑے تمکنت کے ساتھ فرش پر بیٹھے ہوے سیواجی کی طرف دیکھ رہے ہین - جملہ سردار مسلح ہین - فوجی لباس زیب جسم ہے - کندھون پر ڈھالین اور پرتلے مین پڑی ہوئی تلوارین شان شجاعت دکھلا رہی تھین - ان سردارون مین زیادہ تر وہی لوگ ہین جنکو ہم ناگپور اور پونا کی پہاڑیون پر دیکھ چکے ہین -

حاضرین مین سکوت چھایا ہوا ہے - سیواجی کی ہیبت سوار تھی اونکا رعب وداب اونکی عظمت وشان ایسی نہ تھی جنکے نام سننے سے بڑے بڑے مغل افسرون کے ہوش نفرونہ ہوجاتے ہون - اور رنگ زیب تو تھر خدا کہتا تھا - اور بعض وقت موش صحرائی کے لقب سے نام زد کرتا تھا -

---

(نوٹ) کرشناجی انتت نے سیواجی کی وفات کے چودہ سال بعد مرہٹی زبان مین ایک تاریخ لکھی جسمین انھون نے سیواجی کے فتوحات اور کارنامون کا ایک مختصر تذکرہ درج کیا ہے اور چونکہ انہین بہت سے واقعات کو مؤرخ نے دیکھا یا سُنا تھا - اس لیے یہ نسبت دیگر تاریخون کے یہ تاریخ سیواجی کی نسبت زیادہ معتبر سمجھی جاتی ہے -

کرشناجی انتت اپنی تاریخ مین لکھتے ہین کہ جب افضل خان کی قتل کی خبر بیجاپور مین پہونچی تو وہان بہت بڑی کھلبلی پڑ گئی -- علی عادل شاہ تخت سلطنت سے

آج مجلس پھر منعقد ہوئی معزز سردار بیٹھے ہوئے ہین۔ سیواجی نے ایکبار چارون طرف دیکھا اور تیز آواز سے اپنے ساتھیون کو مخاطب کیا۔

"بھائیو! میرے جان باز دوستو!! آپ نے جس ہمدردی اور خیر خواہی سے ہمارا ساتھ دیا اور دھرم نباہا اوس سے آپ کی حب وطنی اور وطن پرستی کی عظمت

(بقیہ صفحہ ۵۶) اُترکر محل کے اندر جاکر پلنگ پر جا پڑا۔ اور بہت رنج کیا۔ اسی طرح بادشاہ زادی بھی یہ خبر سُنکر پلنگ پر زار زار رونے لگی اور کہنے لگی۔

"اے اللہ اے خدا یہ کیا ہوا خدا نے مسلمانون کی بادشاہی غارت کردی"

تین دن اُسنے کچھ کھانا نہ کھایا اور سب کے دلون پر اسقدر خوف طاری ہوگیا کہ اُنکو ہردم یہی دھڑکا رہتا تھا کہ کہین سیواجی آکر شہر پر حملہ کرکے اُسے تباہ نہ کردے۔ غرضکہ بیجاپور کے کل باشندون کی ایک سکتے کی سی حالت ہوگئی اور سیواجی سے بچنے کا کوئی علاج اونکو نہ سوجھا۔ اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو پہونچی۔ اسکے دل پر بہت بڑا اثر ہوا امرا وزرا کی ایک انجمن ترتیب دی جسمین طے پایا کہ شایستہ خان جم غفیر لے کر سیواجی کے ملک پر دھاوا کرکے اوسے تباہ کردے۔ چنانچہ نواب شایستہ خان نے فوج کثیر لے کر راجگڈھ کا محاصرہ کرلیا۔

ادھر سیواجی شایستہ خان کے آنے کی خبر پہلے ہی سُن چکے تھے انھون نے اپنے مشیرون کو بلاکر شورہ کیا اور کہا۔ کہان میری فوج اور کہان بادشاہی لشکر بھلا مین مغلون کے ٹڈی دل سے مقابلہ کرسکتا ہون۔ اسلیے یہ ضرور ہے کہ حکمت عملی ہی سے شایستہ خان کا دفعیہ کیا جائے۔

چنانچہ سیواجی نے اپنے سردارون مین سے مثل باباجی بابوجی وجیناجی بابوجی کے چند بہادر جوان مرد نفوس کو منتخب کرکے اپنے ساتھ لیا اور اپنی فوج کے دو حصے کرکے شایستہ خان کی فوج کے اردگرد ایسے فاصلے پر کہ شایستہ خان کو اسکی خبر نہ ہو۔ کھڑا کردیا۔ اور خود اپنے جان باز جان نثار ہمراہیون کو لیے ہوئے قلعہ نرسنگہ گڈھ مین ڈیرا ڈال دیا۔

دو بالا ہو رہی ہے - یہ آپ کی فرض شناسی کبھی بھول نہین سکتی؟
سب نے متفق ہو کر جواب دیا - یہ ہمارا فرض ہے کہ اپنے ملک اور اپنے دھرم پر جان لڑا دین -
سیواجی - آفرین ہے آپ کی جوٹ اور ہمت پر - مگر یاد رکھو افضل خان کی قیمتی زندگی کا قافلہ لٹ گیا مگر شایستہ خان کا معرکہ ایک نشد دو شد کا مصداق ہے - شاہی اہلکار اپنی سہاگ پر بھولے ہوے ہین - شرارت پیشہ مغلون کو بخار نکالنے کا موقع ملگیا - ہندوؤن کے پیچھے پڑے ہین - ایک چوٹی کے بدلے سر لینا کوئی بات ہی نہین ہے - ہندو جان سے تنگ ہین - مغل موت مجسم - رونے بھی نہین دیتے - ہم دبے ہوے ہین - دلون پر سب کا زور چلتا ہے - دیکھتے ہو کس طرح جزیہ وصول کیا جاتا ہے - ذرا بھی کسی نے چین چپڑ کی تلوار کے گھاٹ اوترا - بوٹی بوٹی اڑا دی گئی - اگر ہم چپکے بیٹھ رہین متعصب اورنگ زیب ہمکو پیس ڈالے - دھرم کی رکشیا - ولیس کی رکشیا - دیوتاؤن کی رکشیا - جات کی رکشیا - گئو براہمن کی رکشیا ہمارا فرض ہے - اگر کوئی کہے کہ ان سب کی رکشیا سے نتیجہ کیا - بھائیو! دنیا مین مان باپ - بھائی - دوست روپیہ پیسہ کوئی ساتھ نہین دیتا - صرف جس اور اپجس رہ جاتا ہے - اسلیے ہم سب کا فرض ہے کہ اس دھرم کا پالن کرین جس سے لوک اور پرلوک دو نون بن جائین - جانتے ہو - اورنگ زیب نے ہمپر کیون چڑھائی کی - ہم نے ایک عرضداشت معافی جزیہ کیلیے بھیجی تھی - جسکو پڑھکر غضب شاہنشاہی کا شعلہ بھڑک اٹھا - آنکھون سے چنگاریان اُڑنے لگین - دوسرے افضل خان کی ہلاکت سے اور بھی بارود مین آگ لگ گئی - مخالفت نے جڑ پکڑ لی - دلی رنجشونکا نتیجہ یہ نکلا کہ کئی دفعہ ہمارے قلعون پر فوجکشی ہوئی - ہمارے جیالے بہادرون کے سامنے کچھ نہ چلی - ہمیشہ مغل میدان سے بھاگے - اب کے اونسنے شایستہ خان کا دامن پکڑا ہے - جسنے ملک بنگال مین اپنی دھاک بٹھا دی - اوسکے ہیبت سے اہل بنگال تھرتھر کانپتے ہین - بہادرو! اگر تم مدد کروگے یہ تو بلا بھی رد ہو جائیگی -

ہمارے ناظرین کو سیواجی کی عرضداشت دیکھنے کا اگر شوق ہے تو ہم بجنسہ نقل درج . کیے دیتے ہین —

عرضداشت سیواجی
بنام
شہنشاہ اورنگ زیب

شکر عنایات آلہی کہ بہ تقریب مہم خیر خواہ زرہا بر باد رفتہ وخزانہ بادشاہی تہی گشتہ بنابران فرمودہ اند کہ از فرقۂ ہنود مبلغے بصیغہ جزیہ تحصیل نمودہ سامان سلطنت سرانجام دہند۔

حضرت سلامت بانی مبانی کشورستانی حضرت عرش آشیانی اکبر بادشاہ تامدت پنجاہ ودو سال باستقلال تمام داد فرمانروائی دادند وبادین وآئین عیسوی وموسوی وداودی ومحمدی وفلکیہ وملکیہ وعصریہ ودہریہ وبرہمن وسیورہ طریقہ انیقہ صلح وکل اختیار نمودہ ۔ رعایت وحمایت ہریک پیش نہاد خاطر دریا مقاطر ساختہ بخطاب مستطاب ملکت گرد معروف وموصوف گردیدند وبمیامن این نیت علیہ بہر جانب کہ نگاہ میفرمودند فتح واقبال استقبال می نمود واکثر ممالک دران زمان بحیطہ تسخیر درآمدند ۔ وحضرت جنت مکانی نورالدین جہانگیر بادشاہ بست ودو سال برتخت دولت واقبال تکیہ زدہ دل بیار ودست بکار کامرانی فرمودند حضرت علیین مکانی صاحبقران ثانی شاہجہان بادشاہ تا سی ودو سال سایہ فیض مایۂ تاج مبارک برتارک جہانیان گستردہ حیات جاودانی کہ عبادت از نیکی ونیکنامی ست حاصل روزگار فرخندہ آثار کردند ۔ اندازہ شوکت وصلابت شان ازینجا قیاس توان کرد کہ بادشاہ عالمگیر در پیروی ونگاہداشت دستور آنہا درماندہ است آنہا نیز در اخذ جزیہ قادر بودند اما عنایت ایزد متعال را شامل حال مذاہب مشارب دانستہ غبار تعصب راگرد خاطر راہ نمیدادند خلق ہندرا امانت خالق خیال نمودہ رعایت واحسانہا مرعی داشتہ اند کہ بر صفحہ روزگار باقی ست ودعائے وثنائے آن پاک گوہران تا ابدالدہر بردل وزبان صغیر وکبیر جاگیر است ازینجاست کہ از برکت نتائج نیت مدارج دولت ومعارج آنہا روز بروز

درافزونی افزائش بوده خلق اﷲ در آن عهد با من و امان فارغ البال و آسوده حال در کسب کار خود اشتغال میداشت و در دور حضرت اکثر ملک و فتوحات از تصرف بدر رفته و مابقی عنقریب می رود که در خراب و ویران نمودن تقصیرے نمی شود۔ رعایا پامال و حاصلات ہر محال در پایہ اختلال بجاے صد ہزار یک ہزار دشوار و ہر گاہ فلاکت و افلاس در دو تنخانہ بادشاہ و بادشاہزادگان خانہ کردہ باشد۔ احوال زمینداران و منصبداران معلوم دستے ست کہ سپاہی در شورش سوداگر در تابش مسلمان گریان و ہندوان بریان اکثر مردمان بنان شب محتاج اندو رو لطیا نچہ سرخ می نمایند فتوت سلطانی چگونہ اقتضا کند کہ یک تکلیفات جزیہ ضمیمہ این حالت پر ملالت گردد و از مشرق تا مغرب شہرت میرود و بر کتابہ روزگار ثبت می شود کہ بادشاہ ہندوستان بر کچکول گدایان رشک آوردہ از برہمنان و سیورہ و جوگیان و براگیان و محتاجان و مسکینان و درماندگان و افتادگان جزیہ میگیرد و بر کیسہ گدائی جوانمردی میکند و نام و ناموس تیموریہ فرومی اندازد۔ حضرت سلامت در کتاب آسمانی و کلام ربانی اگر اعتبار نمایند رب العالمین فرمودہ اند نہ رب المسلمین و کفر و اسلام نقطۂ مقابل اند برنگ آمیزی و طرح انگیزی نقشبند حقیقی ست اگر مسجد کیست بیاد او بانگ میزنند و اگر تبخانہ ایست بہ شوق او جرس می جنبانند تعصب بردین آئین کسے نمودن از کتاب منحرف گردیدن و بر نقش نقاش خط کشیدن و خط خطا چیدن است۔ ؎

زشت و زیبا ہر چہ بینی دست رو بردے منہ
عیب صنعت ہر چہ گیر د عیب آن صنعت گر است

در عالم عدالت العالیہ جزیہ بہیچ وجہ جائز نیست و از روے حکومت بشرطے درست تواند بود کہ رعایا از جمیع تکلیفات محفوظ و محظوظ باشد و ضبط و ربط بحدے باشد کہ زن جمیلہ تنہا با زر و زیور از ملکے بملکے امانت و سلامت برسد درین دور کہ شہرہا بتاخت و تاراج میرود از صحرا چہ گوید قطع نظر از

سخن، نصاف و عدالت اینکه جزیہ بر قانون ہند ناسزا ست و در زمان پیشین احمد گجراتی کہ روز ہاے تیرہ از شاہراہ حقیقت بر آوردہ در خار زار چنین خیال باطل افگندہ زود ست اصل و مقطوع النسل گردید و در جرایدِ زمان واقعہ گرفتار شدن مراد بخش نامراد بجرد این ارد فاسد عبرت نامہ ایست براے ظالمان و جزوے مبلغے منجملے خزانہ صیغۂ مذکور کہ از احمد آباد خانۂ مراد بخش بخانہ دارا شکوہ رفت چون شعلہ آتش خانمانش جا گرفت ؎

آتش سوزان نکند با سپند
انچہ کند دودِ دل مستمند

بہمہ حال صلاح دولت موافق وقت آنست کہ خاطر دریا مقاطر را از کدورت تعصب مصفا ساختہ آزار مردمانے کہ حلقۂ اطاعت و انقیاد بگوش دارند منظور نظر مرحمت اثر نفرمایند اگر دینداری بر مردم آزاری و ثواب در عذاب ہندوان منحصر و تصور فرمودہ اند اول از راناجے سنگھ باید گرفت کہ سرگردہ ہندو و بعد ازان از خیرخواہ بگیرند چندان مشکل نیست کہ براے خدمتگاری حا و مگسان را آزردن از عالم مردمی و مردانگی بعید خواہد آمد عجب از نمک خوار ددتنخواہان ہست کہ از حق نفس الامر اغماض می کنند و آتش پارہ را خس پوش می نمایند۔
زیادہ چہ عرض نماید آفتاب عمر و دولت از مطلع مسکین نوازی و غریب پروری تابان و درخشان باد۔"

ناظرین! عرضداشت کے مضامین کے ہر ہر پہلو کو دیکھیں جسکو اورنگ زیب موش صحرائی کہتا تھا جسکو الف کے نام بے نہین آتی تھی اوسکے خیالات کی بلند پروازیان کسقدر قابل تعریف ہین کیسی کھری چٹکیان لی ہین اورنگ زیب کا دل جانتا ہوگا۔ ایسی ایسی کھری کھری باتین سنکر غضب شاہنشاہی کی آگ بھڑک اوٹھی۔ شایستہ خان کو فوج جرار کے ساتھ پونا کی طرف روانہ

ہی کر دیا۔

ادھر سیواجی نے اپنی اسپیچ ختم کی اودھر جے ماتا جے بھگوت جے دیوی کی صدا گونج گئی۔ حاضرین نے بڑے زور کے نعرے لگائے۔عہد و پیمان ہوے لوگون نے قسمین کھائین۔ مہاراج! ہم ہندو ہین۔ دغا فریب جانتے نہین۔ ہماری جانین ملک و قوم پر نثار ہین۔مجال کیا جو مغل ہماری طرف آنکھ اوٹھاکر دیکھ سکین۔ دیدے نکال لین۔ بارہا شکستین دی ہین۔شایستہ خان کس کھیت کی مولی ہین۔ جب جا ہین گے اوکھاڑکر پھینک دینگے۔

پرتاب راؤ گوجر بولے۔

"ویرو! تمھاری جرات اور حوصلون کے امتحان کا وقت آگیا ہے مغلون کے اس آئے دن کی فتح و شکست اور بار بار کے حملون نے مہاراشٹر کی بیخ و بنیاد تک کو ہلا دیا تاہم زمانہ مین تمسا شجاع بہت کم بلکہ نہ ملیگا۔ اس لیے تمھارا شکریہ ادا کیے بغیر نہین رہ سکتا تمھاری غیر معمولی ہمت اور با حوصلہ دل نے بہت کچھ تقویت دی ہے۔مگر بہادرو! مادر ہند مغلون کے جوش و خروش کلام ربانیت سے تھر تھر کانپ رہی ہے۔ گایون کی گردنون پر چھریان پھر رہی اسلام بھارت کے سپوت قومی آن و بان کو کھوکر مغلون کا ساتھ دے بیٹھین ہین اگر ہمت پر پانی پھیر دیا۔ہندوستان کی بربادی دیکھکر پرتھوی رساتل دھنسی جاتی ہے۔ ہاے۔ کوئی سہارا دینے والا نہین۔ قومی کشتی طوفان بے تمیزی مین غوطے کھا رہی ہے۔کوئی سنبھالنے والا نہین۔ گائین براہمن چھتری۔ ویش دن بدن کم ہوتے جاتے ہین۔ سیکڑون من جنیو پانون سے ٹھکرائے جا رہے ہین۔ ہماری عورتون کا ازدال عصمت غارت کیا جا رہا ہے۔ستی استریون کا دھرم برباد کیے دیتے ہین۔ بھائیو! مجھے دیکھنا ہے۔ کون ایسی نازک حالت مین اپنا دھرم بچانا چاہتا ہے۔کون اپنے پرجوش ہاتھون سے قومی جھنڈا گاڑنا چاہتا ہے۔کون اس مصیبت کے زمانے مین جان کے رہتے جسم مین ایک قطرہ لہو کے ہوتے ان خرابیون کے دور کرنے مین پہلوتہی نہین کرسکتا۔

پرتاپ راؤ کی زبان سے یہ الفاظ پورے بھی نہین ہوے تھے کہ مرہٹون کی تلوارین نیام سے باہر ہوگئین بجلی کی طرح چمکنے لگین - بہادرون کی رگون مین شجاعت و بسالت کا خون حرکت کرنے لگا - ہر شخص یہی چاہتا ہے جسطرح ہو دشمنون سے لڑون اور میدان جنگ مین جان لڑادون تاکہ اس ننگ وعار سے چھوٹون جوش قومی اور حب وطنی کی آگ سے سینے بھبک اٹھے - آنکھون سے لہو کی بوندین گرنے لگین - خون کے تاؤ کھانے سے ہر قطرہ لہو کھولتے ہوے پانی کی طرح زمین پر گرنے سے طبیعت اُبال کھانے لگی - جوش ترقی کررہا ہے - دلمین پیچ وتاب ہے اور بڑھتی ہوئی حرارت آہ سرد بن بن کر اُف کے ساتھ نکل جاتی ہے -

ان سب سورماؤن کے دلی انقباض کو استقلال اور ثابت قدمی نے ابھرنے نہ دیا - وہ چاہتے تھے اسی دم جاکر دشمنوں پر ٹوٹ پڑین اور دکھادین ہندوؤن مین ابھی دھرم کی آن باقی ہے - یکایک سب کی نظرین رگھناتھ راؤ پنت کی طرف پھر گئین - رگھناتھ راؤ بہادرون کی حمیت اور قومی پاسداری دیکھکر اوٹھ کھڑے ہوے اور اپنے روح افزا کلمات سے سب کو محظوظ کردیا -

رگھناتھ راؤ - آپ لوگون کو اورنگ زیب اور سیواجی کی دلی کاوشون کی خبر ہے - آپ دیکھ رہے ہین دونون کی رنجشون اور باہمی تعصبون سے کیا کیا خراب نتائج پیدا ہورہے ہین - اورنگ زیب کٹر مسلمان ظاہر مین دیندار خداشناس اور باطن مین ہمہ تن دنیاپرست ہے اور سیواجی کٹر ہندو اور دولت شاہجہانی کا جان نثار آگ پانی کا ساتھ کیا -

اورنگ زیب پھوٹ کا درخت لگا رہا ہے اور ہمارے قومی بھائی اوسکو سینچ رہے ہین تو ایک دن یہ پھوٹ کا درخت پھل لائیگا - ہمارے آپ کے درمیان جو اسوقت یک جان دو قالب ہورہے ہین نفاق پیدا ہوگا پھر ہماری ہستی تختۂ دنیا سے مٹ جائیگی - ہاے بلبل فکر دام صیاد مین پھڑک پھڑک کر نالہ زنی کررہی ہے کوئی بھی نہین سنتا - اے انقلاب دوران دیکھین تو

کیا کرتا ہے۔

کر رحم غریبی پہ مری گردش ایام — بدعہدی دوران نہ کرا اتنا مجھے بدنام
برگشتگی بخت نہ رکھو اتنا تو ناکام — اے شومی تقدیر نہ دے صدمۂ آلام

بے مہری جانان تو مرے ساتھ وفا کر
اے نالۂ شبگیر مرے حق مین دعا کر

اے رنج تو ہی دل کی مسرت کا سبب ہے — حرمان تو ہی اب دافع اقسام تعب ہو
او سوزش دل واسطۂ دوری تب ہو — اے روز سیہ جلد کہین وصل کی شب ہو

اے گرد رہ یار تو آنکھون کو ضیا دے
طوفان تو ہی کشتی کو کنارے سے لگا دے

او وحشت جنون میرے گریبان سے خبردار — اے خار مغیلان مرے دامان سے خبردار
اے نیشتر رنج رگ جان سے خبردار — اے اشک سیہ دیدۂ گریان سے خبردار

رنجیدگی یار عنایت کی یہ جا ہے
کر عفو گناہون کو مرا حال بُرا ہے

مجھ عاشق جانباز کو کیون تو نے ستایا — بتلا دے کسی بات سے باہر مجھے پایا
زندہ کو کیا مردہ مُردے کو جلایا — اے عیسی دوران تجھے کچھ رحم نہ آیا

کیون چرخ ستمگر یہ مرا حال تبا ہے
شہباز کو کنجشک کے پنجہ مین کیا ہے

آہ! ہماری دلی کا وشون اور باہمی نقیضون نے ہندوستان کے تمام خلد کے سے سامان اور فردوس کی سی آسائشین ہمیشہ کے لیے دریا برد کردین - اب بھی اگر چونکین اور بھائی کو بھائی کی طرح دیکھین - وطن کی قدر کرین تو ہمارا دھرم بچ جائے - اور ہم پھر اوسی عروج پر پہنچ جائین اور وہی شان دکھائین جسکی شوکت وصولت کے قصص ہماری آنکھون کے سامنے پھر رہے ہین جن ممتاز راجون نے دھرم کے لیے حفظ جان و مال آبرو و سلطنت کی بھی پروا نہ کی کیا ہم اونھین سورویرون کی اولاد نہین ہین - کیا ہم مین حس نہین کیا ہم لنگڑے لولے ہوگئے - نہین دوستو! ابھی تک ہم مین ہندوؤن کا خون ہے

ہم جان کو ہیچ سمجھتے ہین - ہم اپنے مقدس بزرگون کی طرح قول کے دھنی بن جائین -
ہم بات کا پاس اور قول کا نباہ رکھین - ہم دولت سلطنت حکومت کو اپنی بات
کے سامنے کوئی چیز نہ سمجھین تو شاید ہماری قوم کی اہمیت دنیا کی تاریخ مین اب بھی
آب زر سے لکھنے کے قابل بن جائیگی - دوستو! اٹھو! دھرم کا پھریرا مہاراشٹر
ہی مین نہین بلکہ تمام بھارت ورش پر گاڑدو - راس کماری ت ہمالیہ پربت تک تمھارا
ہی سکہ بیٹھے تمھارے ہی نام کا نقارہ بجے - ورنہ سمجھ رکھو - ہمارا ملک مہاراشٹر بھی جہان
اب تک اسلام کا ڈنکا نہین بجنے پایا - جہان غیر قومون کے قدم اب تک نہین
ٹک سکے - ایک نہ ایک دن پامال ہوجائیگا - اور ہماری زندگیان تلخ ہوجائینگی - ہماری
قوم کا نام و نشان بھی باقی نہ رہے گا - ہم طوق غلامی پہنین گے اور اسلام کے زیرنگین
ہوکر اپنے مذہب کی خود جڑ کھود دینگے اسلام کا کلمہ بچے سے بڈھے تک کی زبان پر
ہوگا - مہاراشٹر کے سپچے ویرو! اٹھو دیر نہ کرو مسلمانون کا ٹڈی دل پونا مین
پہونچ گیا - ذرا بھی توقف ہوا - ذرا بھی کاندھا ڈالا تو سمجھو سارا مہاراشٹر طوق غلامی
پہن کر ایک ایک مسلمان کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے گا - کشکول گدائی لے کر
بھیک مانگتا پھرے گا - پیارے اپنے قومی شیرازے کو منتشر نہ ہونے دو - یگانگت
کا رشتہ مضبوط کردو پھر کوئی تمپر آنکھ نہین اٹھا سکتا - دیکھو یہ وہی اورنگ زیب ہے
جسنے باپ کو قید کیا - بھائیون کا خون پیا - اورنگ زیب کی بیل منڈھے چڑھی - خداداد
فتح نصیب ہوئی - اجمیر کی لڑائی مین اسکے چھکے ہی کام آئے -

مرزا مراد اسی کے ہاتھ کی کٹھ پتلی تھا - جان توڑ کے لڑا مگر تھا شرابی مجنون اور
اورنگ زیب مطلبی مراد کو چنگ پر چڑھایا سلطنت مراد کے نام لکھدی خود
حج کے واسطے تیار بیٹھا رہا - نتیجہ آپ نے دیکھ ہی لیا - کیسا حج اور کیسی عزلت نشینی
مطلب نکالنے کے دیے دم دہاگے تھے - اورنگ زیب پالیسی باز ہے
اوسکی مکاریان دیکھ چکے ہو - جو اپنے باپ کا نہ ہوا - بھائیون کا نہ ہوا - اُس سے
ہندو قوم مراعات حاصل کرے غیر ممکن -

اورنگ زیب نے شاہجہان کے ساتھ کس حکمت عملی کے برتاؤ کیے تاریخین
شاہد ہین - ہم اپنی طرف سے کیون کچھ کہین خود حضرت صاحبقران شاہجہان کے

قلم سے جو الفاظ نکلے وہی آپ کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں سنیئے!

رقعہ شاہجہان بنام اورنگ زیب!!

رباعی

خدا ے راست بزرگی و ملک بے انباز
بدیگری کہ تو بینی بعاریت دا داست
کلید فتح اقالیم در خزائن اوست
کسے بقوت بازوے خویش نکشاد است

گر اہل معرفتی دل باآخرت بندی
نہ در خرابہ دنیا کہ محنت آباد است

جہان بر آب نہا دست عاقلان دانند
کہ روے آب نجاے قرار بنیاد است

در انجاح حاجات و برآمد مراوات تخت مساعد و اقبال یاور بودہ در ہر وقت و ہر حال دوار چرخ و انقلاب لیل و نہار بکام آن فرزند ارجمند باد۔
ازین واقعہ حیرت افزا کہ نصیب خلیفہ زمین و زمان گردیدہ داین مایہ کدورت والم کہ گرد صفوت کدہ ضمیر منیر خدیو ہفت کشور گشتہ کار بجاے رسیدہ کہ دور فلک در ہیچ مرتبہ از مراتب آزار بہیچ وجہ کوتاہی نمیکند و اقبال در سر ہر بلہ از دستیاری پاکشیدہ از تقدیم یامردی دست باز نمیدارد لاجرم از افسردگی خراش سپہر بے مدار و حرکت ناہنجار گردش روزگار دست از کار رفتہ کہ رخصت بیان آن نمی دہد و این مایہ حزن و اندوہ و جذبہ خواہش خاطر صفا پرور دل سنگین آن بے مہر را از جا در نمی آرد درین مدت شادی جو د دقیقہ از دقائق ادب و حفظ مراتب آن فرخندہ فرزند بظہور نیامدہ و جز تحصیل رضا وسعی در مرضی والد بزرگوار خود امرے دیگر از و بوقوع نہ پیوستہ اکنون کہ مایہ توفیق عنایت یزدانی از سلطنت صوری گذشتہ بادشاہی معنوی اختیار نمودہ ام و باعلام الٰہی از کیفیت زمانہ آگہی یافتہ در زاویہ عزلت بہ پرستاری حضرت باری تعالیٰ جلشانہ در آمدہ ایم رداے کار فرما نزداے (کہ مدار رتق کارخانہ خدائی بر آنست)۔

او بخود تعلق می شناسد و نگاہداشت سررشتۂ نظام عالم چہ برین داشتہ کہ باقتضائے بد اندیشی ہائے غرض پرستان و کجروی ہائے ناراستان بخیال محال و پندار دوراز کار این مکان ظاہر آباد و باطن خراب (کہ کاروبارش فی الحقیقت خوابے ست بیداری نما و سرابیست آب سیما) ۔ ازجا درآمدہ خود را بدنام و مارا خفیف می سازد و بخلاف منشی ہا بخاطر نمی آرد کہ والد والاقدر او چہ قدر تطاول کوتہ اندیشان را گذرانیدہ تحمل جراءت ہائے این مستے دراز دست بے ادب مے نماید ہرکہ اندک مایہ خرد دقیقہ یاب دارد حقیقت این حقیقت بروے روشن ست کہ دارالمکافات دنیا کارکنان قضا و قدر ہمہ وقت برسر کار بودہ از احوال ماہ تا بماہی ہیچ حسے و حرکتے کہ بہنجار کنند و از نفسے کہ باندازہ زنند قیاس و شمار برمیدارند ۔

اے کہ وقتے نطفہ بودی در شکم — وقت دیگر طفل گشتی شیر خوار
مدتے بالا گرفتی تا بلوغ — سرو بالائے شدی سیمین عذار
ہمچنین تا مرد نام آور شدی — فارس میدان و مرد کارزار
انچہ دیدی برقرار خود نماند — وین چہ می بینی نماند برقرار
پیش ازان کز دست تو بیرون برد — گردش گیتی زمام اختیار
شکر نعمت این نکوئی کن کہ حق — دوست دارد بندگان حق گذار

با ولی نعمت سلوک نیک کن
تا ہمہ کامت برآرد کردگار

زین رو کہ دیرینہ آئین این کہن دیر بے بقا در آخر کار مقتضی تعب ست و برسم معہود این رباط بے ثبات را عاقبت رنج و نوابت در عقب عشرتش آمادہ عسرت ست و جمعیتش سرمایہ پریشانی و حسرت اگر گزارے از چشم بد روزگار باین پایہ ارجمند بس مایہ اعتبار برسد و آسیب دستبرد حوادث گیتی باین دولت و مال و خواستہ ملکتسب موروث درخورد جمعیت حواس شرافت اساس بہ تشویش نمی گراید و در نشئیدہ مبانی ثبات و قرار ویرے توکل ما فتور ذہن و سستی اعتقاد راہ نمی یابد ہمانا منظور نظر فیض اثر این معانی اظہار ما فی الضمیر و اعلام قرار و خاطر خطیر بر آنست کہ ظاہر بینان پیئے بباطن بردہ راہ گم نہ کنند و ہمگنان علی الخصوص آن فرزند سعادتمند

از نقلبات لیل ونہار وگردش روزگار حساب برداشته مغرور به کار کشائی اقبال ظاہر (کہ ہرگاہ فی الحقیقت وجودے ندارد) نگرد بہر حال اگر نظر دوربین بنہائے مطلب وسرانجام گماشته برافق احکام کتاب مستطاب آسمانی وسنت حضرت سید المرسلین وطریقہ انیقہ ائمہ دین مبین عمل نمودہ اطاعت والد والاقدر کہ درحقیقت خدائے مجازی ست وباعداد عبادت واطاعت معبود حقیقی معدود اند خواہند کرد عند اللہ ماجور وعند الناس مشکور خواہد بود فقط"

یہ تحریر ایسی نہیں ہے کہ اس سے پتھر کا دل نہ پگھل جائے مگر اورنگ زیب کے دل پر کچھ بھی اثر نہ ہوا اور بھی کھلانے پلانے میں تخفیف کی۔

محمد صالح کے از اُمرائے شاہجہانی اپنی تاریخ میں رقمطراز ہے۔

"چون خواستہ الٰہی بران رفته ومقتضائے قضا برین جملہ تعلق پذیر گشته کہ روزگارے دراز اہل روزگار از احسان ونیکوکاری آن حضرت محروم گشته از لذت آسائش وفیض فارغ البال وبیگانہ باشند بے رعایت مراسم حزم واحتیاط ولوازم آگاہی قلعہ را خالی نمودہ تسلیم ملازمان سرکار عالی نموند ہمین کہ بندہ ہائے شاہی بکشاد وبست مداخل ومخارج دست یافتہ ہمگین ابواب آن حصن حصین بہ تصرف خود آورد وبحسب مشیت آن سرور سرداران زمان کہ بتقدس ذات وصفوت صفات برکت لیل ونہار وسرمایہ عشرت روزگار بود بکمال دشمن کامی وشماتت اعدا نظر بند حوادث زمانہ گشت واز بیمہری زمانہ کار بجائے رسید کہ جمع شدید بہ کشک داری آنحضرت تعین گشته مدتہا بجز خادمہ چند کسے در خدمت آنحضرت ہیچ وجہ را آمد وشد در دے تردد بل قدرت سخن کردن از دور نیز نداشت ؎

اے مسلمانان فغان از دور چرخ چنبری
وز نفاق ماہ قصد تیر وسیر مشتری
نہ دقاقش را وفائے عہد گردد آشنا
نہ حلافش باشد از الالتش مہلت بری

انھیں حالات پر منحصر نہیں ہے۔ بلکہ شاہجہان ایک ایک پانی کے قطرے کو ترس گیا۔ جسکو وہ خود اس رباعی سے دل کے بخار نکالتا ہے۔

رباعی

اے پسر تو عجب مسلمانی
زندہ جان را بآب ترسانی
آفرین باد ہندوان ہر باب
مردہ را مے دہند دائم آب

اورنگ زیب نے حکومت کیا پائی ۔ بنجے جھاڑ کر ہندوؤن کے دین و مذہب کے پیچھے پڑ گیا ۔ انتہا یہ ہو کہ ہندوؤن کے نام لینے سے نفرت ہے ۔ کانون پر ہاتھ رکھے جاتے ہین ۔ ہندوؤن پر جزیہ قائم کرکے جو بدعتین کین ہین اپنے منھ سے کیا کہون ۔ سیکڑون مندر کھود ڈالے گئے ۔ مورتین توڑی گئین ۔ ہمارے مقدس تیرتھون پر مسجدین تعمیر ہوئین ۔ کون ہندو ہو جسکی آنکھون سے اس قسم کی بے عنوانیان دیکھ کر آنسو نہ گر پڑے ہون ۔

بھلا یہ سختیان یہ بدعتین ہندوؤن پر ہون اور آپ تماشا دیکھین مجھے افسوس ہے کہ آپ کی گذشتہ و موجودہ زندگی تمام دنیا کے لیے ایک معمّا ہو رہی ہے مین نہین جانتا کہ اب آپ کی تلوارین کیون زنگ آلود ہوگئین ۔ آپ مین وہ اگلا سا جوش کیون نہین رہا ۔ کیا آپ آریہ پتر نہین ہین ۔ کیا آپ مہاراج بھیشم ارجن کرن اور راجہ جدھشٹر کی اولاد بننے سے گریز کرتے ہین آپ کی جسارت اور دلیری کیا ہوئی ۔ ہاے وہ تیغ ہندی کیون کند ہوگئی جسکی جھڑپ سے دنیا کے طبقے اُلٹ جاتے تھے ۔ یورپ امریکہ افریقہ وغیرہ ممالک مین آپ کے بزرگون نے کیا کیا کارنمایان نہین کیے ۔ پھر اب کیون آپ کی ہمت پست ہوئی جاتی ہے ۔ کیون قدم نہین جمتا ۔

یہ راز کچھ سمجھ مین نہین آتا ۔ دل ایشور نے دیا ہے اُسے کوئی بدل نہین سکتا خونریز معرکون مین آپ کے تیور ہمیشہ کچھ اور ہی رہے ہین ۔ خون کی ندیان دیکھ دیکھ کر آپکا کلیجہ ہاتھون بڑھتا تھا دو گنے چوگنے دشمن تمھاری نظر مین چوہے سے زیادہ نہ تھے ۔ مگر آج تمھاری تلوار میان پر ہاتھ پہونچنے ہی

نہین دیتی -
بھائیو! تم مین جھوٹ ہی بہادری ہے شجاعت ہی۔ سب کچھ ہے صرف حوصلہ درکار ہے - اٹھو! اور اپنی خونچکان شمشیر کے جوہر دکھاؤ - باہمی بغض و عناد پر خاک ڈال دو - پھر آپ کے معرکے کو تاریخی دنیا اور نگ زیبی حکومت کا ایک نمایان کارنمایان بنا دے گی - آپ کی بہادری کے چرچے ہماری آئندہ آنے والی نسل کی زبان پر ہونگے -
بس زیادہ نہین کہہ سکتا - اُمید کرتا ہون اب عملی کام ہوگا نہ کہ زبانی جمع خرچ -
ویر راجپوت کی پرجوش تقریر نے حاضرین کی رگون مین تازہ خون دوڑا دیا شیر کی طرح تیورون پر بل پڑ گئے - بدن سے چنگاریان نکلنے لگین اور اکرم سے سب ہاتھ شمشیر پر پڑ گئے - اور جے کالی اور جے بھارت ماتا کے شور سے تمام ایوان گونج اوٹھا - خیریت ہوئی - تانون کی جھلی نہین پھٹی سینے نہین چاک ہوگئے یہی تعجب ہے -
اسکے بعد چندر شیکھر سنیاسی اوٹھ کھڑے ہوے اور بولے -
چندر شیکھر - مہاراشٹر کے شیر دل جوانو! یہ وقت تمھارے لیے بہت غنیمت ہے - اسی وقت تم اپنی تلوار کے جوہر دکھا سکو گے - دشمنون کو خاک پر سُلا دینے کا یہی وقت ہے - تمھاری جسارت اور دلیری کی آزمایش اسی وقت ہوسکتی ہے اگر تمھین دھرم کی شرم ہوگی تو دھرم جُدھ مین بشواس گھات کو دخل نہ دو گے دعوے کے ساتھ کہتا ہون تمھارا دھرم تمھارا ساتھ دیگا - بشرطیکہ تم اسکی قدر کرو - وہ تمکو دشمنون پر فتحیاب کریگا اپنے بھائیون کے خون کا عوض لو گے - اپنی مذہبی توقیر بڑھاؤ گے تمھاری قدرتی جیوتین نامرد کو بھی مرد بنا دینگی - بشرطیکہ استقلال کی باگ ہاتھ سے نہ چھوٹے -
چندر شیکھر نے تلوار بلند کی اور تمام حاضرین کو مخاطب کرکے کہا -
بہادرو! تم جانتے ہو یہ کیا چیز ہے - میرے جری جوانو!! یہ تلوار ہے جو تمھارے دشمنون کا فیصلہ کرنے والی ہے یہ تمھارے غنیم کو شکست دینے والی ہے - یہ وہی تلوار ہے جو تمھارے عہد و پیمان کی گواہ ہے جو اُس زور

پونا کی پہاڑی پر تمھارے اور تمھارے سردار رگھناتھ راؤ پنت کے قومی ارادون سے مضبوط باندھ دی گئی ہے - اگر تم نے میدان مصاف سے کنارا کشی کی یا میدان رستخیز مین قدم بڑھانے سے رکے - جرأت و ہمت نے دھوکا دیا - تلوارین میان مین کریں یا جان کے خوف سے دب سمٹ کر کہین بیٹھ رہے تو سمجھ لو مہاراشٹر مین بھی اسلامی جھنڈا لہرانے لگے گا - تمھاری اچل اور اٹل کیرت مین دھبہ لگ جائیگا - تم آریہ سنتان کہلانے کے مستحق نہ رہو گے - پھر نتیجہ یہ ہو گا تمھاری آتمائین نرک مین جائینگی - تمھاری قومی عظمت دنیا سے حرف غلط کی طرح مٹ جائیگی -

گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے

ویرو! بھارت بھومی کی سیوا کرنا ہی جنم لینے کا سچا پھل ہے - حالانکہ تمھاری جماعت بہت کم ہے اور غنیم کے پاس جنگی سامان کی کمی نہیں - طرح طرح کے ہتھیار ہین - پر اس سے کیا سنگھ کبھی ہاتھیون کے جھنڈ کو دیکھ کر خوف زدہ نہیں ہوتا - بہادر بیٹو! بھارت ماتا کے ۔ ۔ ۔ ! مرنا تو لکھا ہے - اسی دن لکھ دیا گیا جسدن پرتھی پر آئے -

ویرو! موت کا خوف ہی کیا - جو آیا ہے مریگا - اس خوف کو دل سے نکال دو اور جو کچھ کرنا چاہتے ہو دیس کی بھلائی کے لیے کر گذرو ؎

دھو ڈال بہتے پانی مین موج حیات ہاتھ

ہے دو ہی ایکدم کی روانی حباب مین

سچے چھتری سنتان اپنے دھرم سے کبھی منھ نہیں پھیرتے دھرم چھوڑنے والے کے لیے نرک کا راستہ کھلا ہوا ہے - اور میدان جنگ مین کام آنے والون کے لیے بیکنٹھ اپنی گود پھیلائے ہوے ہے - سنگرام مین مرے دین و دنیا دونون بن گئین - اور تمام جگت مین کیرت کی دھجا پھہرانے لگی -

پیارے مترو! جنم بھومی کی سیوا کرو - یہ تمھارا بھارت ورش جسکی عظمت و شان شوکت کی چمک سے بڑے بڑے ملکون کی آنکھیں چوندھیا رہی ہین - آج وہ

تم سے نکلکر غیر قوم کے ہاتھ میں آگیا - جہان دھرم کا پھریرا لہرایا کرتا تھا آج
اسلامی جھنڈا اگڑا ہوا ہے - ہندو قوم تیرے دربھاگیہ سے مسلمانون کا راج ہوا -
تیری پُرانی عزت اور پُرانی ناموری مین دھبہ لگ گیا - آریون کی تہذیب پر
پانی پڑگیا - ہمارے شاستری اصولون کی بنیادین ہل گئین - مسلمانون کی ماتحتی
مین ہماری شخصیت بالکل زائل ہوگئی - ہماری رسم ورواج پر آرے چل رہے ہین
عادات و اطوار بدلتے جاتے ہین - ہمارے سرون کی شکل بدل گئی - ہمارے
لباس مین ہمارے کھانے پینے مین بہت کچھ تبدیلی ہوگئی - یہ کیون ؟ طوق غلامی
پہن لینے سے - اسلام کا دم بھرنے سے - ایک لمحہ کو بھی نہین سوچتے کہ یہ
تبدیلی ہمارے واسطے مفید اور آرام دہ نہین ہے ہمارا دھرم خراب کیے دیتی ہے
ہم مین نفاق کی آگ بھڑک اٹھی ہے - ہمارے بھائی ہم سے چھوٹتے جاتے
ہین - بہت سے مسلمان ہوگئے - اور بہت ہوتے جاتے ہین - ہماری مذہبی
درسگاہین برباد کردی گئی ہین ہمارے کتب خانے جلادیے گئے - یہ کیون ہم
شخصیت کو کھو بیٹھے - ہمین خودداری کا سبق ہی نہین پڑھایا جاتا - ہم اپنے
مورثون اور بزرگون کی نسل ہی سے نہین سمجھے جاتے - ہم تعریف اور فخر کے
قابل کیونکر ہوسکتے ہین - جبتک ہم اپنے قدیم رسم ورواج اور مذہب کے سپرد
نہون - ہماری آزادی چھین لی گئی ہم پران - وید شاستر کو قصہ کہانی سمجھنے لگے
ہم عربی کے فاضل بنگئے - ہم روزہ نماز کی تقلید کرنے لگے ہماری عادتین بگڑ
گئین - پشت ہا پشت سے جو باتین چلی آتی تھین بالکل چھوڑدین - پھر ہمین
بھارت مین کوئی بھی بھارت کا سچا سیوک نہین دکھائی دیتا جو ہمین ہماری
شاہراہ پر پہونچادے - مگر نہین - وقت ہے اور سچا سیوک بھی موجود ہے -
وہ بہادر ہے قول کا دھنی اور دھرماتما باپ کا لڑکا - وہ دیش بھگت ہے -
قومی فلاحیت کا دلدادہ اور دھرم پر جان قربان کرنے والا بہادر ہے - وہ بھی موقع
محل دیکھتا ہے - ہونہار بچہ ! اگر ہم اوسے تلاش کرین اور اُس سے پریم
کرین تو وہ ہمین ملسکتا ہے - ہماری مدد کرسکتا ہے - تم کیون خوف کھارہی
ہو کیون اُس بے بہا رتن کی قدر نہین کرتے - وہ دیش کی رکشیا کے لیئے

ہتھیلی پر پران رکھے ہوے ہے ۔ دیکھو سنبھلو ۔ چوکنے کا وقت نہین خودداری کے اوصاف سے اپنے تئین مملو کر دو ۔ اور اُس ویر ترش کے دست راس بنکر میدان مین نکل کھڑے ہو ۔ کہین موقع ہاتھ سے نکل گیا تو سواے خجالت اُٹھانے کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا ۔ مہاراشٹر مغل فوج سے بھر جائیگا تب ہم لوگ کچھ بھی نہ کر سکین گے ابھی سویرا ہے ۔ زیادہ بکواس کی ضرورت نہین کیونکہ سورسا ونت جودھاؤن کا دل خدا انھون سے اپنے کو بچانے کے لیے جوش کھاتا رہتا ہے ۔

جے درگے ۔ جے درگے کے پرجوش متواتر نعرون سے ہر بہادر کا چہرہ جوش جرأت سے تمتما اوٹھا ۔ چندر شیکھر سنیاسی بیٹھ گئے ۔ کچھ دیر سکوت رہا ۔ مگر دیران جنگ مین غضب کا جوش اور بلا کا اضطراب ہے ۔ دلون مین لڑائی کے ولولے بھرے ہوے ہین ۔ جرأت آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے ۔ مگر بات منھ سے نہین نکلتی ۔ آئینہ حیرت بنے ہوے مہاراج چندر شیکھر اور ویر راجپوت کا منھ تک رہے ہین ۔

ان شیرون کے تیور دیکھ کر پرتاب راؤ گوجر نے سیوا جی سے کہا ۔

پرتاب راؤ ۔ مہاراج اورنگ آباد سے شایستہ خان فوج کثیر لے کر ہماری سرحدون پر آگیا ۔ اور اُس مقام پر پڑاؤ ڈال دیا جو بچپن مین آپ کے کھیل کود کا جولانگاہ تھا ۔ شایستہ خان اپنی فوج پر پھولا ہوا ہے یہ نہین سمجھتا ہم شیرون کے سامنے گیدڑ کیا کر سکتے ہین حکم ہو تو ابھی جا کر قلع و قمع کر دون ۔ یقین ہے آج ہی کی لڑائی مین فیصلہ ہو جاے ۔ یا تو ہماری تلوارون کی آنچ نہ سہکر روباہ مثال بھاگ کھڑا ہو یا تیغ اجل کا نشانہ بنے ۔

سیوا جی ۔ لیکن شایستہ خان ایسا موم کا نہین ۔ اُسکی بھی جوٹ اور دلیری کی دھاک بندھی ہوئی ہے ۔ میری راے مین ایسے کام مین عجلت نہ کرنا چاہیے بلکہ ثابت قدمی سے آہستہ آہستہ اس ٹڈی دل کو پیٹ لینا بہت مناسب ہوگا

چندر شیکھر ۔ بہادر ویرا دشمن سے مقابلہ کرنے کی کونسی جگت سوچی گئی کس طرح لڑنے کا عزم ہے ۔

سیوا جی ۔ مہاتما جی! یہ تو ظاہر ہے کہ حریف لڑائی لڑنا نہین جانتا ذاتی بہادرین کا سبق ہی نہین یاد کیا ۔ ہمیشہ حکمت عملی اور دغا سے کام لے کر

بھارت کو برباد کیا - ہم لوگ تھوڑی سی فوج سے غنیم کے لاتعداد لشکر کے سیلاب کو روکنے کے لیے اُٹھ کھڑے ہوئے ہین - گو ہم سمجھتے ہین ہماری تلوار کی آنچ سہنا بہت مشکل ہے تا ہم دانائی سے بعید ہے کہ مٹھی بھر جماعت حریف کا مقابلہ کر سکے - اس لیے جیسی کہ حریف کی پالیسی ہے ہم بھی پالیسی سے کام لین اور حکمت عملی سے اوسکا خاتمہ کر دین -

چندر شیکھر - راجن! یہ باتین بہت دور اندیشی کی ہین اور واقعی سہی ہے بھی دشمن لاتعداد فوج سے آیا ہے - میدان پکڑ کر لڑنا ٹھیک نہین - راج نیت بھی یہی کہتی ہے -

سیواجی - شایستہ خان اپنی طاقت کے نشے مین مست ہے - اوسنے ہمارے وطن پونا کا قلع وقمع کر دیا بہت سے قلعے جاتے رہے اگر ہم دلیرانہ میدان مین کھڑے ہونگے تو اسمین شک نہین ہمارے بہادر جوان کبھی پیٹھ نہ دکھائین گے - شیر کی طرح بپھر ینگے - اور جس صف پر ٹوٹ پڑینگے غارت کر دینگے - لیکن دانائی سے بعید ہے ہماری فوج بھی کچھ نہ کچھ کام ہی آجائیگی نقصان ہوگا - ہمارے سور ویرون کے مرجانے سے کسقدر ہمارے بازو کمزور پڑجائین گے - اور پھر ہمین فوج فراہم کرنا بھی مشکل ہوگا کیونکہ غنیم کی لاتعداد فوج محاصرہ کیے ہوگی دلی سے برابر پلٹنین آتی رہینگی -

چندر شیکھر - بہت مناسب راے ہے اور میرا بھی خیال ایساہی ہے - جفا شعار دشمنون کو جسطرح ہو زک دینا چاہیئے - یہی راج نیت ہے - فوج مغل کئی روز سے پونا مین اقامت گزین ہے - اُسکے نکال دینے کی کوئی ترکیب سوچی ہے؟

سیواجی - میرا قصد ہے کہ چند جانباز افسرون کے ساتھ خفیہ طور سے نواب کے محل مین گھس پڑون - اور اُسکا خاتمہ کر دون - اس ترکیب سے شاہی فوج بھاگ کھڑی ہوگی - کیونکہ بے افسر کی فوج کے قدم ٹک نہین سکتے - تاب مقاومت نہ لاسکے گی -

چند افسرون کے ساتھ شایستہ خان تک پہونچنا دشوار سا

کالی دیوتی کا پہرا بیٹھا ہوا ہے۔ عجب بھیانک صورت بنا رکھی ہے۔ جسکی مہیب شکل دیکھ دیکھ کر کتے چلا اٹھتے ہین۔ سارے میدان مین اسقدر آدمیون کی کثرت سے بھی سناٹا چھایا ہوا ہے۔ راہ چلتون کی خوف سے جان نکلی جاتی ہے۔ دنیا عالم غفلت مین پڑی ہوئی ہے کوئی منکتا نہین۔ نہ کوئی آتا جاتا دکھائی دیتا ہے۔

ایسے وقت اور ہو کے عالم مین ایک برات پونا کی طرف آرہی ہے۔ مشعلین جل رہی ہین۔ براتی مین اسنے گنے بیس پچیس آدمی دکھائی دیتے ہین۔

کیا خوب! یہ برات ہے یا سڑی سودائیون کی نقل۔ نہ کچھ ساز ہے نہ سامان جتنے براتی ہین موٹے موٹے کپڑے پہنے ہوے ہین۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ہے سبھون کے سرون پر مرہٹی پگڑیا سب دھوتیان پہنے۔ پگیا ہے تمام چہرہ چھپا ہوا ہے۔ بھئی یہ تو ایک سوانگ معلوم ہوتا ہے کسی کا منھ کالا۔ کسی کا سرخ۔ گیروے پتا ہوا۔ اسی سے کہنا پڑتا ہے یہ برات نہین۔ بلکہ سوانگ بنایا گیا ہے۔

کچھ ہی ہو۔ جتنے براتی تھے افتان خیران دوڑے جا رہے ہین۔ کوئی کہین بیٹھ جاتا ہے کوئی ہانپتا ہے کوئی کہتا ہے۔ بہت دور جنوا سا ہے۔ بھائی تھک گئے۔ کوئی بولا چلے چلو وہ مکان دکھائی دیتا ہے۔ اسی مکان مین جنوا سا ہے۔

بہزار خرابی گرتے پڑتے پونا مین آگئے۔

آجکل شہر کے اندر آنا بہت مشکل ہے۔ نواب شایستہ خان کا حکم ہے کوئی شخص ہتھیار بند بلا استمزاج نواب صاحب شہر مین قدم نہین رکھ سکتا۔ جو شخص ضد کرتا ہے پہرے دار اوسے گرفتار کرکے جیل مین بند کر دیتے ہین۔ چنانچہ ان براتیون کو بھی سنتریون نے روکنا چاہا لیکن سب کو نشے مین متوالا اور دہقانی سمجھکر زیادہ روک ٹوک نہ کی۔

یہ برات آہستہ آہستہ شہر مین ہوکر ایک عمارت کے پاس پہونچی اسی عمارت مین شائستہ خان استراحت فرما رہے تھے۔ پہرے چوکی کا

انتظام بہت سخت تھا - برات عمارت کے قریب ہو کر ٹھہر گئی - مشعلین بجھا دی گئین - اندھیری کا سکہ بیٹھ گیا - ہائین - یہ گھٹا ٹوپ اندھیرا کیسا - روشنی کیون خاموش کر دی گئی - کیا یہ ڈاکو ہین - معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے برات ہوتی تو مشعلین نہ بجھا دی جاتین - ضرور کچھ دال مین کالا ہے - فتور برپا ہوگا - اس برات مین جتنے ہین سب ڈاکو معلوم ہوتے ہین - پورے قزاق - پورے چالباز عیار - انکے جور و ستم سے خدا بچائے -

بھئی یہ غل و شور کیسا - کہین ڈاکا تو نہین پڑا - معلوم ہوتا ہے کہین ڈکیتے گھس آئے مار ہونے لگی -

اور لیجیے - وہ آگ بھی لگ گئی - تمام قناتین خیمے چھولداریان جلنے لگین لینا لینا جانے نہ پائے کے شور سے تمام میدان گونج اٹھا ہے - تلوارین چل رہی ہین - قتل کا بازار گرم ہے -

بہادر خل نیند کے ستوا لے ہو رہے تھے - وہ کیا جانین بلا سر پر آگئی - وہ غل شور سُنکر چونک پڑے - ہر شخص یہی کہتا ہے - بھائیو ! ہوشیار ہو جاؤ - ڈاکو آگئے ہین شرارت پیشہ قزاقون کو بخار نکالنے کا موقع مل گیا ہے - عزرائیل کے فرشتے چارون طرف پھر رہے ہین - مگر کوئی کسیکی سنتا نہین اپنی اپنی پڑی ہے - قزاق حوصلے پست کیے دیتے ہین سر اٹھانا محال ہو رہا ہے - ایک ایک قزاق کی تلوار تیس تیس چالیس چالیس مغلون کا خاتمہ کر کے دم لیتی تھی - کسی کی جرأت نہ تھی کہ دو چار ہاتھ اٹکتا - بہادر بے موت حلال ہوئے جاتے ہین - کچھ تو آگ کے شعلون سے کباب ہوگئے - کچھ ان قطع الطریقون کی تلوارون سے ذبح ہوئے - وہ بے دست و پا تھے - غفلت مین حریف ٹوٹ پڑا کیا خبر تھی آج یہ ہنگامہ ہونیوالا ہے - غل بھی چاق وحیست ہو جانے - اور ان ڈاکوونکا منتظر رہتے - وہ عالم غفلت مین پڑے خراٹے لے رہے تھے - تن بدن کا ہوش نہ تھا - الغرض سب کی بوٹی بوٹی کانپ گئی - کلیجے دہل گئے - موت سے امان نہین - اور دیکھا آپ نے اسی دار و گیر مین تین ڈاکو تلوارین علم کیے ہوئے ادھر ہی آرہے ہین - یہ وضع قطع سے ڈاکو نہین معلوم ہوتے پہچانئے یہ کون ہین - ؟ - انمین ایک تو سیواجی

ہین اور پشت پر پرتاب راؤ گوجرا ور ویر راجپوت رگھناتھ راؤ معلوم ہوتے ہین تینون شخص شایستہ خان کی خوابگاہ پر پہونچے - خوابگاہ سے ملا ہوا برگد کا ایک درخت تھا - تینون شخص درخت پر چڑھ گئے اور چھت پر کود پڑے - چھت سے ہوتے ہوئے دوسری چھت پر آئے جو اس چھت سے کسی قدر نشیب مین تھی - اس جگہ پر آہنی حوض بنا ہوا تھا - تینون بہادرون نے اوس حوض کے پینے کو توڑ دیا - ایک راستہ سا دکھائی دیا - جو شایستہ خان کے ڈیرے کی طرف چلا گیا تھا -

یہان بھی چوکیدار اور پہرے کے جوان غفلت کی نیند سو رہے تھے - اور غنیم سے مطلق بے خبر تھے - سیواجی پرتاب راؤ گوجرا اور رگھناتھ راؤ ڈیرون کے اندر گھس گئے - ان ڈیرون مین ایک طرف تو عورتین تھین اور اسلیے انکو چھوڑ کر سیواجی اور انکے رفقا دوسری طرف گئے - جہان نواب صاحب استراحت فرما رہے تھے -

دفعتاً سیواجی اور اسکے ہمراہیون کا ڈیرون کے اندر گھسنے کا حال عورتون کو معلوم ہوا - اور اونھون نے "غنیم آیا - غنیم آیا" کہکر غل و شور مچانا شروع کیا - جس سے شایستہ خان جاگ پڑا اور عورتون کی طرف جا کر اور تلوار ہاتھ مین لیکر سیواجی کی طرف بڑھا - سیواجی نے تلوار کا ایسا وار کیا کہ شایستہ خان کے ہاتھ سے صرف تلوار ہی نہین گر گئی بلکہ تین انگلیان بھی کٹ گئین - زندگی کی رسی مضبوط تھی تین انگلیون ہی پر خیر ہوئی - مگر کچھ ایسی ہیبت سوار ہوئی کہ کھڑکی کی راہ سے باہر پھاند کر جان بچانی پڑی -

اتنے مین شایستہ خان کا بیٹا دوڑ پڑا - رگھناتھ راؤ نے جھپٹ کر تلوار رسید کی وہ پہلی ہی ضرب مین جو رنگ ہو کر رہ گیا - جس کھڑکی سے شایستہ خان نے بھاگ کر جان بچائی تھی سیواجی اور انکے تینون ہمراہی بھی حریف کے تعاقب مین اسی کھڑکی سے باہر کود سے - چونکہ اندھیرا پھیلا ہوا تھا شایستہ خان کا کہین پتہ نہ چلا -

اتنے مین بہت سے پہریدار "غنیم کہان - غنیم کہان" کا شور مچاتے ڈیرون کے اندر گھس آئے - سیواجی معہ اپنے تینون رفقا کے باہر نکل کر اپنے

لشکر مین جو اطراف و جوانب مین کہین قریب ہی کھڑا اتھا مل چکے تھے۔ غنیم نے سیواجی کی ہوا تک نہ پائی۔

اس واردات کی خبر تمام فوجی کیمپ مین پھیل گئی۔ بڑے بڑے جلیل القدر مغل بڑے بڑے جیالے بہادرون کو اسوقت مقابلے کی جرأت نہ پڑی شایستہ خان کا بھی اوس رات کو پتہ نہ لگا۔ کیونکہ وہ جان بچا کر اپنے فوجی پڑاؤ مین بھاگ گئے تھے جو وہان سے کم سے کم میل بھر کے فاصلے پر تھا۔

پو پھٹتے ہی بہادران اسلام نے سیواجی کا تعاقب کیا۔ جیالے جیوٹ کے مرہٹے بھی میدان مین ڈٹ گئے۔ خوب منھ جوڑ لڑائیان ہوئین۔ جسوقت مرہٹے دانت کٹکٹا کر جھپٹتے۔ باڑھین مارتے دل کے دل بادل کی طرح پھٹ جاتے۔ قدم جمانا دشوار ہوجاتا۔ مغل بھی دلیری اور جانبازی مین کم نہ تھے خوب جوڑ توڑ کی لڑائیان ہوئین۔ شام تک دونون لشکر موت کے منھ مین جانبازیان دکھایا کیے۔ کبھی غالب کبھی مغلوب۔ شام کو سیواجی پیدایشی بہادر شیرون کی جوڑی دار حریف کی فوج مین گھس گیا۔ ایک طرف سے دیپرا جیوت رکھنا تھا اوسنے نرغہ کیا دوسرے پہلو کو پرتاب راؤ گوجر نے دبایا۔ تینون بہادر بپھر کے فوج مخالف مین پل پڑے اور مار کاٹ شروع کردی۔ بات ہی بات مین دس بیس سر ایک ایک ہاتھ مین کھیرے کی طرح تراش کر پھینکدیے۔ اب تو مغلون مین ہل چل مچی کیسی کو نہ معلوم ہوا کون مارا گیا۔ جیالے مرہٹون کی تلوارین خون برسا رہی تھین سیواجی چاہتا تھا شایستہ خان پر برس پڑے۔ شایستہ خان پیچھے ہٹا سیواجی کی خوفناک گیا تھا۔ پکارا اٹھا اپنا حرام زادے کو۔ اتنا کہنا تھا دو مغلون نے پیچھے سے آکر سیواجی پر ہاتھ جما ہی دیا۔ تلوار جو سر پر پڑی مغلون کا خیال کرکے پلٹا اور ایک ایک ہاتھ مین دونون مغل ڈھیر کردیے۔ شایستہ خان کو یہ فرصت غنیمت معلوم ہوئی۔ سیواجی کے ایک جیالے کا تلک چکا تھا جوش غضب انتہا کا غصے کی حد نہ رہی مغلون کو شہید کرتا ہوا شایستہ خان پر جھپٹا۔ اور ایک منھ توڑ چوٹ کا ہاتھ رسید کیا جو اتفاق سے ہاتھی کی پشت پر پڑا

ہاتھی چوٹ کھا کر بھاگا - فوج بھی منتشر ہو گئی سیواجی مظفر و منصور اپنے پڑاؤ پر آیا اور آجکی لڑائی کا اسطرح خاتمہ ہو گیا -

شایستہ خان کے دلمین سیواجی کی طرف سے اسقدر خوف سما گیا تھا کہ اوسنے اپنے لشکر کے سرداروں سے کہا -

"سیواجی نے آکر میری اُنگلیاں کاٹ ڈالین کل سر قلم کرلے گا - مجھکو اپنے لشکر پر اعتبار نہین رہا - اسلیے اب یہان سے کوچ کرکے دہلی واپس جاؤنگا"

غرضکہ دوسرے روز وہ دہلی کی طرف کوچ کر گیا[سلہ]

باب نوان

یون مرے عشق سے دل خاک مین ملجائے شتاب

ہائے دل منھ سے نکلتا ہی کبھی ہائے شتاب

گل اندام چندر موہنی فراق کے صدمے سہتے سہتے سوکھ کر کانٹا ہو گئی - عارض شگفتہ کمھلا گئے - چہرے پر اُداسی برس رہی ہے - رات دن آہ و بکا کے سوا دوسرا کام نہین - گرد ملال نے آئینہ رخسار کی جلا جاتی رہی - دن بیقراری سے کٹتا ہے تو رات اختر شماری سے بسر ہوتی ہے - کلام مین سوز گداز ہے - ایک ایک لفظ تیر دلدوز جگر پر سوز کو برماؤ دیتا ہے -

جب اس واقعہ کی خبر چندر موہنی کو لگی کہ سیواجی نے شایستہ خان کو مار بھگایا چونکہ اس معرکے مین کنور رگھناتھ راؤ بھی شریک تھے - اس خبر سے وہ اور بھی بے حال

سلہ یہ واقعہ گرانٹ ڈف کی تاریخ سے اخذ کیا گیا ہے اوسنے لکھا ہے کہ سیواجی نے اپنے رفیقون کے ساتھ ایک برات کے جلوس کے بھیس مین شایستہ خان پر اُسی مکان مین حملہ کیا جسمین وہ اپنے بچپنے مین رہتا تھا اور اتفاق سے شایستہ خان اسی مکان مین فروکش ہوا تھا - خدا جانے آجکل کی تاریخ مین اس قصہ کا ذکر کیون نہین ہے

ہوگئی - مفارقت کی آگ سینے مین اور بھڑک اٹھی - یارائے ضبط نہ رہا - گھبراکر پدم کماری کو بلانے کے لیے ایک کنیز بھیجی پدم کماری نے آکر دیکھا چہرہ اُداس ہے سرخم کیے بیٹھی ہے چشم پُرنم سے آنسو ڈھلک رہے ہین - فراق محبوب مین بالکل نحیف ہوگئی ہے - نہ کچھ بولتی ہے نہ چالتی - غنچۂ خاطر کسی طرح شگفتہ نہوگا - اس خیال سے اُسنے مدن موہنی کو بلوا بھیجا - مدن موہنی کو دیکھکر چندر موہنی کا چہرہ کسی قدر شگفتہ ہوگیا تھا - ہاتھ بڑھاکر پاس بٹھا لیا - پوچھا -

چندر موہنی - کیون بہن ؟ سنتی ہون کل یہان پر بڑا معرکہ ہوگیا -

مدن موہنی - ہان ! سیواجی مہاراج نے مغل فوج کے سردار شایستہ خان کی خبر لے لی - سنا ہے اوسکے ہاتھ کی اُنگلیان کاٹ ڈالین -

چندر موہنی - کیا سیواجی کے ساتھ تمھارے بھائی بھی آئے تھے -

مدن موہنی - آئے کیون نہین - وہ تو اُنکے ساتھ ہی تھے -

چندر موہنی - کیا تم جانتی ہو - لڑائی مین ادھر کے کتنے آدمی مارے گئے -

مدن موہنی - تعداد تو اچھی طرح معلوم نہین - مگر کچھ آدمی ادھر کے بھی کام آگئے ہین -

چندر موہنی - تمھارے بھائی جی تو اچھی طرح ہین -

مدن موہنی - ہان وہ تو اچھے ہین -

چندر موہنی - اور وہ (رگھناتھ راؤ کی طرف اشارہ)

مدن موہنی - وہ بھی اچھے ہین - سنا ہے کچھ زخمی ہوگئے تھے -

چندر موہنی - زخمی ہوگئے تھے - کہان زخم لگا تھا -

مدن موہنی - داہنے ہاتھ پر کچھ ضرب آگئی تھی -

چندر موہنی - (افسوس کے لہجے مین) ہائے کہین گہرا زخم نہ لگ گیا ہو

مدن موہنی - نہین بیوی ! بہت گہرا زخم نہین ہے - ابتو اچھا بھی ہوگیا ہوگا - چھچھلتی ہوئی تلوار پڑی تھی - جرکا لگ گیا -

چندر موہنی - کیا ابھی تک دہین ہین - یا چلے گئے -

مدن موہنی - سب کے سب رات ہی کو سیوا جی کے ساتھ سنگھ گڈھ چلدیئے چلتے وقت بھائی (رن بجے سنگھ) جی مجھ سے ملے تھے ادھنین کی زبانی یہ خبرین سُننے مین آئین -

رگھناتھ راؤجی کا سیوا جی کے ساتھ چلا جانا سُنکر چندر موہنی کو بڑا قلق گذرا لیکن غیرت نے گلا پکڑ لیا زبان سے کوئی بات نہ کہی - جی بھر آیا تھا - ساغر چشم چھلک اُٹھے اور دو چار قطرے زمین پر گر پڑے - جو دُکھ سیتا کو مہاراج رام چندر جی کی بوگ مین ہوا تھا - جو قلق دمینتی کو راجہ نل کے فراق مین گذرا - جس آگ سے شکنتلا کو راجہ دُشنیت کی مفارقت مین بے چینی ہوئی تھی - جس سوز دل کی تڑپ سے گوپیون نے کرشن چندر کی جدائی مین کھانا پینا حرام کر دیا تھا - وہی قلق - وہی سوز اور وہی آگ چندر موہنی کے جسم کو پھونکے دیتی ہے - اوسے یقین ہو گیا اب ان آنکھون کو وہ جمال دیکھنا نصیب نہوگا اُنھون نے ہمکو بالکل فراموش کر دیا چندر موہنی کا سینہ دھڑک رہا تھا - کلیجہ منھ کو آیا جاتا تھا - وہ سمجھتی ہے - اب ہمارا سفر آخرت ہے کس سے رازدل کہے - کون سمجھائے - ہائے اوسکے انتہائی دل کا کیا انجام ہوگا جسطرف دیکھتی ہے یاس و حسرت کے سوا کوئی چیز نہین نظر آتی - کاش اُسے معلوم ہو گیا ہوتا کہ رگھناتھ راؤ اب کس حالت مین ہو تو بھی اُسکو ڈھارس ہو جاتی رگھناتھ راؤ کی تصویر ہر وقت آنکھون مین پھرا کرتی ہے اوسکا خیال ہر وقت اوسکے دل مین رہا کرتا ہے - اوسکی راتین جو ہمیشہ چین سے گذرا کرتی تھین آجکل فکر ہی مین گذر جاتی ہین - ایک وہ دن تھا کہ اُسکو کسی قسم کا غم ہی نہ تھا بلکہ غم کو کچھ چیز ہی نہ سمجھتی تھی - آج یہ حالت ہے کہ ہر وقت غمون مین مبتلا رہتی ہے اور کسی وقت خوشی کی صورت نظر نہین آتی - روزانہ اُسکا دستور تھا اپنے رفقا باغ کی ہوا کھانا پھولون کی بہار لوٹنا اور شام کو اپنے گھر چلدینا - یا اب اس باغ سے جانے کو جی نہین چاہتا - اس چبوترے پر جہان رگھناتھ راؤ سے بات چیت ہوئی تھی گھنٹون بیٹھکر رگھناتھ راؤ کی محبت کا مالا جپا کرتی تھی - چارون طرف نگاہ پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی تھی اور طرح طرح کے اوہام باطلہ اوسکے معصوم دلکو ستایا کرتے تھے -

" رگھناتھ راؤ آرہے ہین پھاٹک کے پاس کھڑے ہین۔ نہین نہین پھاٹک کے سامنے جو تالاب ہے اُس تالاب پر بیٹھے ہوے کچھ گا رہے ہین۔ پھول توڑ رہے ہین۔ کدھر سے پیاری پیاری آواز آرہی ہے اُسی کی دلکش آواز ہے۔ جسکا نقشہ میرے دل مین کھینچا ہوا ہے۔ جسکی آواز میرے کانون مین گونجا کرتی ہے جسکی یاد دل کو بیقرار کیے دیتی ہے۔ اب یقین جان! تیری غمگینیون پر رحم کھانے والا تیرا پیارا آ گیا۔ ذرا صبر کر۔ ایشور تیری تمنائین پوری کریگا۔ اس فوری خیال کے آنے سے اُسکا دل مطمئن ہوجاتا ہے۔ آنسو پونچھ ڈالے جاتے ہین۔ رنج وغم کا پردہ دل سے ہٹ جاتا ہے تب وہ سمجھتی ہے کہ یہان کوئی نہین۔ وہ روزانہ دل بہلانے یہان آتی ہے۔ مگر بعوض خوشی وہی فراق کی اذیتین اُسکو چھیڑتی اسکے قلب پر نشتر مارتی اسے گھبرا دیتی ہین۔

اسی طرح کچھ روز گذر گئے۔ آج پورن ماشی کا دن ہے۔ چاند اپنی بہار دکھانے کو کرۂ فلک پر جلوہ گر ہوچکا ہے۔ پھول کھلنا شروع ہو گئے۔ باغ مین از سرنو تازگی آگئی۔ سبز پوشان چمن سنہرا لباس اُتار کے شبنم کے پانی سے نہا رہے ہین۔ چندر موہنی اُسی چبوترے پر بیٹھی ہوئی اپنے رگھناتھ راؤ کی یاد مین بیخود سی ہوگئی ہے سامنے والا پھاٹک کسی کے دیدۂ انتظار کیطرح کھلا ہوا ہے۔ جہان تک نگاہ جاتی ہے تالاب کے کنارے کنارے درختون اور باغ کے لٹکتے ہوے سبزے پر چاندنی کا فرش بچھا ہوا دکھائی پڑتا ہے۔ پدم کماری مدن موہنی اور بہت سی سہیلیان ادھر اودھر گھوم رہی ہین۔

چندر موہنی اپنے معشوق دلدار کی بحر محبت مین ڈوبی ہوئی ہے۔ کبھی ہوش و حواس کا تموج اُسے دھکا دیکر ساحل پر لگا دیتا ہے۔ چندر موہنی جو قبل اسکے فکر و اوہام کے سیاہ پردے مین بیٹھی ہوئی تصویر سی بنگئی تھی۔ اب اوسکے ہاتھ پانون حرکت کر رہے ہین۔ اوسکی خود رفتگی جاتی رہی ہے۔ سہلیان ادھر اُدھر گشت کر رہی ہین۔ چندر موہنی اپنے ہی کو نہین جان سکتی تھی۔ مین کون ہون۔ کہان ہون۔ کیا کرتی ہون؟ لیکن اب ہوش و حواس مین ہے وہ سمجھتی ہے مین اپنے پتی دستو ہر کی بیوگنی ہون۔

اسوقت چندر موہنی کو اپنے پیارے پیتم کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا اسوقت اوس کے مضطرب دل کو تسکین ہوگئی تھی۔ وہ ایسی بیخود ہو رہی تھی کہ اوسے اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہی۔ رگھناتھ راؤ کی خیالی تصویر آنکھون مین پھر رہی تھی کہ اوسے معلوم ہوا گویا درختون کی جھاڑیون مین کھڑے ہین وہ چاہتی سے پاس جاکر رگھناتھ راؤ جی کا خیر مقدم کرے مگر ضعف دل نے دل کی آرزو نکلنے نہ دی۔ تین بار سنبھلی اور تین بار گری اضطراب سے دل دھڑک رہا تھا اور آرزوے قدمبوسی آنسو بنکر نکل رہی تھی جب ذرا طبیعت سنبھلی تو آپ ہی آپ بول اٹھی۔

"سوامی آرہے ہین" آہا آج کی چندر موہنی تو انوکھی ہے۔ آؤ پیارے۔ ادھر آؤ مین نے بہت دنون بعد آپ کے درشن پائے ہین۔ جلد آکر مجھے گلے سے لگالو۔ پیارے تمھارے آنے نے میری مصیبتون کا خاتمہ کر دیا۔ یہ اپھاگنی کب سے آپ کا دھیان لگائے بیٹھی ہے۔ آج کی سی خوشی مجھے کبھی نہ حاصل ہوئی ہوگی۔ پیارے تمکو میرے کہنے کا اعتبار نہین۔ میری سہیلیون سے پوچھ لو۔ آؤ۔ آتے کیون نہین۔ کیا کچھ خفا ہو۔ سوامی! تمھارے لیے چاندنے روشنی کی چادر بچھا رکھی ہے۔ تالاب کے کنول تمھارے ہی لیے کھل اٹھے ہین۔ پہاڑون نے تمھارے ہی لیے پھولون کے تختے بچھا رکھے ہین ہوا تمھارے ہی لیے جھومتی چلی آرہی ہے۔ مدت بعد آج کے دن دلفریب نظارون سے مجھے عاشقانہ حظ حاصل ہوا ہے۔ پیارے بولتے کیون نہین؟ اتنے آہستہ آہستہ کیون قدم پڑ رہے ہین۔ کیا مین ہی آؤن؟ پیارے تمھارے بیوگ کی اگن جسم پھونکے دیتی ہے۔ خون دھوان بنکر اوڑ گیا ہے۔ ہاتھ پانون مین طاقت نہیں رہی پیارے کیسے آؤن۔ دلارے لاڈلے تمھین آؤ۔ اس مرتی ہوئی ابلا کو جیون دان دو۔ ٹھہرو۔ ٹھہرو۔ بھاگے کیون جاتے ہو۔؟ ہاے میرا گھر اجڑا جاتا ہے۔ لے لو وہ بھاگ گئے۔ اتنے مین کسی نے کہا۔

"چندر موہنی!"

چندر موہنی چونک اوٹھی - اُسکی بیخودی کی نیند اُچٹ گئی - چندر موہنی سمجھی یہ آواز سوامی کی ہے اسی آواز نے اسکی محویت کا طلسم توڑ دیا - وہ حواس مین آ گئی - اگلی خود رفتگی جاتی رہی - اوسنے آنکھ پھاڑ کر دیکھا - کنور جی کی صورت دکھلائی پڑی - مدن موہنی پاس کھڑی ہوئی ہے اور چندر موہنی چندر موہنی کہہ رہی ہے -

مدن موہنی نے اوسکا رنگ بھنگ کر دیا - کتنی ہی باتین دل مین سما گئین وہ غیرت سے کٹ گئی - حجاب سے آنکھین بند ہو گئین - دل پر جو روحانی مسرت کا نشہ سا چڑھ گیا تھا اوتر گیا - مدن موہنی نے پوچھا - چندر موہنی جی! کیا ہے؟

چندر موہنی - کیا کوئی آیا ہے -؟

مدن موہنی - نہین تو -

چندر موہنی - تو پھر کیون - غل مچا رہی ہو -

مدن موہنی - کیا سو رہی ہو؟ -

چندر موہنی - نہین -

مدن موہنی - آنکھین بند کیے کیا کیا بک رہی تھین - اتنا چلاتی کیون تھین -

چندر موہنی - (سر نیچا کر کے) ایسے ہی -

اسقدر بات چیت کے بعد مدن موہنی چلی گئی -

چندر موہنی پھر بیخودی سوار ہو گئی - پھر وہ وہم اور تردد کا مرکز بنگئی - پھر اسی طرح آنکھون سے بوندین ٹپکنے لگین جسطرح مینھ برسنے کے بعد گلاب کے پودھے سے پانی کی بوندین ٹپکتی ہین - پھر اُسکا دل اُمنڈ آیا - پھر اضطراب نے دل مسوس ڈالا - پھر پچھلی باتین یاد آ گئین - پھر مفارقت کی آگ بھڑک اوٹھی پھر پریم کا دریا لہرین لیتا ہوا - اسنڈا اور دھیان کنور جی کی طرف لگا دیا - آجکل اسکی ایسی حالت دیکھکر اوسکی سہیلیان سمجھتی ہین یہ مجنون تو نہین ہوئی یہ مدن سوداین کی باتین کیا کرتی ہے - اسے خبطی سمجھکر زیادہ تر اسکے پاس جاتے بھی

خوف کھاتی ہین -
چندر موہنی از خود رفتہ ہوکر پھر دیوانیون کی طرح باتین کرنے لگی - آنکھین بند کرلین اور خیال پیتم کی پیاری جھانکی مین لگا دیا -
" سوامی " ! آپ اپنی داسی کی خبر کیون نہین لیتے - آپ کے فراق مین اس دکھیا کی زندگی کس طرح کٹ رہی ہے - پیارے کمار ! ایکبارگی بھول گئے - مین نہین جانتی تھی کہ ویر پرشون کا ہردے بھی بجر کی طرح کڑا ہوتا ہے - نہ جانے کس گھڑی یہ دل تم سے اٹک گیا - اس برھنی نے بہت دکھ جھیلا ہے - کیا اب بھی تمکو اسپر ترس نہین آتا - ہاے پیارے تم روٹھ کیون گئے - تمھاری محبت کے سیلاب مین ڈوبی جاتی ہون - ہاے جان گئی میری قسمت مین سدا رونا بدا ہے - پیارے اب بھی اس دکھیا ابلا پر ترس کھاؤ - بس ایک دفعہ درشن دے جاؤ - پیارے کب سے پکار رہی ہون - کب سے دیدۂ دل فرش راہ بنے ہوے ہین - پیارے ذرا تو مہربانی کرو - کیا آپ نے محبت کا ناتا توڑ دیا - ناتھ یہ داسی بغیر آپ کے زندہ نہین رہ سکتی -
اس قسم کی باتین چندر موہنی سڑن کی طرح بک رہی ہے - اوسکی نگاہ کے سامنے کنور رگھناتھ راؤ کی تصویر کھڑی ہے - آنکھون کے پپوٹے بند ہین -
اوسکی گنگناہٹ سنکر پدم کماری وہان آپہونچی اور باہستگی پکارا -
چندر موہنی جی !
چندر موہنی اپنے پیتم کے دھیان مین محو ہے - گویا کنور جی سامنے کھڑے ہین - اور چندر موہنی انکو اپنی دردکشیون کا حال بتا رہی ہے - وہ سمجھتی ہے کئی مہینے بعد آج اپنے پتی سے ملی ہون - اپنی رام کہانی سنا رہی ہون -
اوسوقت چندر موہنی کی حالت ایسی عبرتناک تھی - لبون سے آہین نکل رہی تھین - اور آنکھون سے گرم آنسو بہتے تھے - اسے دیکھکر پدم کماری کی آنکھین بھر آئین - وہ پیاری سکھی تھی اوسکی وجہ سے بہار مین زندگی بسر کی تھی - اوسنے جب آہستہ سے پکارا - چندر موہنی کی غفلت ٹوٹی وہ چونک اوٹھی وہ سمجھی کنور جی ہی نے پکارا ہے - وہ پھرتی کے ساتھ اوٹھی اور اس خیال سے

دونون ہاتھ پھیلا کر دوڑی کہ کنور جی کو آغوش محبت مین لے لے -
پدم کماری چندر موہنی کو دیوانہ وار لپکتے ہوے دیکھ کر ایسی سہمی بے اختیار چلا اُٹھی - سب سکھیان دوڑ کر وہان چلی آئین -
چندر موہنی کا بھی وا ہمہ غلط نکلا کنور جی کا پتا نہ تھا وہ خاموش کٹھ پتلی کی طرح کھڑی رہ گئی اوسے یقین ہوگیا کہ اپنے پران ادھار کے درشن نصیب نہونگے - اسکے جگر سے ایک آہ سرد نکلی اور وہ وہین زمین پر بیٹھ گئی - اور ہانپنے لگی
پہلے تو اسکی حرکتون سے سب ڈر گئی تھین - لیکن اب خیال دوسری طرف پلٹا سمجھین - لاغر بہت ہوگئی ہے - کھڑے رہنا شاق ہوا - بیٹھ گئی اور کمزوری سے ہانپنے لگی -
چندر موہنی نے حجاب سے سر جھکا لیا -
مدن موہنی - (پدم کماری سے) کیون ری اچلانے کا کیا سبب تھا -
پدم کماری - مین سمجھی ! ایہر (چندر موہنی کی طرف دیکھکر) بھوت سوار ہوگیا ہے دیوانی ہوگئی ہین - ذرا میری چھاتی پر ہاتھ رکھو ابھی تک کلیجا اُچھل رہا ہے -
مدن موہنی - تو نے کیسے سمجھ لیا - یہ دیوانی ہوگئی ہین -
پدم کماری - مین جب یہان آئی - یہ آنکھین بند کیے بیٹھی تھین مین نے پکارا - چندر موہنی جی ! میری آواز سے یہ چونک پڑین اور بے تحاشا میری طرف لپکین - بہن ! میری تو روح نکل گئی - ضرور سڑن ہوگئی ہین -
مدن موہنی - نہین پدم ! یہ سڑن نہین ہین - بلکہ کنور جی کی محبت مین کچھ ایسی دلگرفتہ ہورہی ہین کہ انھین کچھ سجھائی نہین دیتا - ہر وقت اُنکی محبت مین ڈوبی رہتی ہین - یہ سمجھین - شاید کنور جی آگئے ہین - پاس کھڑے ہین -
قصہ مختصر چندر موہنی کی سب سہیلیان بیٹھ گئین - لیکن درد فراق سے بے چین رہنے والی چندر موہنی کو اتنی فرصت کہان کہ اپنی سہیلیون سے اسقدر بکواس کا سبب پوچھتی - اُسے ہمکلام ہونے کی ہمت نہ پڑی -
چندر موہنی سر جھکائے بیٹھی ہوئی ہے - دلمین پریم کا سمندر جوش کھا رہا ہے مدوجزر نے تلاطم برپا کر رکھا ہے - اب سوال ہے یہ مدوجزر کیسا ؟ چاند آسمان پر - اور

پریم کا سمندر دل مین - پھر اسپر ماہتابی کرنون کا جر ثقیل ایک تعجب خیز معمہ معلوم ہوتا ہے - جواب ملتا ہے یہ محبت بعدا دد جزری اسکے اسباب ہی اور ہین - اس جر ثقیل کا پیدا کرنے والا ماہتاب اگرچہ دیکھنے مین دور ہے لیکن سچ پوچھیے تو بہت ہی قریب ہے - اسی چاند کی کشش سے چندر موہنی کے قلب و جگر متلاطم ہوگئے ہین - دل جہاز کی طرح جھونکے لے رہا ہے - اور چندر موہنی کا اضطراب اسقدر زور حزن ہے کہ اسکے خیالی قدم جمنے نہین پاتے - آسمان جگمگاتے چاند سے روشن ہے - تمام کرۂ ہوا نورانی ہے اور دلنیشن سمندر کی ناہموار سطح جیک رہی ہے - ٹھنڈی ٹھنڈی شعاعین ہلکا ہلکا نور برسا رہی ہین اور مہجور و ناق چندر موہنی کے معصوم دل پر کیا کیا نشیب و فراز دکھلا رہی ہین - وہ بیچاری بھولی بھالی ماہتابی کرنون کے دم مین آکر اپنے پیارے کو چارون طرف ڈھونڈھتی ہے اور جب اوسکی خیالی تصویر سامنے آجاتی ہے تو یہ ایک لمبی سانس لے کر اوسکے پکڑنے کو ہاتھ بڑھاتی ہے - خیالی تصویر اس سے بچکر بھاگتی ہے - ہاتھ نہین آتی - اور جھکتی دکتی صاف نکل جاتی ہے - دلکی بے سروپا باتین ختم ہی نہین ہوتین - کانون مین پران ادھار کی صدا نہین آتی - دل پکڑکر کہتا ہے! دیکھ تو سہی - وہ کیا جھاڑیون مین مہتاب کی طرح اوس چاند کے ٹکڑے نے ہی ظلمت کیا ہے - ذرا تلاش تو کر چندر موہنی کے دل کو اس جوار بھاٹے سے کسی طرح قرار نہین - گھڑی گھڑی بڑھنا اور گھٹنا اسمین پایا جاتا ہے - چندر موہنی کے دل پر بحر غم کا تموج بڑھا آنکھین بند ہوگئین اور بیخودی سوار ہوگئی - جوار بھاٹے مین کمی ہوئی ادھر حواس قائم ہوے - اسی طرح بار بار جوار بھاٹا اسکے دل و جگر پر تلاطم مچا دیا کرتا ہے جسکی نہ ابتدا ہے نہ انتہا -

سہیلیون نے بہت کچھ تقویت دی لیکن اسکی کاوشون مین کسی طرح کی کمی نہ ہوئی اوسکی خوشی اور زندہ دلی رخصت ہوگئی ہے - اوسکے کانون مین رگھناتھ کی آواز ہر دم گونجا کرتی ہے - وہ اپنے تئین کوستی ہے کہ اپنے پران ادھار کے ساتھ کیون نہ چلی گئی اور کیون نہ اوس روز کے معرکے مین اوپر سے

پنچھا ور ہوگئی ۔ کبھی سوچتی ہے کہ اپنے پتی (شوہر) سے چلکر اپنا دکھ درد کہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی مانگ لوں ۔

یہ سوچکر اٹھی مگر سہیلیوں کو سامنے دیکھ کر اوسکی زبان بند ہوگئی ۔ کچھ کہہ نہ سکی ۔ سہیلیاں گھر سے چلنے پر مصر ہوئیں ۔ پدم کماری باغ کا پھاٹک بند کرنے چلی ۔ پھاٹک پر پہونچتے ہی اوسنے دیکھا ایک سوار سامنے سے آرہا ہے ۔ وہ ٹھٹک رہی ۔ دروازہ بند نہیں کیا ۔ سوار کی طرف آنکھیں جمادیں ۔

پدم کماری کے رک رہنے سے مدن موہنی نے پوچھا ۔

دکیوں بہن پدم جی! دروازہ کیوں نہیں بند کرتیں ۔ ٹھہر کیوں گئیں ۔

پدم ۔ کچھ نہیں ۔ ابھی آتی ہوں ۔

مدن موہنی ۔ اودھر کیا ہے ۔ بڑے دھیان سے دیکھ رہی ہو ۔

پدم ۔ کوئی جنگی پوشاک پہنے گھوڑے پر سوار ادھر آرہا ہے ۔ میں دیکھتی ہوں ادھر آنے کا سبب کیا ہے اور یہ ہے کون ۔ ؟

مدن موہنی ۔ کنور جی تو نہیں آرہے ہیں ۔

چندر موہنی ۔ (ہڑا اٹھا کر بے تابی کے ساتھ) ۔ کہاں کہاں ۔ کیا کنور جی آگئے ۔

مدن موہنی ۔ کیا جانے کون ہے ۔ ایک شخص گھوڑے پر سوار ادھر ہی آرہا ہے ۔ تعجب نہیں وہی ہوں ۔

یہ کہکر مدن موہنی نے للتا سے کہا بہن! تم یہاں انکی چوکسی پر رہو میں دیکھوں تو سہی کون سوار آرہا ہے ۔

للتا کو چوکسی پر چھوڑ کے مدن موہنی پھاٹک پر پدم کماری کے پاس آئی ۔ دونوں نے خوب غور سے دیکھا اور پہچان لیا ۔ کنور رگھنا تھ راؤ جی ہی ہیں ۔ مدن موہنی نے پکار کر کہا ۔ بہن للتا ۔ کنور جی آگئے ۔

اس جان بخش کلمے سے چندر موہنی کی تمام لغزشیں دور ہوگئیں فرط مسرت سے رنگتے کھڑے ہو گئے ۔ انتہائی خوشی میں رنج بھی ہو جاتا ہے اوسکے دیکھنے

طرح طرح کے پیچ و تاب اوٹھنے لگے - یاس و امید مین جنگ زرگری چھڑ گئی - کبھی سوچتی ہے - سچ مچ کیا کنور جی آ گئے - وہ نہین ہوے تو اور بھی قلق ہوگا - ایسا تو نہین کوئی غیر شخص راہ بھول کر ادھر نکل آیا ہو اور مدن موہنی اور پدم کو شبہ ہوا ہو - یہ بھی جانے دو - وہ کنور جی ہی سہی - ادھر آتے آتے کہین راستہ نہ بھول جائین اور کسی دوسری طرف ہو رہین تو مین کیا کرون اونسے ملنا مشکل ہو جائے گا - اسوقت ساری خوشی مٹی مین ملجائے گی - کبھی نارائن سے دعائین مانگتی ہے " ہے دیالو! دینا ناتھ!! ادیا کیجئے - ! کنور جی سے جلدی ملا دیجئے - ہے دُرگے - ہے جگت جننی ماتا!! کنور جی سے آج ملنے کی تمنا ہے اس تمنا پر پالا نہ پڑنے پائے جگدمبے! اپنی پتری دُکھیا ابلا کی کچھ تو سماعت کیجئے -

چندر موہنی کے خزان رسیدہ دل پر ہریالی چھا گئی - تمنا و امید کے خوشرنگ پھول رنج و غم کے کہسار پر متوالون کی طرح جھومنے لگے - آس کی ندیون مین دودھ کی دھارین بہنے لگین - چاندنی کی صاف - جان بخش خوشگوار شعاعین تالاب کے شفاف پانی پر تھرکنے لگین - جنھون نے تھوڑی دیر پہلے چندر موہنی کے قلب و جگر پر اپنی چمک سے بجلیان گرا رکھی تھین - اسوقت وہ اپنا اگلا دکھ بھول گئی -

وہ اسی خبط مین الجھی ہوئی تھی کہ سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا پھاٹک کے اندر گھس آیا - پدم اور مدن موہنی ہنستی ہوئین چندر موہنی کے پاس آئین - کنور جی چھوٹی چھوٹی بیلون کو کچلتے - لپکتے ہوے سبزے کو پامال کرتے چندر موہنی کی طرف بڑھتے ہوے چلے آتے ہین - لیکن کچھ سوچ کے سے دکھائی پڑتے ہین -

کیون کنور جی! آج کیا معاملہ ہے - ڈرتے کیون ہو - کیا یہان تمھارا کوئی دشمن ہے میدان جنگ مین تو خوف چھو نہین جاتا تھا - سیکڑون مین تمھاری تلوار کام کرتی تھی - مخالفون کی فوج مین پل پڑتے تھے - ذرا بھی جھجکتے نہ تھے - آج کیا ہے چلتے چلتے قدم کیون رُک جاتے ہین - پھر تھری کیون سوار ہے - یہ باغ کمسن کمسن دوشیزہ خوبرویون کا جولانگاہ ہے - یہان ہوا کھانے آتی ہین - یہان آنے سے دل خوش ہو جاتی ہے - دل کی کلی کھل اُٹھتی ہے - پھر آپکے چہرے کا رنگ

گھڑی گھڑی کیون متغیر ہو رہا ہے۔ کبھی بشرے سے بشاشت ہویدا ہے
تو کبھی خوف و دہشت کے جھلکے نمود ہو جاتے ہین۔ آپ تو میدان جنگ مین
فوج عدو مین بڑے بڑے توانا بڑے بڑے تنومند زور آور دن بڑے بڑے
صف شکنون تیغ زنون کے مقابلہ مین گھس جاتے تھے۔ وہ تیغ زنی کرتے تھے
کہ کائی کی طرح دل کے دل پھٹ جاتے تھے۔ کبھی قدم پیچھے پڑتے دیکھنے
مین نہین آئے آج وہ اولوالعزمی کہان گئی۔ کیا آج ان نوخیز دوشیزہ اور
نازک بدنون کی چھوٹی سی جماعت نے اسقدر بودا بنا دیا کہ تمھارا ہوا چھوٹا جاتا ہے
یا پاس جاتے ڈر معلوم ہوتا ہے۔ کیا بزدلی تمھاری گھٹی مین پڑ گئی کیا دلاوری تشریف
لے گئی۔ نہین نہین تم دلیر راجپوت ہو۔ تم تلوار کے دھنی ہو تمھارے ہوش
مین کبھی کمی نہین ہو سکتی۔ آج معاملہ ہی دوسرا ہے میدان جنگ ہوتا تو کبھی
جھکتے نہین۔ یہ پریون کا اکھاڑا ہے۔ یہ ماہ لقاؤن کا دنگل ہے
یہان دلیری کام نہین دے سکتی ان غزال چشم ناوک فگنون سے کون سامنا کر سکتا
ہے۔ انکی نوک مژہ تیر جانستان سے کم نہین۔ تیغ ابرو کے مارے ہوے پانی
بھی نہین مانگتے۔ جہان دام گیسو مین دل پھنسا پھنسا چھوٹنا محال ہو جاتا ہے۔
تیر نظر کی چوٹین کبھی خالی نہین جاتین۔ نگاہ سے نگاہ لڑی قیامت آگئی۔ کلیجے
کے پرچھے اڑ گئے۔ آتش محبت نے جسم و جگر پھونک دیا۔ کسی شاعر نے
کہا ہے ؎

دل و جگر دونون جل گئے ہین ذرا نگاہین جہان ملی ہین
تمھارے سرمے مین اے بتو کیا ایسی ہوئی بجلیان ملی ہین

فراق محبوب نشتر جان ہو جاتا ہے۔ راجکمار رگھناتھ راؤ نہین تمھاری کیفیت
معلوم ہوگئی۔ تمھارا جوش یہان کام نہین دے سکتا۔ سورما بہادر کی یہان
دال نہین گل سکتی۔ تم خود تیغ ادا کے مارے ہوے ہو۔ تمھاری دلیری تمھاری
جسارت کا یہان خاتمہ ہوگیا۔ بہادری نے جواب دیدیا۔ حسینون کی بزم مین
آنا خالہ جی کا گھر نہین۔ یہان حسن کے پہرے بیٹھے ہوے ہین کیونکر رگ رگ کر

قدم نہ پڑین - ہم جانتے ہین - تمھارا راحت طلب دل تمکو کوے جانان کی خاک
چھنواتا ہے - تم کسی کے تیر محبت کے گھائل ہو - ناوک مژہ نے کلیجہ چھید دیا ہے
دل مین درد اور طبیعت مین الجھن پیدا کردی ہے - لگاوٹ باز انکھڑیون نے
تمھارے متاع صبر وخرد پر قبضہ کرلیا - دل ہاتھ سے جاتا رہا - یہان جتنی ہین سب
نوجوان کمسن ہین سب پرکالہ آتش - سب غزال چشم - سب بادہ شباب سے
مخمور - سب شمشاد غنچہ دہن ونازک اندام گل پیرہن ہین - واقعی یہ عمدہ نقش ونگار
کی تصویرین چوٹ کھاتے ہوے دل پر ستم کرجانے والی ہین - ذرا سنبھل کے
قدم رکھنا - یہ عشق کا کوچہ ہے - یہان عقل کھو دینا پڑتی ہے - یہان بڑے
بڑے منی رشی بڑے بڑے عابد جو نفس پر قادر ہو چکے ہین - اُنکے کیے بھی
کچھ نہین ہوتا - توبہ ٹوٹ جاتی ہے - خوبرویون کا سامنا غضب ہو جاتا ہے
جہان ان پری رخون کو دیکھا رال ٹپک پڑی - بندے ہو گئے - تمام عمر کا ریاض
تمام عمر کی عبادت مٹی مین ملادی - حق پرست سے نفس پرست بن جانا پڑتا
ہے - پیارے کنورجی! تمھین بھی کاری زخم لگا ہے - تمھارے دل مین مدوجزر کا
عالم طاری ہے - تمھارے جذبات اثر دکھلانے لگے - محبت کی کشش عجیب
خاصیت رکھتی ہے - سیکڑون کوس سے انسان بال باندھا کھنچا آتا ہے
تم مین بھی وہ قدرتی طاقت پیدا ہوگئی ہے جس سے انسان بے قابو ہوکر
دیار محبوب کی طرف افتان وخیزان کچھ اسطرح چل دیتا ہے کہ اوسے اپنے
نیک وبد کی بھی تمیز نہین رہتی - تمھاری آنکھ مین کسی کا بوٹا سا قد اور چاند سے
رخسارے سماے ہوے ہین - شوق دیدار کی کشش تمھین کھینچے لیے جاتی ہے
تم انجام پر خیال نہین کرتے - حفظ مراتب کا تمھین مطلق احساس نہین - دیکھینا
کس تن بدوشی کے ساتھ قدم پڑتے ہین - یہ کشش ہی الٰہی ہے - جو شاید قدرت
کی کشش سے بھی زیادہ پرزور ہے - دوست رکھنا تو ذرا تم انسن کی مکر
آرائیون سے بالکل بے خبر ہو تم اُسکے دام مین پھنس گئے - مین دیکھتا ہون یہ
تم جیسے فرشتہ خصال کی نیت نہ ڈگ جائے - تم آگ - پانی - پہاڑ - جنگل
دیکھتا نہین - خندق کسی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے ان تاقتون کی پیرلون مین آکر

پھنس گئے - ہمارا تجربہ یہ کہہ رہا ہے یہ شوق اور یہ ولولہ اُسی ایک نگاہ کی کرامات ہین جو اس دلِ کسی سیمتن ماہ رخسار کی بانکی ادا نے تمھارے دل مین پیدا کردیے تھے - رنگون ہی رہا تھا اُو آنکھین اُسکی کی قوس ابرو کی کشش محبت کھینچ لائی - کشش بہت بڑا اثر رکھتی ہے - جذب محبت کی کچھ خاصیتین ہی عجیب ہین -

غبارا گیس کے زور پر اڑتا ہے - ریل گاڑی بھی دھوئین کے زور سے چلتی ہے - لیکن تم مین اسقدر تیز رفتاری کہان سے آگئی - اس تیز رفتاری اور خودرفتگی کی وجہ ہم جانتے ہین - کسی کی سوز محبت سے تمھارے سینے مین بھٹیان سلگ رہی ہین - خون نے تاؤ کھا کر بھاپ کی صورت اختیار کرلی ہے - وہی بھاپ تمھاری رگ رگ مین بجلی کی طرح پھیلتی ہوئی تمھارے جوش کو ترقی دے رہی ہے اور تم غبارے اور ریل گاڑی سے بھی زیادہ سرعت اختیار کرتے جاتے ہو - کنور جی ! تم جیسے فرشتہ منش اور جادہ نظر سے ایسے کام کی امید نہ تھی - ہم سمجھتے ہین یہ امید تمھارا کوئی قصور نہین - یہ جادو جمال چندر موہنی کی آنکھون کا نتیجہ ہے - وہ اسیر حسن ہے اور تم اسیر عشق دونون کی چاہت سے مقناطیسی کشش پیدا ہوگئی - دونون بے تاب ہوکر ایک دوسرے سے ملنا چاہتے ہین -

الغرض چندر موہنی کی نظر جیون ہی رگھنا تھ راو پر پڑی بے تابی سے اٹھ کھڑی ہوئی - عجلت مین ساری کا آنچل بوسے مین پھنس کر کھینچ گیا - لیکن چندر موہنی کو اسکا دھیان بھی نہ ہوا - آنکھ سے آنکھ ملتے ہی ایک آہ سرد دل پر درد سے نکلی - اور کلیجہ ایسا معلوم ہوا گویا سینے سے باہر نکل پڑا - اب سوال یہ ہے کہ کیون آہ سرد نکلی اور کیون کلیجہ باہر نکل پڑا - عالم مین ذرا عشق کی فلاسفی دیکھیے ایک حقہ کی نیچی مین آگ بھر دیجیے اور اوسکا تھوڑا منھ کھلا رکھ کر دبانا شروع کیجیے تو اسکی ہوا ایک بھاری آواز کے ساتھ باہر نکل جائیگی - بس یہی حالت ان عشق کے ستائے ہوون کی ہے - محبت کی آگ سینون مین جل رہی تھی نگاہ سے نگاہ ملتے ہی کلیجے بھبک اوٹھے - اور خون تاؤ کھا کر بھاپ کی صورت ٹھنڈی سانس کی راہ سے نکل گیا - اور کلیجے کے ٹکڑے آنسو بنکر آنکھون کے راستے سے باہر آگئے - اسکے سوا اور کوئی وجہ ظاہر [illegible]

معلوم نہین ہوتی -
کچھ دیر تک دونون مین گفتگو بند رہی خوشی نے سارے غم بھلا دیے - وہ راتین جو رو رو کے کاٹی گئی تھین اور جو آگ سینے مین سُلگ رہی تھی وہ سب اس سیلاب مسرت مین بہ گئی -
رات زیادہ آچکی تھی - یہ دیکھکر ساتھ والی نوخیز سہیلیان باہر تمام کمرے کے ساتھ اور اسکی پیاری دلستان چندر موہنی کو باغ کی کوٹھی مین لے گئین -

---

باب سنیۃ ا ۱۰
باب دسوان

جس آنکھ نے تمھین دیکھا ہو اُسکو سودا ہے
نہ دل ہٹے گا اگر اکبار دیکھین گے

سچا عشق کس کو کہتے ہین - یہ کیا ہے - اسکی کچھ صورت شکل بھی ہے یا بالکل فقط موہوم خیال ہی خیال ہے یا کچھ حقیقت بھی رکھتا ہے - یہ کیوں ہوتا ہے - اسکا سرچشمہ کیا ہے - اسکا سودا کیون ہوجاتا ہے - کیون اسکے جذبات بڑھ جاتے ہین - کیون اسکا بدلہ ہوجانا پڑتا ہے - کہنا پڑتا ہے - واقعی یہ چیز ہی ایسی ہے - اسکی جو بات ہے نرالی ہے - شاعرون نے اس خیال پر بہت کچھ روشنی ڈالی - بعضون نے تنگ خیالی سے اسپر بہت کچھ الزام لگائے ہین - یہ آفت سے بلا ہے روزگار ہے انسان خود ہی سے گذر جاتا ہے مہذب پارٹی مین اسکی کچھ بھی وقعت نہین - پاس بیٹھنے کے لوگ روادار نہین ہوتے -
مین کہونگا عشق کے معنے پریم کے ہین - پریم ایک وسیع لفظ ہے اسکی شکل کچھ بھی نہین - اور نہ اس کا کوئی دوسرا لفظ ہے - اگر ہم پریم کے بجائے کسی دوسرے لفظ کو استعمال کرین تو اسکے اصلی معنی غتر بود ہوجاتے ہوجاتے ہین - اسکی آب و تاب جاتی رہتی ہے - پریم عجیب غریب چیز ہے

پریم کیا ہے۔ اسکے صحیح معنے کہنا بہت مشکل ہے۔ وہ بحر بیکران ہے اسکی تھاہ نہین۔ زمین کی پیمایش ہوسکتی ہے۔ آسمان کا طول وعرض دریافت کرسکتے ہین لیکن اس پریم کی وسعت معلوم کرلینا انسان کیا فرشتون سے بھی ناممکن ہے۔ اسلیے اسے ایشور کا اوتار کہین یا ایشور کا استھان کہین تو بیجا نہو گا۔

جتنے مقدس بزرگ رشی منی گذر گئے ہین سبھون نے پریم ہی کی شاہراہ اختیار کی۔ اور اسی دھرم سے پہلکر پالے ایشور سے اپنی روحین ملادین۔ دھیان گیان۔ دویا۔ تپ۔ جپ۔ جوگ سب پریم ہی کے راستے ہین انجام ان سب چیزون کا پریم ہے۔ جس کے دلمین پریم کے تخم کی کاشت نہین ہوئی یا جنہون نے پریم کو نہین سمجھے بلکہ غلط معنے لگاتے ہین انھین ہم انسان نہین کہہ سکتے وہ حیوانیت کے جامے سے گر گئے۔ وہ پتھر ہین انکی کا پتھر سے زیادہ وقعت نہین۔

ظاہر ہوتا ہے کہ اس پریم سے اور روح سے کچھ تعلق ہے۔ کیونکہ جسکا پریم جس شئے پر ہوتا ہے اسکی روح ادسمین سما جاتی ہے۔ اگر پریم ایشور کی طرف جھکا تو انسانی روح معراج حقیقت پہونچکر پرماتما سے واصل ہو گئی۔ اگر انسان سفلی باتون کا خوگر ہوا تو روح بھی سفلی جذبات کی معتقد اور پھر وہ شہد کی مکھی کی طرح دنیا کے ہوا و ہوس مین پھنسکے قالب خاکی سے تڑپ تڑپکر نکلتی ہے۔ سفلی کے پیرو تہذیب کے پایہ سے گر جاتے ہین۔ انکی شخصیت خالی رہتی ہے۔ انکے دھرم کرم کی بنیاد متزلزل ہو جاتی ہے۔ اسی سے کہتے ہین کہ پریم سے اور روح سے کوئی تعلق ضرور ہے۔ لہذا ہم پریم ایسے بادقیع لفظ کو تنگ خیالی کی نظر سے ہرگز نہین دیکھ سکتے۔ ہمین بڑے بڑے اولیا صاحب ہین اسپر اتہام لگانا شایان نہین۔ اسکو بہترین چیزون کی طرف جھکانا چاہیے۔ بہترین چیزون کی طرف رغبت کرنے سے روح بھی ادھر رجوع ہو جاتی ہے۔ اور عالم سفلی سے نکلکر عالم علوی کی سیر کرنے لگتی ہے۔

چندر موہنی اور رگھناتھ راؤ کا پریم نیچی نگاہ سے دیکھنے کے قابل نہین انکے

پریم کو بلندی کا پایہ حاصل ہے ۔ یہ ایک جان دو جسم ہو گئے ہین ۔ انھین کا پریم بڑے بڑے لوگون مین ہوا ہے ۔ دنیادار لوگون کی گون کہے ۔ رشی منی جتی جوگی اور بڑے بڑے عابد پارساؤن مین اگر پریم تھا تو ایسا ہی پریم تھا ۔

غزل

درس عشقت رابیان دیگرست | این مدرس را زبان دیگرست
از شراب عشق می سوزد جگر | نقل این دا زمکان دیگرست
درمیان خلق می جویند ونیست | طالب حق را مکان دیگرست
رہرو راہ طلب راہر قدم | ہمرہی با کاروان دیگرست
ہمچو خورشید جنان ہر ذرہ را | با عمت راز نہان دیگرست
کس نمی داند کہ منزل درکجاست | ہر کسے از کاروان دیگرست

در نیاید ہر کسے اسرار عشق
این معلم را زبان دیگرست

چندر موہنی کی نظر رگھناتھ راؤ کے جمال بے مثال پر پڑی رگھناتھ راؤ نے دیکھا کہ ماہ پیکر حور منظر زہرہ جبین رشک شیرین سرو گلزار خوبی رنگ و بوے چمنستان محبوبی راجکماری چندر موہنی کس پریم سے کنور جی کی طرف نظر ڈال رہی ہے آنکھین چار ہوتے ہی تیر مژگان کے وار دونون کے تودہ دل پر پڑے کلیجے پونہین زخمدار تھے ۔ اب اور بھی فگار ہو گئے ۔ اگر چندر موہنی پروردہ ناز و نعم ہے اسکا نازک جسم عشق کے خمیر سے بنایا گیا ہے ۔ عشق کے جذبات نے مبہوت کر رکھا ہے ۔ عشق کے رنگ مین شرابور ہو گئی ہے ۔ تو ویر راجپوت رگھناتھ راؤ کی بھی یہی حالت ہے ۔

جتنی انمین خوبصورتی ہے جتنے یہ اقلیم حسن کے شاہ سمجھے جاتے ہین اسی قدر انمین عشق کی خوبو ہے ۔ دونون محبت کے بندے دونون ایک دوسرے کے دالۂ و شیدا ہو رہے ہین ۔ اسوقت ان عاشق و معشوق کے جذبات اسقدر اُبھر آئے ہین جنکا بیان کرنا موزون طبع شاعر کی جدت سے ناممکن ہے

اسوقت دونون کی کیا کیفیت تھی ہم بھی لکھنے سے قاصر ہین -

اگر کسی میٹھے شربت مین شیرینی کی چاشنی اور بڑھادی جائے تو اوسکا ذایقہ اچھا نہین رہتا اور نہ قلب کو اُس سے کچھ تسکین ہوتی ہے - اسی طرح وہ شربت محبت سے لبریز (حیدر موہنی) کا جام سامنے رکھا ہوا ہے - اور شربت دیدار کے طالب (رگھناتھ راؤجی) ذایقہ چکھ رہے ہین مگر نیت سیر نہین ہوتی -

دونون بحر محویت مین اسطرح غرق ہوگئے کہ اونکو خود خبر نہین ہم اسوقت کہان ہین - اور کیا کر رہے ہین - دونون حیرت سے اپنے ہمنشین کا منھ تک رہے ہین - دونون کے تعجب کی حد نہین - دونون مشتاق دونون شربت وصل کے طالب - دونون کو دیدار سے سیری نہین ہوتی - دونون کے بشرے سے شوق اور آزردگی عیان ہوتی ہے دونون ایک دوسرے کے شاکی معلوم ہوتے ہین - دونون چاہتے ہین شکایت کے دفتر کھول دیے جائین اور اپنی بیتی سنائین - دونون کے خیال ایک سے ہین - دونون مکتب عشق مین تعلیم پائے ہوے دونون ایک ہی اُستاد کے شاگرد دونون کا سبق ایک - دونون ہجران دیدہ رنج وغم کشیدہ ہین - دونون دلمین کہہ رہے ہین -

" بھگوان! جب ہم دونون علیحدہ علیحدہ تھے اُسوقت ہماری خواہش کیا تھی ہم چاہتے تھے یہ جو فرقت کی آگ سینے مین بھڑک رہی ہے کیونکر ٹھنڈی ہوگی - کہین محبوب کے دیدار ہوجاتے تو یہ آگ ضرور دب جاتی کلیجے مین جو ناسور پڑ گئے ہین اور جو مواد پھوٹ پھوٹ کر آنکھون سے نکل رہا ہے اوس مسیحا نفس کی زیارت سے ضرور زخم مندمل ہوجاتے ساری شکایت جاتی رہتی - لیکن خدا جانے پھر کیون آتش فرقت دب گئی اور آتش شوق تیز ہوگئی - عاشق و معشوق پاس کھڑے ہین - نظر لڑ رہی ہین اور پھر بیخودی کیون چھائی ہوئی ہے - سینے کے اندر گلے شکوے ہو رہے ہین رنج وغم فلک کی افزودی مین کسی طرح کی کمی نہین ہوتی - ایشور جانے کیا بات ہے - ہم سمجھتے ہین یہ سارے کرشمے شوق کے ہین وہ چاہتے ہین یہ جسم

جو علیحدہ علیحدہ ہین ایک ہو جائین - کیونکہ دونون کی روحین ایک ہین جسم کی علیحدگی اچھی نہین -

دونون کے خیالی نطق مین شعر خوانی ہو رہی ہے - کنور رگھناتھ راؤ کہتے ہین

نہ تو گھر بھاتا ہی مجھکو نہ چمن ان روزون　　مثل آئینہ ہون ششدر ہمہ تن ان روزون
چپ سی کچھ لگ گئی ہی اہل وطن ان روزون　　خامشی مجھکو ہوئی قفل دہن ان روزون
چھٹ گیا شغلہ شعر و سخن ان روزون

چندر موہنی جواب دیتی ہے -

چہچہے سنکے مرے ہوتی تھی خاموش ہزار　　زمزمے میرے تھے مرغان چمن کو دشوار
ہین مگر اب تو نیا مجھکو ہوا یہ آزار　　گم ہوئی ہی مری گلبانگ سے راہ منقار
کیون نہون گرم فغان زاغ و زغن ان روزون

رگھناتھ راؤ بولے -

ایسے جینے سے ہے انسان کو مرنے کی خوشی　　میرے دشمن سے بھی حالت نہین دیکھی جاتی
پاؤن لٹکائے ہوئے قبر مین بیٹھا ہون ابھی　　ناتوانی سے کیا مردہ مجھے جیتے جی
پیرہن تن پہ ہی مانند کفن ان روزون

چندر موہنی نے اپنی کیفیت اظہار کی -

تیرے عاشق کو یہی دل سے ہے مرغوب مرین　　اور منظور یہی ہے بہر اسلوب مرین
واسطے اپنے ہی بس غم مین ہی خوب مرین　　زیست سے تنگ دل ایسے ہین کہ ڈوب مرین
نظر آجائے جو کوئی چاہ ذقن ان روزون

رگھناتھ راؤ نے آہ سرد بھر کر کہا -

دلمین حسرت تو بہت اپنی بھری تھی ناسخ　　گھر سے جانے کو نہین چاہتا ہی جی ناسخ
پھر مجھے نیکے سے ہاتف نے خبر دی ناسخ　　ہین جفا مین جو یہی اہل وطن کی ناسخ

مجھ سے چھٹتا نظر آتا ہی وطن ان روز دن

الغرض دونون اپنے اپنے خبط مین اُلجھے رہے - مگر نگاہ سے نگاہ لڑی رہی اور کوٹھی مین بالکل سناٹا رہا - جب ضبط نہو سکا - چندر موہنی کی درد بھری آواز نے اس سناٹے کو توڑ دیا اور وہ شکایت کے طور پر کہنے لگی -

چندر موہنی - پیارے - دل وجان کے مالک - کیا مجھے ایک بار ہی بھول گئے -

کنور جی - پیاری! میرے جسم میری جان میری روح! رگ رگ مین تمھاری محبت سرایت کر گئی ہے - تم کہین بھول سکتی ہو - اگر مین مر بھی جاؤن تو میری مٹی سے تمھارا نام نکلا کرے گا - پیاری تمھاری چاند سی صورت دل کے ریشے ریشے مین جڑی ہوئی ہے -

چندر موہنی - اتنے دنون تک کہان رہے ؟

کنور جی - گو جسم دوسری جگہ تھا مگر دل تو تمھارے گیسوؤن مین پھنسا ہوا تھا - پیاری تلاش کر لیتین -

چندر موہنی - سوامی! اگر دو ایک دن اور نہ آتے تو شاید میری مٹی بھی دیکھنے کو نہ ملتی - پیارے اب کبھی مجھے اپنے پاس سے علیحدہ نہ کرنا -

کنور جی - جان من! تم جانتی نہین - دل وجگر تمھارے تیر مژگان سے چھدے ہوئے ہین - اب نہ مجھ مین اُٹھنے کی طاقت ہے اور نہ چلنے کا دم ہے -

یکا یک کسی پرندے کی کرخت آواز نے دونون وارفتۂ محبت کو چونکا دیا - دونون کے خیال بھنگ ہو گئے دونون چارون طرف دیکھنے لگے -

کنور جی - (خود بخود) ہائین - کیا صبح ہو گئی - مین کہان ہون ہائے کچھ ایسا خود رفتہ ہو گیا - یہ نہین جانتا کس لیے نکلا تھا اور کہان آگیا - کیا یہ پرستان تو نہین ہے - ضرور پرستان ہے - شاید مین خواب دیکھ رہا ہون - پرستان یہان کہان - یہ پونا شہر ہے - یہ باغ میری پیاری دلدار کا ہی

پرستان کو یہ خوش نصیبی کہان حاصل ہے - بھلا اسکی سی لطافت اسکی سی بہار
میسر ہو سکتی ہے - یہان فضا کا لطف ہی نرالا ہے -

اشعار

بہار جلوہ گل ہی جو سبزہ زارون مین
تو دلفریبی قدرت ہے کوہسارون مین
غضب کے روح فزا ہین نسیم کے جھونکے
کہ موج آب بقا ہین نسیم کے جھونکے
فضائے دشت کا منظر ہے دید کے قابل
ادائے حسن گل تر ہے دید کے قابل
کہین کدم کے درختون پہ چھارہی ہی بہار
ہرے ہرے کسی جانب ہین جھومتے اشجار

شمیم گل سے معطر ہوا کے جھونکے ہین
کہ موج بوئے گل تر ہوا کے جھونکے ہین

چندر موہنی! پیاری چندر موہنی!! مین تمھارے گھر پر ہون - تمھارے دلکش
باغ کی ہوا سے میرا دل و دماغ معطر ہوا جاتا ہے - ہائے پیاری!
ساری رات یونہی کٹ گئی - بہت دیر ہوگئی ہے - مجھے بہت سے کام
کرنا ہین - جان من! اجازت دو - اب جاؤنگا -

چندر موہنی - پیارے کہان جاؤ گے - ابھی تو رات ہے -

کنور جی - پیاری! نرسنگہ گڈھ آج ہی پہونچ جانا چاہیئے تھا - ایسا
نہو کچھ خرابی او تھلکھڑی ہو -

چندر موہنی - پیارے! ابھی تو پو بھی نہین پھٹی - تم ڈرتے کیون ہو -؟

کنور جی - پیاری میرے سر بہت سے کام آپڑے ہین تمھاری محبت
یہان کھینچ لائی - بلا کسی سے کچھ کہے سنے یہان چلا آیا - چندر شیکھر سنیاسی جی
سنین گے تو بہت ناراض ہونگے -

چندر موہنی - پران ناتھ! تو مین پران کیسے رکھ سکونگی - اگر آپ آج نہ
آجاتے تو ہجر کے ناقابل برداشت صدمے مجھے ضرور مار ڈالتے -

کنور جی - آہ پیاری! میری حالت تم سے بھی بری ہے - مگر مجبور ہون

اسوقت جانے دو۔
چندر موہنی۔ پیارے آج تک مین نے دم بھر بھی آرام نہین کیا۔ ہر وقت تنہائی مین بیٹھکر رو لیا کرتی ہون۔
کنور جی۔ (چندر موہنی کا ہاتھ اپنے سینے پر دباکر) نازک اندام چندر موہنی! اتنی بے صبر کیون ہوئی جاتی ہو۔ ویر کنیان ہوکر اسقدر گھبراتی ہو۔ دیکھو کیسا نازک وقت لگا ہے۔ چارون طرف بلکیش گھیرے پڑے ہین۔ باد مخالف کے جھونکون مین ہمارا مذہبی احساس برباد ہوا جاتا ہے۔ ہندون نے اسلامی پولٹیکل طاقت کی ماتحتی مین اپنی شخصیت کو زائل کردیا۔ جسکا اثر ہمارے مذہبی رسم و رواج پر ہو رہا ہے۔ اسلیے ہمارے پولٹیکل دیوتا مہاراج سیواجی نے اسلامی پولٹیکل طاقت نیست کردینے کی ٹھان لی ہے اس شورے مین ہم بھی شریک ہین۔ اور اسکے نیست کردینے کا سارا بار ہمارے سر پر ڈال دیا گیا ہے۔ پیاری اگر ایک روز بھی یہان قیام رہ گیا تو سمجھ لو آفت ہو جائے گی بلکہ ہماری زندگی کا شیرازہ ٹوٹ جائیگا۔ مین پرتگیا کرتا ہون۔ تسمے لو۔ اگر شادی کرونگا تو تمھین سے کرونگا۔ کوئی دوسری دلربا میرے دل مین اب بس نہین سکتی۔ چاہے تمام عمر برمھ چرج مین کٹ جائے۔
چندر موہنی۔ پیارے! مین بھی ایک بات کہون۔
کنور جی۔ پیاری کہو۔ چپ کیون ہو رہین۔
چندر موہنی۔ میری بھی یہی پرتگیا (قول و پیمان) ہے۔ آپ میرے پتی ہو چکے۔ اب دوسرے کا منھ نہ دیکھونگی۔ ادھرمنی نہین ہونگی۔ ستی ہو کر استری نہین ہونا چاہتی۔ آپ کے چرن کمول کی داسی بننا چاہتی ہون۔
کنور جی۔ جان جان! اسوقت میرا دل بھر آیا۔ صدمہ ہجر بھی کیا بری چیز ہے۔ ایشور دشمن کو کسی پیاری کے ہجر کا صدمہ نہ دکھائے۔ پیاری سوز دل اور آہ آتشین نے خرمن صبر کو پھونک دیا۔ میری پیاری! مجھے کسی طرح اتنی تشفی دیدو کہ تم بیقراری کی حالت مین نہین ہو۔ تو مین اس

غربت مین جاؤن - پیاری دلستان! اب مجھے دیر ہو رہی ہے اجازت دو اپنے پیارے ہندو بھائیون کی سیوا کرون - اس کوشش مین چاہے رگھناتھ راؤ مر ہی کیون نہ جاے مگر ہندون پر آنچ نہ آنے پائے اور مرنا تو برحق ہے اسکا غم کیا - اگر جیتا رہا تو پھر پلٹ کر تمھارے حسن جہاں تاب سے آنکھین روشن کرونگا -

اتنے مین پدم کماری - مدن موہنی اور للتا وغیرہ قسم قسم کی مٹھائیان طشتریون مین لگا کے لے آئین -

چندر موہنی - (پدم کماری سے) بہن کہان چلی گئی تھین -

پدم کماری - کہین نہین - کوٹھی کے دوسرے کمرے مین تھی - لیجیے جانشت حاضر ہے کچھ ناشتہ کر لیجیے - اور اپنے (رگھناتھ راؤ کی طرف دیکھکر) چتت چور کو بھی . . . . . .

یہ فقرہ جست کر کے پدم کماری قہقہہ لگانے لگی - للتا اور مدن موہنی بھی منھ پھیر پھیر کر ہنسنے لگی -

چندر موہنی - کیون بہن ! کتنی رات باقی ہوگی -

پدم کماری - ابھی بہت باقی ہے -

چندر موہنی نے کنور جی کا ہاتھ پکڑ کر کہا -

"پیارے کچھ کھا لو -

کنور جی نے پہلے تو انکار کیا لیکن چندر موہنی کی خاطر شکنی کا خیال کر کے دو ایک ڈلیان منھ مین ڈال لین اور پانی پیا -

کنور جی - اب کیا کہتی ہو - اجازت ہے نا -

پدم کماری - ہان ابھی بڑی رات باقی ہے -

مدن موہنی - ہان صاحب - رات کا واسطہ اور پھر جنگل کا سفر ابھی جلدی ہی کیا ہے -

کنور جی - بہت ضروری کام در پیش ہین - طلوع آفتاب سے پیشتر وہان پہونچ جانا چاہیئے -

یہ کہکر کنور جی اٹھ کھڑے ہوئے۔

چندر موہنی۔ (ہاتھ پکڑکر) پران ناتھ! آپ جس کام کے لیے میرے یہاں آئے تھے وہ کیا پورا ہوگیا۔

کنور جی۔ اور کوئی کام نہ تھا صرف تم سے ملنے آیا تھا۔

چندر موہنی۔ اب کب درشن نصیب ہونگے۔

کنور جی۔ پیاری دستان! مین کبھی نہین چاہتا کہ ایک گھڑی۔ ایک منٹ یا ایک سکنڈ بھی تم سے جدائی نصیب ہو۔ لیکن مجبور ہون ایسا ہی کام سر پر آپڑا ہے۔ جس سے منھ موڑنا اپنی قوم اپنی عزت اپنا دھرم اور اپنے وطن کی اہمیت مٹانا ہے۔ بلکہ اپنے مال و دولت کی بربادی کرنا ہے۔ گؤ براہمن دیوتاؤن اور مقدس تیرتھون کی عظمت خاک مین ملانا ہے۔ اپنی فرض شناسی کھو دینا ہے۔ اگر آج اس فرض سے کنارہ کشی اختیار کرلون تو سمجھو اپنے دیش اور دھرم کی بنیاد کھود ڈالون۔ ہمارا قومی احساس مٹ جائے۔ دیش۔ براہمن۔ گؤ جو ہمارے دینی اور دنیوی ترقی کے باعث ہین سب کا خاتمہ ہوجائے۔ دشمن ہمارے دھرم پر آرے چلا رہے ہین ہمارے دھرم کرم کی بیخکنی کر رہے ہین۔ اور یہ خاندان کی قدامت و شرافت خاک مین ملائے دیتے ہین۔ اس لیے پیاری مجھے جانے دو۔

چندر موہنی۔ ہان ہان پیارے! مین آپ کو روک نہین سکتی۔ آپ شوق سے جائین۔ اپنے ملک اپنے بھائی اور اپنے دھرم کی خدمت کرین۔ دیش کی بھلائی کے لیے جان بھی تصدق ہوجائے تو کوئی پروا نہین۔ مین بیوہ ہوجاؤن تو ہوجاؤن آپ کی مفارقت کی آگ مجھے پھونکدے تو پھونکدے۔ میری ہمنشین سہیلیان میرے مرنے سے بیدرن ہوجائین میرے ماتا پتا میرے نہ ہونے سے لاولد ہوجائین لیکن آپ اپنے انمول دھرم اور دیش کی خدمت سے ہرگز منھ نہ چھپائین پیارے مین آپ کی دیش سیوا کی بڑائی پہلے ہی سے سُن چکی ہون۔ آپ دیش اپکارک سوسائٹی کے نایک ہین۔ یہ بھی جانتی ہون۔

کہتے کہتے چندر موہنی کی آنکھون مین آنسو بھر آئے رقیق القلب رگھناتھ راؤ کا کلیجہ بھی امنڈ آیا سہیلیون کے بھی آنسو ڈبڈبا آئے - رگھناتھ راؤ نے سب کو سمجھایا کہ اس رونے دھونے سے بجز اسکے کہ خود بھی ہلکان ہو اور ہمکو بھی حیران کرو اور دل کو کڑھاؤ کیا نتیجہ نکل سکتا ہے اس سے بہتر یہی ہے کہ سکوت اختیار کرو - اور ایشور کی مشیت سے انسان مجبور سمجھکر خاموش ہو رہو - لو مین اپنی تصویر دیے جاتا ہون اسکو جان سے زیادہ عزیز رکھنا - ایشور چاہتا ہے تو بہت جلد واپس آؤنگا - پہلے تم سے ملونگا پھر کسی اور سے - پیاری آج اس دنیا مین سب سے زیادہ مسرت مجھے حاصل ہے اور تینون لوک مین سب سے بڑھکر خوشی اسدن نصیب ہوگی جسدن میری تمھاری شادی ہوگی درحقیقت جیسا سنتا تھا راجپوت استریان بھی ویر ہوتی ہین - گو ہماری ماتائین اپنے ست دھرم کی عزت قائم کر کے دنیا سے چل بسین مگر اب بھی بھارت کی سنتان مین بہت کچھ اہمیت ہے تم سی ویربالائین ابھی موجود ہین تم اپنے پتا کی مان رکھنے والی سوشیلا ستی لڑکی ہو -

یہ کہکر کنورجی وہان سے جانے لگے - چندر موہنی اور اسکی سہیلیان بھی ساتھ ساتھ پھاٹک تک آئین -

کنورجی کا تیز رفتار گھوڑا ایک درخت سے بندھا تھا سوار ہو گئے اور مہمیز جو لگائی تو دم کے دم مین نظر سے اوجھل - وہ بادرفتار حیوان ہوائی گرد مین چکر کاٹتا خدا جانے کدھر چلدیا -

ادھر چندر موہنی اور اسکی سہیلیون کی آنکھون سے اشک جاری ہو گئے - نالان و گریان اپنی کوٹھی مین آئین - چندر موہنی چادر تان کر اپنی مسہری پر لیٹ رہی -

باب گیارھوان

وہ میری سُنتے نہین بجا ہے مین اونکی سنتا نہین مزا ہے
ادھر بھی ہان ہان کا غل مچا ہی جو شور اُدھر ہے نہین نہین کا

لکشمی! لکشمی!! مین کب سے پکار رہی ہون - کیا بہری ہو گئی؟ سنتی کیون نہین؟ -

ایک ادھیڑ عورت نے یہ فقرے زور زور سے کہے -

اس عورت کی عمر چالیس برس سے کچھ تجاوز کر چکی تھی - شباب کی دوپہر بالکل ڈھل گئی تھی - اسوقت ایک پُر تکلف کمرے مین مسہری پر بیٹھی ہوئی لکشمی کو بلا رہی ہے لکشمی اوسکے لڑکے کی بی بی کا نام ہے - اور اس عورت کا نام سرستی ہے -

لکشمی آواز سنتے ہی لپکی اور سرستی اپنی ساس کے پاس آکر بولی -

لکشمی - ماں! کیا کہتی ہو؟ -

سرستی - تو کیا کر رہی تھی - ؟

لکشمی - چندر موہنی کو کھانا کھلا رہی تھی -

سرستی - وہ کب آئی تھی -

لکشمی - ماں! ابھی ابھی تو آئی ہین -

سرستی - کھانا کھا چکی -

لکشمی - ہان ماں جی!

سرستی سُنکر چُپ ہو رہی لکشمی بھی وہان سے کھسک آئی -

چندر موہنی اپنی سہیلیون کے ساتھ سرستی کے کمرے مین آئی اور مسہری پر پاس بیٹھ گئی -

سرستی نے پوچھا -

" بیٹی! آجکل تو اتنی اوداس کیون رہتی ہے - ؟ جی تو اچھا ہے -

چندر موہنی - ہان جی! کئی روز سے کچھ شکایت ہوگئی ہے کہ کسی قدر حرارت رہا کرتی ہے -
سرستی - کب سے حرارت رہتی ہے بیٹی! کہا کیون نہین -؟
چندر موہنی - کہتی کیا - دو چار روز سے حرارت رہا کرتی تھی - مگر اب تو اچھی ہون -
سرستی - تم بہت جلد گھبرا جاتی ہو -
اتنے مین لکشمی بھی وہان آکر بیٹھ گئی -
ہمارے ناظرین متعجب ہونگے یہ لکشمی کون بیچ مین پھاند پڑی - ہم انکا استعجاب دور کیے دیتے ہین -
سرستی چندر موہنی کی مان ہے اور لکشمی چندر موہنی کی بھاوج - چندر موہنی کے باپ کا نام جنگ راؤ ہے اور بھائی کا نام بیریندر کمار سنگھ ہے -
لکشمی نے آکر سرستی سے پوچھا -
"ماں! اب چندر موہنی کا بیاہ جلدی ہونا چاہیئے -
سرستی - آج ہی تو بیریندر کے پتا سے پوچھا تھا -
لکشمی - انکی کیا رائے ہے -؟
سرستی - آجکل اونھین اسی کی فکر لگی رہتی ہے - وہ چاہتے ہین گھر بر دونون اچھے ہون - ابھی تک کوئی لڑکا نہین ملا - تلاش کر رہے ہین -
لکشمی - اس سال بیاہ ہوجاتا تو اچھا تھا -
سرستی - جہانتک ہوگا اس سال چندر موہنی کا بیاہ کر ڈالین گے -
یہ کہکر سرستی نے چندر موہنی کی طرف نگاہ ڈالی - چندر موہنی پژمردہ اور دل گرفتہ سر جھکائے پاس بیٹھی ہوئی تھی - سرستی سمجھی کہ شرم سے اسنے گردن جھکالی ہے - وہ کیا جانتی تھی کہ اُسکے نازک دل کے ترین حصون مین کیا خلش ہو رہی ہے - سرستی نے کچھ کہا سُنا نہین کچھ دیر ادھر اُدھر کی باتین رہین اور پھر کوئی ضروری کام پیش آجانے سے اوٹھکھڑی ہوئی اور کمرے سے باہر چلی گئی -

تخلیہ ہوجانے سے لکشمی چندر موہنی کے خیالات کی پڑتال کرنے لگی ' ا سنے چندر موہنی کا سر اُٹھا کر پوچھا -

لکشمی - گھبراتی کیون ہو؟ تمھارا بیاہ اس سال ہوجائیگا -

لکشمی یہ کہہ ہی رہی تھی چندر موہنی کی ڈبڈبائی ہوئی آنکھین دیکھ کر گھبرائی پہلے تو وہ اپنے اوپر جھنجھلائی کہ مین نے ناحق اسکے دل کو کڑھایا مگر جب جھنجھلاہٹ کی آگ دھیمی ہوئی اور دماغی توازن پھر اصلی حالت پر آیا تو چندر موہنی سے واقعات پر اپنے دل مین غور کرنے لگی اوسنے پوچھا -

لکشمی - چندر موہنی! روتی کیون ہو؟ - کیا بیاہ سے ڈرتی ہو -

چندر موہنی - روتی تو نہین تھی - آنکھ مین ایک تنکا پڑگیا ہے - اسی سے آنسو نکل آئے -

لکشمی - خوب! بیٹھے ہی بیٹھے تنکا پڑگیا - نہین نہین بی بی! مین سمجھ گئی تم بیاہ کرنے سے ڈرتی ہو -

پدم - ڈرنا کس بات کا - یہ خوب کہی - انکا سویمبر ہوگا -

چندر موہنی - کیا پدم جی! تم بھی دل لگی کروگی -

لکشمی - سویمبر ہوگا! سویمبر!! (ہنسکر) چندر موہنی کا کب سویمبر ہوگا -

پدم - کیا سویمبر ہونا باقی ہے - انکا سویمبر ہوگیا -

لکشمی - کب ہوگیا -

پدم - بہت دن ہوے -

چندر موہنی - (لکشمی سے) اجی! انھین بکنے دو - یہ تو بے پر کی اُڑا دیا کرتی ہین انھین تو سودا ہے -

لکشمی - مین ماننے کی نہین - صاف صاف کہو - تمھاری بات سمجھ مین نہین آئی -

پدم - میری بات ہر ایک نہین سمجھتا - مگر جب کہونگی سچے کی کہونگی -

لکشمی - آخر سویمبر کس کے ساتھ ہوا -

پدم - یہ تو مین نہین بتا سکتی - ہان یہ کہہ سکتی ہون کسی دوسرے سے انکی شادی کی چھیڑ چھاڑ کی جائے آپ سب حال ظاہر ہوجائیگا -

لکشمی - کسی دوسرے سے چھیڑ چھاڑ کیسی - تمھاری باتین تو معمہ ہوتی ہین - سمجھ مین نہین آتین - مین لال بجھکڑ تو ہون نہین - جو پہیلیان بوجھ لیا کرون -

پدم - ہو جی! انکا سوئمبر ہوچکا ہے - سچ کہتی ہون -

اس بات سے چندر موہنی کچھ ناراض ہوگئی - اور ذرا تیزی کے ساتھ بولی -

چندر موہنی - پدم! تمھین بہت باتین بنانا آتی ہین - کہدیا مجھے ایسی ہنسی دل لگی نہین بھاتی - لو مین جاتی ہون -

یہ کہکر چندر موہنی اوٹھ کھڑی ہوئی - اور اپنے کمرے کی طرف رُخ کرکے جلدی - لکشمی اور پدم کماری نے بہت کچھ چاہا کہ اس کشتۂ حسرت و یاس کا دل بہلائین اور اسے جانے نہ دین - چونکہ یہان کی چھیڑ خانیون سے اوسکے دل کے پرخچے ہوئے جاتے تھے اور اوسکی پرانی دشمن شرم اوسکا گلا دبائے دیتی تھی اسلیئے اوسے یہان ٹھہرنا اچھا نہ معلوم ہوا وہ دامن چھڑا کر بھاگ نکلی -

پیچھے پیچھے اُسکی سہیلیان بھی اُٹھ کر متعدد صحن صحنچیان کمرے منجھاتی ہوئین چندر موہنی کے کمرے مین جو اسوقت غمکدہ بنا ہوا تھا پہونچ گیئن - دیکھا چندر موہنی پلنگڑی پر منھ ڈالے بیٹھی ہوئی ہے اور ٹپ ٹپ آنسو گر رہے ہین اور شرم نائی ہوئی حیا اُبھر اُبھر کر اس اضطرابی حالت کو دباتی جاتی ہے اُسے خوف ہے ایسا نہو کوئی دیکھ لے -

چندر موہنی کی نگاہ ان آتی ہوئی سہیلیون پر پڑی اُنھین دیکھ کر جو جو خیالات اور جذبات جس جس جگہ تھے وہین ٹھٹھک کر رہ گئے - وہ موں ساد ھے پلنگ پر لیٹی رہی اور سر سے چادر تان لی - پدم اور لکشمی اُسکے پاس بیٹھ گیئن چادر کھینچ لی -

پدم نے کہا - چندر موہنی جی! کیا خفا ہوگیئن - ہنسی دل لگی مین رونا کیسا؟ یہ تو

نئی بات دیکھی۔

چندر موہنی نے کچھ جواب نہ دیا۔ پدم کماری کی زبان سے نکلنے والا فقرہ زہر سے بجھا ہوا تیر تھا۔ جو اس حسن کی دیوی کے کان کے پردے پر پڑا اور اُسکا زہریلا اثر اسکے دل و دماغ کو بے قابو کرتا ہوا اعصاب کے ذریعہ سے سارے تن بدن مین پھیل گیا۔ الکائین اور اسیڈ کے باہم ملنے سے جسطرح ایک قسم کا جوش پیدا ہوتا ہے اُسی طرح اسوقت اسکے تن بدن مین اسکی نیچرل حیا اور زدلی جذبات نے باہم ملکر اسکے خون مین ایک طرح کا تلاطم پیدا کر دیا جیسا کہ مدوجزر کی وجہ سے کسی دریا کے اُچھلتے ہوے پانی مین دیکھا ہو۔ اس جوش سے اُٹھتے ہوے بخارات کچھ تو پسینہ بنکر بہ گئے کچھ ٹھنڈی آہین بنکر مزاج پری کے سینے گھرائے ہوئے اُسکے ہونٹون تک آئے اور جسقدر سینے سے اُلجھکر رہگئے تھے وہ اُسکا دل مسلنے اور کلیجہ جھنجھوڑنے مین مشغول ہوگئے۔

لکشمی۔ چندر موہنی سے۔ بی بی! کیا اب تم ہم سے بھی نہ بولوگی۔ مین نے تو کوئی بات نہین کہی مجھ سے کیون روٹھی ہو۔

چندر موہنی! ۔ میری بھاوج! زیادہ نہ ستاؤ۔ اسوقت جی نہین اچھا ہے ذرا سو رہتی تو طبیعت درست ہو جاتی۔

پدم۔ تو کیا مین چلی جاؤن۔ کیا میری صورت سے ایسی نفرت ہوگئی ہے آہ کیا وہ پچھلی باتین فراموش کر جاؤن! پیاری! اٹھو۔ دل کو تسکین دو۔ دیکھو کیسا سہانا وقت ہے۔ چلو شیوجی کے درشن کرین۔ اور اُنسے مراد مانگین جسطرح پاربتی جی نے تپ کرکے اپنا پتی ڈھونڈھ لیا اُسی طرح تم بھی شیوجی سے اپنا پتی مانگ لو۔

اس جملے سے چندر موہنی کے لبون پر کسی قدر مسکراہٹ آگئی۔ کہا۔ اچھا۔ نہین مانتی ہو۔ چلو باغ کی ہوا کھا آئین۔

لکشمی نے چندر موہنی کا ہاتھ تھام لیا اور پدم کماری تینون کو لیے ہوے باغ کے اندر شیوجی کے مندر مین پہونچین۔

۱۲
بارھوان باب

ساحل سمجھتے ہین تہ دریاے عشق کو
طوفان تلعدا ہے ہمارے جہاز کا

کنور جی! آجکل تمھارا چہرہ بہت اوترا ہے اسکا سبب کیا ہے۔ کونسی ایسی فکر دامنگیر ہوگئی ہے جسنے تمھارا جوش اور تمھاری شوخی اور وہ پھرتی جو قبل اسکے تمھاری رگ رگ سے ٹپک رہی تھی اب نظر نہین آتی۔
پتھر کی سل پر بیٹھے ہوے ایک سنیاسی نے دھونی کے پاس بیٹھے ہوے ایک جوان سے کہا۔
موسم گرما کی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ رات کا وقت ہے۔ چارون طرف اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ اتنے مین آسمان پر ہلکا ہلکا ابر پھیل گیا۔ تارے نظر سے غائب ہونے لگے۔ اندھیرے کے باعث ایسا معلوم ہوتا تھا کہ فاصلے کے درختون نے اپنے تئین ایک دوسرے مین ملا دیا ہے نزدیک کے درختونکی پھنگیون پر بے انتہا جگنو جواہرات کی طرح چمک رہے ہین سامنے ایک تالاب پر درختون اور آسمان کی صورت اندھیرے کے باعث آپس مین ملی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ رات کی ہوا نے جو ابر سے ٹھنڈک چرا لائی تھی اس جوان کی جسمانی حرارت کو کچھ ٹھنڈک دی وہ دھونی کے پاس بیٹھا ہوا بے انتہا اضطراب مین مبتلا پایا جاتا ہے سنیاسی کی بات سُنکر اُس نوجوان نے کہا۔
"سوامی! مین مکدر ضرور ہون۔ مجھے جس بات کا خیال ہے اُسکی وجہ بھی صاف صاف ہے۔
سنیاسی - بچا۔ خلاصہ کہو۔ کسو جہ سے زیادہ اُداس رہتے ہو۔
نوجوان - مہاتما! ہم لوگون نے مغلون کو اپنے دیس سے نکال دینے کا عہد کر لیا ہے اور ہماری اس سوسائٹی مین بہت سے فنا فی القوم اور جانباز ہیاد

شامل ہو گئے ہین ۔ سیواجی مہاراج مغلون کے دشمن اور بھارت ورش کے سچے ہمدرد ہین ۔ انہین خودداری ۔ استقلال اور خودضبطی (جنپر ترقی کا دارومدار ہے) پورے طور پر امتیاز پا چکی ہین ۔ مگر مین دیکھتا ہون وہ جوش یا سرگرمی انہین نہین رہی ۔ جب ہم لوگون نے اس آنے والی مشکلات کے لیے اپنے آپ کو طیار کیا تب اونھون نے مغلون کی ماتحتی قبول کر لی ۔ بلکہ اونکے ساتھ دہلی چل دیے ۔ ابھی تھوڑے ہی دن ہوے مین ایک دوری جگہہ گیا تھا اور راستے ہی دن مین ہماری ترقی کی رفتار سست ہو گئی ۔ ایشور! کیسا انقلاب پیدا ہو گیا ۔ کیا بات سے کیا بات ہو گئی ۔ سارے خیالات بدل گئے ۔ جو سیواجی آزادی کے دلدادہ تھے آج مسلمانون کی جوتیان اٹھانے کے لیے گھر سے نکل گئے ۔ افسوس ہماری زبردست پوزیشن سنبھالنے والا کوئی نہین رہا ۔ ہاے ہمارا سرگرم جوشیلا اور مستقل مزاج آدمی ہم سے ٹوٹ کر دشمنون سے ملگیا ۔ ہاے بھارت تیری کیا دشا ہونے والی ہے ۔ اُف جسکو ہم مرد میدان اور معرکہ جدال و قتال کا خونخوار شیر سمجھتے تھے جو بھارت کا تلک کہا جاتا تھا ۔ جسکے وفادار اور محب قوم کہنے مین دشمن کی زبان لکنت نہ کھاتی تھی جو غرض شناس اور وطن پرست تھا وہی بدقسمتی سے مسلمانون کا دست نگر بن گیا سُنا ہے مغلون کی ماتحتی مین بیجاپور کا قلعہ تسخیر کرنے گئے ہین سوامی! انھین وجوہ سے ہمارا دل پاش پاش ہوا جاتا ہے ۔ ساری افسردگی اسی کی ہے ۔ اسی سبب سے دل سے دماغ تک تفکرات کا جال بچھ گیا ہے اور کچھ ایسی گتھیان پڑ گئین ہین جنکا سلجھنا دشوار ہو گیا ہے اسی غم سے فکر اور اندیشے کی گھٹا مین اٹھنے سے عقل و خرد ۔ ثابت قدمی اور سکون کی روشنیان ماند پڑ گئین ۔ اسی وجہ سے رنج و غم کا ابر دل و دماغ پر محیط ہو گیا انکا تصادم رعد کی طرح گرجکر عقل و خرد پر بجلی گرا رہا ہے ہاے خرمن امید جلکر راکھ ہوا جاتا ہے ۔ طبیعت ادبار کھا رہی ہے اور خون کے قطرات اشک بنکر آنکھون سے بہ رہے ہین دیکھتا ہون انسان انسان کے لقب پانے کا مستحق نہین رہا وہ دولت کا بھوکا ہے ۔ اودسے دھرم کرم کا ذرا بھی پاس

نہین ہوتا - ہائے ایک زمانہ تھا کہ ہماری روحین باقاعدہ طور پر اعلی و ارفع مذہبی اصولون کے مطابق عمل پیرا رہی ہین - آج بھلائی اور برائی کی تمیز کر کے محنت اور کامیابی کے راستے سے ہٹ کر اپنی عظمت اور اپنی شان کا خاتمہ کیے دیتی ہین سوامی! اب میرے قدم یہان سے اُٹھ گئے - یہان سے جا کر کسی دوسری جگہ رہنے کا بندوبست کرونگا اور کچھ فوج کا انتظام کر کے اپنے سرفروش جانبازون کی معیت مین دہلی پر ٹوٹ پڑونگا - یا تو وہ ہمارا عدوے قوم اور عدوے دین اورنگ زیب میری تیغ کا نشانہ بنے گا یا مین لڑ بھڑ کر اپنے دھرم اور قوم پر شہید ہو جاؤنگا -

سنیاسی - بہادر بیٹے! اسقدر مضطرب نہو - دامن آنسوؤن سے کیون تر کیے ڈالتے ہو - صبر کرو صبر کا پھل اچھا ہی ملتا ہے - یہ تم جانتے ہو ہندو جاتی کا جیون ایک ڈبل جیون ہے - ہندون مین دھرم کے اوپر اپنی جانین نچھاور کر دینے اور دنیوی نعمتون اور لذتون پر لات مار کر دھرم مارگ مین زیادہ مستقل ہونے کی پوری قابلیت اور مستعدی پائی جاتی ہے لیکن ذرا وچار کی کمی ہے اسی سے وہ کچھ حریص ہوگئے ہین جتنی - حرص و ہوس اور زندگی کی محبت ہندو افراد کو ہے وہ کسی طرح اُس سے کم نہین جو دنیا کی اور جاتیون کی افراد مین ہے - ایمان اور قومی پاسداری کی اسپرٹ اسوقت جسقدر مسلمانون مین ہے اسکا عشر عشیر بھی آجکل ہندوون مین نہین ہے - دھرم کی جو طاقت اسوقت اسلام مین دیکھتے ہین اسکا سوان حصہ بھی ہندوؤن مین نہین ہے - سنسار مین شاید ہی کوئی جاتی ایسی ہو جو اتنا دھرم دھرم پکارتی ہو جتنا کہ ہندو جاتی پکارتی ہے لیکن جب اس دھرم کے عمل کرنیکا وقت آتا ہے جب اس دھرم کے مطابق جیون بنانے کا سوال ہوتا ہے تو ہندو پیچھے ہٹ جاتے ہین - مگر نہین مین دیکھتا ہون ابھی بھارت کی سنتان مردہ نہین ہوئی ہے دھرم ویر اور دھرم ویر اب بھی موجود ہین - پرشارتھ کے دلدادگان کی کمی نہین - البتہ وقت کی کمی ہے - وقت آنے دو - قدرت کی طرف سامان موجود ہو جائینگے - ہندو زندہ ہین مردہ نہین - ایکدن انکا ستارہ بھی چمکے گا - میرا خیال ہے سوامی نے اپنی خواہش یا دولت کی طرح سے

مغلون کی اطاعت نہین کی - اسوقت ضرورت ہی ایسی لاحق ہوگئی تھی - مین سمجھتا ہون اگر تم بھی اسوقت ہوتے تو سیواجی کو اسی بات کی ترغیب دیتے کہ مغلون کی اطاعت سے اسوقت اپنا کام نکلتا ہے اونکے طرفدار بن جاؤ - وہ موقع محل ہی ایسا تھا - سیواجی دل سے طرفدار نہین ہوے اور نہ پالیسی باز مغلون کی اطاعت قبول کی ہے - بہادر ویرا اپنے ارادے پر مستقل رہو تمھاری مرضی کے موافق کام ہوگا - تمھاری خواہشات عنقریب جلوہ دکھایا چاہتی ہے - تمھاری مراد پوری ہوگی -

نوجوان - ہماری مراد پوری ہوگی - ضرور ہوگی - پرماتما نے چاہا بہت جلد پوری ہوگی - بھگوتی کی دیا ہوگئی تو یہی ہماری مٹھی بھر جماعت مغلون کو مار بھگادیگی - یہی ہماری دلی کا تخت الٹ دینگے - ہماری تلوارین مغلون کو چورنگ کردینگی - بھگوتی کی کرپا سے بھارت کا اودھار کرونگا - ماتا! اب تیرا ہی سہارا ہے -

سنیاسی - بہادر لڑکے! تم سیواجی کو کیا سمجھتے ہو کیا وہ معمولی انسان ہین - نہین وہ کسی دیوتا کا اوتار ہین وہ قول کے دھنی ہین وہ مغلون کو زیر کرینگے - اونکی بات جھوٹ نہین ہوسکتی -

نوجوان - سوامی! آپ یہ کیا فرما رہے ہین - وہ اپنے قول سے ہٹ گئے - بھارت ماتا کی سیوا سے ہاتھ اٹھا لیا - اونکی ویرتا اور پُرشارتھ مین کلنک لگ گیا اونکے نام پر سیاہی لگ گئی - غیر قوم اور ردہ قوم جو اپنے مذہب اور ملت کی دشمن ہورہی ہے - اوسکا جام صحت نوش کیا - اب مہاراشٹر سا پاک ملک بھی مغلون کے قدم سے ناپاک ہوجائیگا - انکی مدد سے تمام دیش مین مغلون کا پھریرا لہرائیگا - مغلون کا اس دیس پر تصرف ہوگا - گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے کی مثل صادق ہوئی جاتی ہے - آہ سیواجی! تم نے کیا کیا بھبھیکن بنکر اپنی لنکا اجڑوا رہی ہاے - ہاے - ڈوب مرنے کی بات ہی - مین سمجھتا تھا سیواجی کا جسم وطن پرستی اور حب قومی کے خمیر سے بنا ہوا ہے آہ یہ خیال غلط نکلا - سیواجی! تم سے ایسی امید خواب مین بھی نہ تھی - تم اپنے ملک و قوم کے دشمن ہوگئے - آستین کا سانپ بنگئے -

سنیاسی - لڑکے! تو یہ کیا کہہ رہا ہے - سیواجی کے دھرم مین کبھی بٹہ نہین لگ سکتا تیرے خیالات بالکل غلط ہین - اُنہین دھرم کا احساس ہے - قومی حمیت ہے - وہ اپنی اہمیت کبھی بھول نہین سکتے وہ فرض کے راستے سے کبھی بھٹکنے والے نہین اونکی ذات پر عیب لگانا سورج پر خاک ڈالنا ہے - بغیر سوچے سمجھے کسی کو بدنام کردینا بڑا پاپ ہے - پیارے بیٹے! وہ اپنی جاتی مین عمدہ خیالات پھیلانے والے ہین - وہ بہت سچے منش ہین - وہ اپنے قومی دھرم کی حفاظت و ترقی مین کافی سے زیادہ گرمجوشی دکھائین گے وہ اپنی جاتی اپنے دھرم کے سچے فدائی ہین - اونکے جیون اُنکے کریکٹر اور اُنکے مہابھاوون پر ہندو جاتی جتنا فخر کرے کم ہے - اونکا نام ہمیشہ ہندو جاتی کی تاریخ مین آب زر سے لکھا رہے گا - وہ دنیا مین ایکبار پھر اس بات کا ثبوت دینگے کہ اس جاتی مین ابھی تک زندگی ہے جو جاتی اتنے زمانے سے زوال اور مسلمانون کی ماتحتی کے بعد اپنے اندر سے اس قسم کا مہاپرش پیدا کرے اسکو اپنی ترقی سے کبھی محروم نہ ہونا چاہیئے - سیواجی! مہاپرش ہے - اوسمین عقل وچار سمجھ اور دماغ کی کمی نہین اور نہ اسمین دھرم بھاؤ کی کوتاہی ہے - وہ دکھانا چاہتا ہے کہ ہندوؤن مین حوصلہ وہمت کی کبھی کمی ہو نہین سکتی - انھون نے ہندو جیون کی اچھی طرح سے جانچ پرتال کرلی ہے - انھون نے ہندو دھرم کی دھرم سکشون سے تعلیم پائی ہے - وہ جسمانی ذہنی دماغی طاقتون سے کام لینے والے انسان ہین - وہ بلوان ہین - اس لیئے اُنکے بل - پراکرم - پُرشارتھ اور اوج عقل پر دھیان دو اور زنگ زیب کی اطاعت گذاری کا خیال چھوڑدو - اسمین بھی کچھ نہ کچھ تہ ہے - سردست اطاعت قبول کرنے مین کوئی راز چھپا ہوا ہے - اس خیال کو دل سے نکال ڈالو کہ سیواجی سا دھرماتما اور بلوان پرش اورنگ زیب جال مین پھنس گیا - اور اُسکی فرمابرداری قبول کرلی -

نوجوان - سوامی! یہ راز تو میری سمجھ مین نہین آیا تھا کہ سیواجی مصلحتاً مغلون کے شریک ہوگئے ظاہر اسباب جو کچھ دیکھنے مین آیا اُس سے بے اطمینانی ہوگئی شکایت کر بیٹھا - کہ ایسا ویر پُرش اور ایسا دھرم کرم کی پابندی کرنے والا

انسان اپنی قومی حمیت پر خاک ڈال رہا ہے - ملک مہاراشٹر کے چمکتے ہوئے موتی پر خاک پڑ رہی ہے - اسکا مجھے تردد تھا - اب آپ کے اطمینان بخش کلمون سے کچھ کچھ تسلی ہو چلی ہے -

سنیاسی - ہونہار ویر! تیرے سر مین جو سودا سما گیا ہے جس فاسد خیال نے تیرے دماغ کو گرم کر رکھا ہے پہلے اُسے دفع کر - صبر اور استقلال سے کام لے اپنے کام پر ثابت قدم رہ - مین تیرے سارے شکوک مٹائے دیتا ہون -

نوجوان - سوامی! فرمایئے - سیواجی کس وجہ سے مخالفون کا ساتھ دے بیٹھے - اسمین کونسا راز چھپا ہے -

سنیاسی - کچھ دن ہوئے - شایستہ خان نے پونا نگر کا محاصرہ کر لیا تھا - اور تمھاری طاقتون اور تمھاری یکجہتی کا نتیجہ یہ ہوا کہ بھاگتے بن پڑی - جسطرح بلی کی پاؤن سے چوہا جان چھپاتا پھرتا ہے شایستہ خان بھی سیواجی کے خوف سے ایسا بھاگا کہ دہلی مین جا کر دم لیا -

نوجوان - ہان سوامی! - اُس شب کی واردات اور سیواجی کی چالاکدستی ابوقت تک آنکھون کے سامنے پھر رہی ہے -

سنیاسی - اُس معرکے کے دوسرے ہی روز اپنا لاتعداد لشکر لیکر شایستہ خان نے سیواجی پر یورش کی اور سیواجی نے میدان رزم مین جو کچھ بہادری دکھلائی وہ تم جانتے ہی ہو -

نوجوان - بخوبی جانتا ہون - مین بھی تو اُس معرکے مین شریک تھا -

سنیاسی - شایستہ خان سے کوئی ہندو سازش رکھتا تھا -

نوجوان - یہ تو مجھے معلوم نہین -

سنیاسی - کیا تم نہین جانتے -

نوجوان - مطلق نہین -

سنیاسی - جب تم ناگپور گئے تھے اورنگ زیب کی دوسری فوج نے اس دیش پر چڑھائی کر دی تھی - اس فوج مین مغل اور راجپوت دونون شریک تھے -

نوجوان - اس فوج کا سردار کون تھا -
سنیاسی - راجپوتی فوج کے سردار مہاراج جے سنگھ تھے - اور مغل فوج دلیر خان کے کمان مین تھی - اب ذرا باریک خیال ہے - سوچو - سیواجی اسوقت کیا کرتے - اگر جنگ پر کمر باندھ لیتے اور لڑائی کی ٹھانی جاتی تو لامحالہ طرفین کی ہندو فوج کٹ جاتی - ہندؤن ہی کو زوال ہوتا - کیونکہ راجہ کے ساتھ پچاس ہزار راجپوت اور دلیر خان کی ہمراہی مین پانچ ہزار پٹھان تھے - اورنگ زیب نے حکم دے رکھا تھا کہ دلیر خان پیشقدمی نہ کرے - بلکہ راجہ جے سنگھ کی مدد پر رہے - ادھر راجہ کے دل کو بھی بڑا تردد تھا وہ اپنے دل سے کہتے تھے کہ سیواجی شاطر اور جوانمرد آدمی ہے - اور پھر دغا بازی مین بھی پورا عیار ہے - افضل خان کو کس طرح مارا - شایستہ خان کا کیسا حال خراب کیا مجھ سے کیسے ملے گا چنانچہ اس خوف سے راجہ جے سنگھ نے اپنے پردہتون اور برہمنون کو بلا کر ایک انشٹھان بھی کرایا - جو تین ماہ تک رہا - ادھر سیواجی کو اس لشکر عظیم کے پہونچنے کی خبر سے بہت بڑی تشویش ہوئی اور وہ بھی دلمین سوچنے لگے کہ اس بلا سے جانبری نہین ہو سکتی - یہ مسلمان تو ہین نہین جنھین ٹڈیون کی طرح پیٹ لونگا یہ راجپوت ہین جو اب کی بار میرے مقابلے کے لیے بھیجے گئے ہین جب سیواجی اس سخت تشویش کی حالت مین تھے تو بھگوتی ماتا نے ظاہر ہو کر انکی تشفی کی کہ تو کوئی فکر نہ کر بیدھڑک راجہ کے ساتھ دہلی چلا جا - مین تیری رکشیا کرکے تجھے بخیر و عافیت تمام تیرے وطن کو واپس لاؤنگی - اسپر سیواجی کو بڑی ڈھارس ہوئی - چنانچہ اس چال سے بلا ٹال دی ہندؤن کی جانین ہلاک ہونے سے بچالین - ورنہ ہندؤن ہی کا نقصان ہوتا مسلمان تو ایک بھی نہ مرتا -
نوجوان - بیشک ہندو ہی کام آجاتے مگر ایک بات کا مجھے افسوس ہے -
سنیاسی - کس بات کا -
نوجوان - میرے نزدیک تو ایسے قوم کش ہندؤنکا مرجانا ہی بہتر تھا مہاراج جے سنگھ اور انکے سپاہی جتنے ہین سب اپنج ہین - انھون نے اپنے دھرم کو

تلانجلی دیدی ۔ مغلون کی جوتیان سیدھی کرنے مین انھون نے اپنا فخر سمجھ لیا ہے
پھر ایسے دشمن قوم پر رعایت کرنا کس نے کہا ہے ۔ مین ہوتا تو ضرور اُس
ملک قوم کے دشمن راجہ جے سنگھ سے دو دو ہاتھ ہوجاتے ۔ اور دکھا دیتا
کہ ہندؤن مین ابھی ایسے لوگ موجود ہین جو اپنے ملک و قوم پر جان فدا کرنے کو
مرتے دم تک طیار رہین گے ۔ وہ اپنے اُس بھائی کی کبھی صورت دیکھنے کے
روادار نہ ہونگے جسنے قومی پاس کھو کر بزرگون کے نام پر دھبہ لگا کے ملکش بادشاہ
کا ساتھ دیدیا ۔ اور اپنی قوم کا دشمن بنگیا ۔

سنیاسی ۔ یہ خیال تمھارا بہت درست ہے ۔ لیکن ہمارے مہاراج
سیواجی تو عہد کر چکے ہین کہ ہندؤن پر ہاتھ نہ اُٹھائینگے ۔ کیونکہ اسمین خود قوم
کا زیان ہے ۔

نوجوان ۔ اور یہ بھی تو قول تھا کہ مغلون کی اطاعت جیتے جی کرینگے ۔

سنیاسی ۔ ہان یہ بھی قول تھا ۔ مگر اسمین بھی ایک ٹرک ہے ۔

نوجوان ۔ کیا مرک ۔ کیا مخالف سے ملجانے مین اپنی قومی ہستی برباد نہین
ہوسکتی ۔ کیا ہندو اب آزادی سے رہ سکین گے ۔ کیا اونکے تیرتھون پر
جزیہ نہ لگایا جائیگا ۔ کیا مندرون شوالون پر پھاوڑے بجنے سے رُک رہینگے
یہ وہی اورنگزیب ہے جسنے اون فریادی ہندؤن کو فیل سے پامال کرا دیا جو
سیکڑون کوس سے بڑے بڑے تیرتھون سے بڑے بڑے پوجاری
مندرون اور شوالون سے اس تمنا پر آئے تھے کہ ہم جہان پناہ سے
عذر خواہ ہوکر مندرون اور تیرتھون کا جزیہ معاف کرالین گے ۔ ہمارے
قومی تہوارون پر جو ٹکس لگایا گیا ہے عرضداشت پیش ہوتے ہی نوازش شاہ
سلطانی مبذول ہوجائیگی ۔ ٹکس معاف کردیا جائیگا ۔ بخلاف اس کے
اُس ظالم وجابر بادشاہ نے بیچارون کو مضبوط زنجیرون اور مضبوط بیڑیون
مین جکڑ کر بعضون کو قید خانے کی ہوا کھلائی اور بعضون کے گلون پر چھری
رکھی گئی ۔ اورنگزیب پالیسی باز ہے اوسکے فعل وقول کا اعتبار نہین
وہ برادرکش ہے بھائیون کو کس بیدردی سے ہلاک کیا ۔ کہ جلاد فلک بھی

اُسکی سخی یان دیکھکر دانتون مین اُنگلی داب لیتا ہے افسوس! سیواجی اورنگ زیب کی جال مین پھنس گئے۔ دیکھئے انجام کیا ہوتا ہے۔ خیر آپ وہ مرمک بتائیے۔ کس لیے مغلون کا ساتھ دے اُٹھے۔

سنیاسی۔ سیواجی کا خاص منشا کچھ اور ہی ہے وہ چاہتے ہین کہ اپنا قومی شیرازہ ٹوٹنے نہ پائے۔ راجپوتون سے لڑنے مین اپنے ہی قوم کا نقصان متصور ہے۔ انھون نے سوچ رکھا ہے کہ جے سنگہ کا ساتھ دینے سے نتیجہ اچھا ہی نکلے گا جے سنگہ کو اپنا طرفدار بنا لونگا۔ تعجب نہین سیواجی کی ذہانت کام دے جائے اور راجہ جے سنگہ مغلون سے کنارہ کش ہو جائین۔ انکے مل جانے سے اورنگ زیب کا بازو ٹوٹ جائیگا۔ اور پھر اسمین اتنی طاقت نہ رہے گی کہ سیواجی کا مقابلہ کر سکے۔ تخت دہلی کی بنیا دین ہندون کی دل شکنی سے یوہین متزلزل ہو رہی ہین جے سنگہ اور سیواجی کی تلوارین تخت دہلی بہت جلد دھمک لینگی۔

نوجوان۔ کیا آپکے مشورے سے سیواجی مہاراج نے یہ کام کیا ہے۔؟

سنیاسی۔ ہان۔ اور کچھ تم نے خیال کیا۔ اگر ہان تو سیواجی راجہ جے سنگہ سے لڑ بیٹھتے تو علاوہ ہندو قوم کے بربادی کے اس مہاراشٹر ملک کی آزادی اور وہ عظمت جو اسکو اسوقت حاصل ہے یعنی مغلون کے دست برد سے بچا ہوا ہے۔ قوم مغل کے ماتحت نہین ہے یہ سب خاک مین ملجاتی۔ اسلیے۔ اُنھون نے بہت اچھا کام کیا۔ کشت و خون کا بازار بھی گرم نہوا اور مہاراشٹر کی آزادی پر بھی پانی نہ پڑا۔

نوجوان۔ سوامی! سچ فرماتے ہین۔ جن جن فاسد خیالون سے دماغ چکر کھا رہا تھا۔ آپ کی کرپا سے سب دور ہو گئے۔ کل شکوک جاتے رہے۔ اب فرمائیے آپکا عزم کدھر کا ہے۔

سنیاسی۔ مجھے ان مغلون پر ذرا بھی اعتبار نہین۔ میری طبیعت شک کھا رہی ہے۔ گمان ہوتا ہے۔ ادھر سیواجی کو بیجاپور کے نواب کے ساتھ الجھا کر اورنگ زیب نے ایک چال کھیلی ہے۔ تعجب نہین۔

یہان کا میدان خالی پاکر شاہی لشکر ادھر ٹوٹ پڑے اور یونا راجگڈھ سنگڈھ وغیرہ پر تصرف کر بیٹھے - اس لیے میرا ارادہ ہے کہ جا کر پتہ لگاؤن کہ یہ میرا گمان صحیح ہے یا غلط -

نوجوان - واپسی کا کبتک ارادہ ہے -

سنیاسی - ٹھیک نہین بتلا سکتا -

اس گفتگو کے بعد چندر شیکھر سنیاسی نے ایک سمت کی راہ پکڑی - اور ہمارا نوجوان دوست رگھناتھ راؤ بھی گھوڑے پر سوار ہو کر کسی طرف چلدیا -

---

۱۳ تیرھوان باب

تمھاری دیدبازی کی تمنا نے ہمین مارا

مگر ہم اس چمن سے اب برنگ بو نکلتے ہین

قدرت کے کارخانے جدا ہین کہین دھوپ ہے کہین سایہ - کبھی دن ہے کبھی رات - کہین خوشی ہے کہین غم - کوئی گدگدے بچھونے پر میٹھی نیند کے مزے رہا ہے - کسی کو پھٹی بوسیدہ چٹائی بھی میسر نہین - کوئی فکر دن سے گھلا جاتا ہے کوئی بیفکری سے زندگی بسر کر سکتا ہے - کوئی شربت وصل جانان سے سیراب ہے کسی کو فراق محبوب مین تمام شب کروٹین بدلتے بدلتے گذر گئی - اُسے دین و دنیا کا ہوش نہین - اُسے کیا خبر کہ آفتاب کس طرف سے چڑھتا ہے اور کس طرح دنیا کو روشن کرتا ہوا غروب ہوجاتا ہے - ہجر کے ستائے ہوؤن کو دنیا کی دلچسپیون کا کیا لطف معلوم - جب دیکھیے اوسکے چہرے پر غیر معمولی اُداسی ہی پائیے گا - اوس غمزدہ کی آنسو بھری ہوئی آنکھون سے تار نظر جھانک جھانک کر نکلتے ہی دکھیئے گا -

اسوقت ایک نوجوان بستر پر لیٹا ہوا آہ و زاری کر رہا ہے - اُسکی زبان سے

یہ کلیجے نکل رہے ہین۔

ہے مجھ بدنصیب کو آرام کہان ؟ میرا مقدر مجھ سے خلاف ہے۔ ایشور مجھ سے روٹھ گیا۔ اے ساری دنیا کی بلاؤ تم آکاش تک کی بلاؤن کو اپنے ساتھ لیتی آؤ اور پل مارتے مین مجھ بدقسمت کا کام تمام کردو۔ ہائین۔ یہ کون شخص ہے کیا اسے ہم نے کبھی دیکھا ہے۔ یہ زمانے کا ستایا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ دیکھئے نا اسکی آنکھون کا سیلاب کسی طرح رُکتا ہی نہین۔ کیا کہین کا سوتا کھل گیا۔ آخر سیلاب کہان سے پھوٹ نکلا۔ دریا۔ جھیل۔ تالاب پر تو آفتاب کی تیز کرنین پڑنے سے بھاپ بن جاتی ہے جو ہوا مین ملکر کچھ شبنم اولے اور برف بنکر گر پڑتی ہے اور کچھ بادل بنکر ہوا کے ٹھنڈے جھونکون سے پانی کی صورت مین زمین پر گر پڑتا ہے۔ یہ تو نیچر کی فلاسفی ہے بھاپ کے بادل بن جانے سے بارش کا پتہ چلتا ہے اگر قدرت ان چیزون کو نہ بنائے تو بارش بھی نہ ہو۔ جب ان چیزون کے بننے مین کسی طرح کا نقص پڑ جاتا ہے پھر ایک بوند نہین برستا۔ تو اس نوجوان کے جسم مین کیونکر بھاپ بنی اور بادل کہان سے آ گئے جسنے آنکھون کی راہ سے ابر نو بہار کی طرح تقاطر لگا رکھا ہے۔ پہلے اس نوجوان کی شناخت تو کرلین یہ آفت کا مارا کہان آ گیا اور کیون رو رہا ہے۔

اسکا خوبصورت چہرہ۔ اونچی پیشانی کیا کبھی تمھاری نظر سے گذر چکی ہے اُسکی اُٹھتی ہوئی جوانی کی نکلتی ہوئی کوپل یعنی سبزۂ خوابیدہ کی ہلکی ہلکی نیلاہٹ کے جھلکے کیا ہم دیکھ چکے ہین۔ جناب! اسکا دلفریب حسن دیکھنے کے قابل ہے اسکا گورا گورا پنڈا بالکل نقرۂ خام کا معلوم ہوتا ہے۔ جسمین گلابی گلابی سرخی نے ملکر اسکے حسن کا کچھ اور ہی عالم کر رکھا ہے۔ کیا اس شکل وشمائل کا کوئی آدمی تمھاری نظر سے آجتک گذرا ہے۔ اسکی بلند پیشانی اسکی خوش طالعی کا پتہ دے رہی ہے۔ اسکے پرزور بازو اسکے بہادر ہونے کے شاہد ہین۔ اس تیجسوی پرش کو کہین دیکھا ہے۔ کہان دیکھا ہے ؟ ناگپور مین دیکھا ہے۔ چندر موہنی کے باغ مین یہی

گل وہماری نظر سے گذرا تھا۔ شایستہ خان کے ساتھ اسی نے جنگ کی تھی بارہا چندر شیکھر سنیاسی کے ساتھ گفتگو کرتے بھی دیکھ چکے ہین۔ ہو نہو یہ ہی شخص ہے۔ اسی کا نام رگھناتھ راؤ ہے دیکھا آپ نے اسکا وہ رنگ روپ جاتا رہا۔ اسکا چہرہ زرد پڑگیا ہے۔ جسم پر سنون خاک جمی ہوئی ہے۔ کیا کوئی دوسرا تو نہین ہے اگر رگھناتھ راؤ ہے تو وہ مستقل مزاج بردبار اور مضبوط دل والا بہادر آدمی ہے۔ وہ ہرگز اسقدر کبھی نہ روتا۔ مگر نہین اوسکا دل بھی چوٹ کھایا ہوا ہے۔ چندر موہنی کی مفارقت نشتر بن رہی ہے۔ اوسی کی یاد مین چشم خونبار سے پانی کا سوتا اوبل پڑا ہے۔ درحقیقت یہ خیال بہت صحیح ہے۔ ہمارے گمان کی تصدیق اسی خیال سے ہو رہی ہے۔ بیوگ کی آگ بہت بھینکر ہوتی ہے۔ اسکے بھڑکتے ہوئے شعلے کسی طرح بجھائے نہین بجھتے۔ سارا جسم ہلدی کے رنگ مین رنگ جاتا ہے۔ خون خشک اور آنکھون مین حلقے پڑجاتے ہین۔ ہڈیان نکل آتی ہین۔

اے حسن کے جذبات! نہ معلوم تم مین کس بلا کا اثر ہے کہ تم بغیر رنگ لائے نہین رہتے۔ اور لطف یہ کہ جس طرح حسن کی دل لبھانے والی ادائین اپنا جادو پھینکنے مین کمی نہین کرتین۔ اسی طرح الفت کے جذب محبت کا مخفی اثر اور محبت کرنے والون کی دلی بیچینی بھی بغیر اپنا اثر دکھائے نہین رہتی عشق و محبت کے مارے ہوؤن کا چین اور آرام مفقود ہو جاتا ہے۔ صبر و قرار جواب دیدیتے ہین۔ رنج و غم کی گھٹا ہر وقت چھائی رہتی ہے۔ تم دل کو روتے ہو کہ آنکھون کو کوستے ہو یہی دونون تمھارے دشمن ہین۔

اسوقت رگھناتھ راؤ کے چہرے کی اگلی سی رونق تشریف لے گئی ہے ہوائیان اُڑ رہی ہین۔ اوسکا کلیجہ کوئی چٹکیون سے مسلے ڈالتا ہے۔ دل بیٹھا جاتا ہے۔ طبیعت نڈھال ہوئی جاتی ہے۔ چندر موہنی کی بھولی بھولی صورت۔ چاند سا مکھڑا اور جادو بھری آنکھون نے ہمارے دوست پر جادو پھونک دیا۔ اُف کسطرح بے چین ہے۔ کبھی کلیجہ ہاتھون سے تھامتا ہے۔ کبھی اُٹھ کھڑا ہوتا ہے کبھی کہتا ہے۔ ہائے میرا دل چوری گیا!

جس کے قبضے مین اسوقت دل ہے اوسکے پاس کیونکر جاؤن - ہائے بڑی ناموسی ہوگی - چندر شیکھر جی سنین گے تو کیا کہین گے - کبھی آہ کے ساتھ یہ شعر نکل جاتے ہین -

رہین اُس باغ مین ہم پاس بلبل کے نہین یارا
تلاش عارض گلگون مین اب ہوتے ہین آوارا

گریبان جیب گل کیطرح ہی صد چاک اب سارا
تمھاری دید بازی کی تمنا نے ہمین مارا

مگر ہم اس چمن سے اب برنگ بو نکلتے ہین

جگر پر یاد مژگان سے ہر اک دم تیر لگتا ہے
تڑپتا ہی جگر شوق شہادت دلمین پیدا ہی

نہین مین جھوٹ کہتا یہ مرے آگے شوالا ہے
تمھاری راہ مین برگشتہ ہونے کی تمنا ہے

ہتیلی پر دھرے سر عاشق ابرو نکلتے ہین

کنور رگھناتھ راؤ کی طپش دل کم نہین ہوتی - سیلاب اشک کی طغیانی بڑھتی جاتی ہے - انکی نا قابل حالت دیکھکر ہمارا دل بھی بے قابو ہوگیا - کنور جی! تمھین کیا ہوگیا ہے - کیون ان بے سر دپا باتون مین اپنے خیالات پراگندہ کر رہے ہو - ذرا آئینہ لے کر دیکھو منھ کیسا اوتر گیا ہے - جسم سوکھ کر کانٹا ہوگیا چہرے کی آب و تاب جاتی رہی - بارہا تمھین دیکھا ہے مگر آج کی ایسی بے چینی کبھی دیکھنے مین نہین آئی ہم تمھین پہچان ہی نہ سکے -

کنور جی شعر پڑھتے پڑھتے گھوڑے کے پاس آئے اور خدا جانے کس خیال سے سوار ہو کر پونا کی طرف چلدیے -

---

۱۴

باب چودھوان

قیامت کی خلش آفت کی کاوش قہر کی سوزش
مرے دلمین تری حسرت ہی یا کانٹا ہی چھاتے ہین

ساری دنیا کا روشن کرنے والا نورانی کرہ دن بھر سفر کرتے کرتے مغربی افق مین

روپوش ہوگیا۔ زمانے کے انقلاب کی تصویر آنکھون مین پھر گئی۔ دن ہوا رات ہوئی۔ صبح ہوئی شام ہوئی یہ آئے دن ہر گھڑی ہر ساعت کی تبدیلیان بتا رہی ہین کہ دنیا کی کسی چیز کو اعتبار نہین۔ وہ طلائی قرص یا کندن کی طرح چمکتا زر خالص کا ایک گول تھال جو ساری کائنات پر نور برسا رہا تھا کہان گیا۔ وہ چارون طرف آنکھون کو خیرہ کر دینے والی شعاعون کا جمگھٹا دنیا سے ناپید ہوگیا۔ وہ گرم گرم ہواؤن کے چلتے ہوے جھونکے اب دماغ کو منتشر نہین کرتے۔ اب تو عالم ہی اور ہے۔ رات کا قدرتی سناٹا پھیلتا جاتا ہے۔ جھلملاتے ہوے تارون نے نیلے آسمان پر اپنے ڈھلے ہوے جوبن کی بہار دکھانا شروع کر دی ہے۔ سطح فلک پر سیاہی سی دوڑ گئی۔ دکاندار دکان بڑھانے لگے۔ دن بھر کی مشقت اٹھائے ہوے کسان ہل کاندھون پر رکھے بیلون کو ہانکتے چلے جاتے ہین۔ اسوقت ہمارا پیارا دوست رگھناتھ راؤ بھی باد رفتار گھوڑے پر سوار پونا کی طرف رخ کیے ہوے چلا جا رہا ہے۔

چندر موہنی کا خیال ہمدرد بنا ہوا غمگساری کر رہا ہے۔ اسوقت وہ کچھ ایسے انجھیڑون مین پھنس گیا ہے اور خیال یار مین ایسا محو ہے کہ اوسے نہین معلوم مین کون ہون اور کدھر جا رہا ہون۔ اسکا مرکب بھی سر ڈالے ہوے آہستگی کے ساتھ اس خیال سے پھونک پھونک کر قدم دھر رہا ہے کہ ایسا نہو ہمارے راکب کے دُکھے ہوے دل پر کہین ٹھیس لگ جائے اور وہ درد سے بے چین ہو کر زمین پر آرہے۔ حالانکہ اوسکی شوخیان کہے دیتی ہین کہ یہ حیوان تیز رفتاری مین ہوا پر بھی فوق لے جاسکتا ہے۔ کیونکہ کنور رگھناتھ راؤ کے چمکار دینے سے کبھی کبھی یہ حیوان آپ سے باہر ہو کر زمین پر پاؤن ہی نہین رکھتا۔

آہ عاشقون کی قسمت ہی ایسی ہوتی ہے جسطرف دیکھیے یہی نظر آتا ہے آہ عشق مین مایوسی ہی ہوتی ہے ایسا خوش قسمت تو دیکھنے مین نہین آیا جسکو عشق مین کامیابی نصیب ہوئی ہو۔ باغ ہی کو دیکھیے جب پھول اپنے پورے جوبن پر ہوتے ہین اور ہر ایک درخت اپنی دلکش بہار سے

صحن چمن کو رونق دیا کرتا ہے اور جب بلبل سمجھتی ہے کہ وہ ہمیشہ انھین خوشیون مین رہیگی اور اسی قسم کی بہار دیکھتے دیکھتے اپنی عمر گذار دیگی تو اسوقت زمانے کا برباد کرنے والا ہاتھ وہان تک پہونچ جاتا ہے ۔ جہان کبھی شاہدان چمن یعنی ننھے ننھے پودے اپنی ہریالی سے باغ کی تروتازگی دوبالا کرتے ہین اور جہان رنگ رنگ کے پھول اپنی دلکشی سے صحن چمن مین دلفریبی کی بہار پیدا کردیا کرتے ہین وہان خزان اپنا اثر دکھا ہی دیتی ہے کہ سوا خس کے اور کوئی چیز نظر نہین آتی جہان کبھی نرگس کے دیکھنے کا اتفاق ہوا کرتا تھا ۔ وہان آنکھین نظر آنے لگتی ہین غرض جس چیز کو لیجیے یہ نظر آئیگا کہ زمانہ اسوقت دھوکا دے رہا ہے جبکہ انسان سمجھتا ہے کہ اب اُسکی آرزوئین پوری ہونے والی ہین عاشقون کی طرف توجہ ہونے سے یہی دکھائی دیتا ہے کہ اول تو کسی کو شب وصل نصیب ہی نہین ہوتی اور اگر کسی خوش نصیب کو قسمت کی خوبی سے ایسا موقع مل بھی گیا اور اُسکو برسون کی دعاؤن اور سیکڑون قسم کی تکلیفون کے برداشت کرنے کے بعد اگر یار کا وصال میسر ہوا تو پھر آسمان نے اُسکو ایسی گردشون مین ڈالا کہ اس ایک لمحہ کی خوشی کے بدلے برسون کا غم دکھلایا اور لاکھون قسم کے رنج دکھائے یہانتک کہ وہ بیچارا دنیا سے تنگ آکے کسی ویرانے مین گوشہ نشین ہوتے ہوتے یا تو کسی صحرائی درندے کا شکار ہوا یا میرے خیال مین جس چیز کو دیکھیے گا یہی نظر آئیگا ۔ مین نے کبھی کسی عاشق کو نہین دیکھا کہ وہ خوش ہو بلکہ جسکو دیکھا کسی کو تو یار کے ظلمون اور جفاؤن کے شکوے کرتے سنا اور کسی کو آسمان کی دشمنی اور زمانہ کی مخالفت پر روتے پایا ۔ بس یہی حال ہمارے رگھناتھ راؤ کا ہے اسکی رقت قلب سے زبان بند ہے ۔ اسکے چہرے کے تغیر و تبدل سے عیان ہوتا ہے کہ چندر موہنی کی لگاوٹ باز انکھڑیون کا بیمار ہے اُسکی نکیلی پلکون کا گھائل ہے ۔ ایکبار اسکے منھ سے آہ کے ساتھ یہ جملے نکل گئے ۔

"کمبخت عشق! مہلک محبت ۔ کیا جانے اب اُسنے (چندر موہنی سے) ملاقات ہوگی یا نہین ۔ اُسدن تو کچھ سویرے چلے تھے ۔ کیسے موقع پر پہونچ گئے ۔ پرماتما! دیالو پتا! تیرے رحم کا خواہان ہون اپنی رحیمی سے مجھے میرے

ولدار تک پہونچادے - جیند ربونی میرا انتظار کر رہی ہوگی - میرے دھیان مین مستغرق ہوگی - رو رہی ہوگی - اگر پیامک بند ہوگا تو کیا کرونگا - ؟ اس سے کون خبر کرے گا - کہ جنگل بیابان کی خاک چھانتا پہاڑون سے سر ٹکراتا تیرا عاشق جانباز تیرے دروازے پر کھڑا تیرا انتظار کر رہا ہے - کاش وہ اپنے باغ مین نہوئی کہین چلی گئی تو مین کیا کرونگا - کدھر ڈھونڈھونگا - اگر اُسکے پتا کو یہ بات معلوم ہوگئی اور اُنھون نے مجھے دیکھکر کہین پکڑ ا لیا تو بڑی قباحت ہوگی - ہاے مین کیا جواب دونگا سواے پشیمانی کے کیا حاصل ہوگا کیا مین اُنسے کہنے بیٹھونگا - تمھاری بیٹی میری معشوقہ ہے - بڑی شرم کی بات ہے - وہ کہین گے میری بیٹی کو بازاری کسبی سمجھ لیا ہے - میری پاکدامن عفیفہ لڑکی پر ڈورے ڈال رہا ہے - ہاے کیا کرون کیا نہ کرون "

اس طرح کے منصوبے کرتے اسطرح کے خیالی پلاؤ پکاتے ہمارے دوست رگھناتھ راؤ کوسے دلدار کی طرف متوجہ ہین -

میل دو میل اسی پیچ وتاب مین طے ہوگئے - یکایک اُنھون نے اپنے رہوار کو مہمیز دی وہ ہوا سے باتین کرنے لگا -

پونا قریب آگیا تھا - سامنے سے چند مسلح جوان آتے دکھائی دیے - کنور رگھناتھ راؤ پر نظر پڑتے ہی سب کے سب انکی طرف دوڑے - اور آتے ہی سبھون نے قدم لیے - رام رام اور مزاج پرسی کے بعد باتین ہونے لگین -

کنور جی - مین نے سُنا تھا تم لوگ سیوا جی کے ساتھ دہلی گئے ہو - یہ کیا بات ہے - ؟

ایک جوان - جی ہان! ہم لوگ وہین سے آتے ہین -

کنور جی - کیون - ؟

دوسرا جوان - اورنگ زیب کے دلی بغض اور کینہ پروری کے خیالات سے ہمارے مہاراج کو جیل کی ہوا کھانا پڑی - اسوقت وہ قید مذلت مین بند ہین بادشاہ نے قول وقسم کی پروا نہ کی اور نہ عہد وپیمان کا لحاظ رکھا نظربندی کا حکم دے ہی دیا -

ان فقرون نے ہمارے مہربان پر جلتے تیل کا کام کیا - سینے کی آگ بھڑک اوٹھی کلیجہ دھک دھک کرنے لگا - آنکھون سے خون ٹپک پڑا - آستین شعلے منھ سے نکلنے لگے - اسوقت چندر موہنی کا بھی خیال نہین - دونون بازو پھڑک اُٹھے - میان پر ہاتھ پڑگیا - اور کرہ ہوا مین بجلی کی طرح تلوار چمک اوٹھی -

رگھناتھ راؤ نے پوچھا -

دے ہائین! یہ کیسی خبر ہے - کیون سیواجی قید کرلیے گئے - لعنت ہے تیر اور تمھارے ہاتھ پانون پر تمھارا آقا قید ہو اور تم یہان منھ دکھانے آؤ - تمھاری بہادری اور تمھارے نام پر زدت ہے - تم زنانے کیون نہ پیدا ہوے چوڑیان کیون نہ پہن لین - مرد کا نام کیون ڈبویا - مہاراشٹر ویر ہوکر مرنا نہین جانتے تھے - کیا تم مین آریہ ویرون کا خون نہین اگر تم آریہ سنتان ہوتے تو وہین کٹ مرتے - تم مغلون کی ہیبت سے بھاگ کھڑے ہوے تم ہندو نہین ہو - ہندو ہوتے تو ضرور مغلون کی اس کارروائی پر گوشمالی کر دیتے - معلوم ہوا تم مین اپنے وطن اور اپنی قوم کی اہمیت نہین - تم حوصلہ نہین رکھتے تم پست ہمت ہو - تم مین راجپوتی خون کی بڑھی ہوئی ضد نہین - تم مین ذرا بھی حس نہین کیا کہون تمھاری طرح مین بزدل نہین ہون - تم میرے پاس سے چلے جاؤ - تم دشمن ہو دوست نہین - خود مطلب - خود غرض میرے خیالات کی وسعت تمھاری صورت دیکھنے سے تمھاری ہمت کی طرح کم ہوئی جاتی ہے - تمھارے کھڑے ہونے سے میرا دم اُلجھتا ہے تم ہندوستان نہوتے - مہاراشٹر دیش کے ویر نہ ہوتے یا سیواجی کے ملازم نہ ہوتے تو آج ہی تمھارا قلع قمع کر دیتا - تمھارے سر زمین پر ٹھوکرین کھاتے ہوتے - لے اب چلتے پھرتے نظر آؤ مین تمھارا منھ دیکھنا نہین چاہتا -

ایک جوان - (تھرتھر کانپتا ہوا) مہاراج! سیواجی کی ہی اجازت سے ہم ادھر آئے ہین - اسوقت جنگ ٹھان دینا اپنا ہی نقصان کرنا ہے وہ فرماتے تھے - کہان مغلون کی لاتعداد فوج اور کہان چھوٹی سی جماعت

مرہٹون کی کیونکر سر برہو سکتے ہین - ایشور چاہے گا کسی نہ کسی جگت سے ہمارے سرکار اورنگ زیبی جال سے نکل آئین گے - مانا اورنگ زیب کی قید قید فرنگ سے کم نہین - شاہ جہان اُسکا باپ سات سال کی قید سنگین اور عاقبت آخر کار جادہ پیمائے عدم ہوا - ایک ایک بوند پانی کو ترس گیا اورا ورنگ زیب کو ترس نہ آیا - اپنے بیٹے سلطان محمد کو سڑا سڑا کر مار ڈالا - بہادر شاہ کی ۸ برس تک حجامت نہ بننے دی بیچارہ ریچھ کی صورت ہو گیا - اورا اورنگ زیب کا دل نہ پسیجا - جب قبلۂ کونین اور کلیجے کے ٹکڑون سے یہ بے رحمیان ہوئین تو ایک دشمن اور وہ بھی سیواجی سے جانی دشمن کے ساتھ بدسلوکیون کا کیا پوچھنا - سیواجی پر آئے دن سختیان برتی جاتی ہونگی - یہ تو سب کچھ ہی مگر حضور خیال کرین عجب جیوٹ کے آدمی ہین - شاہی احکام نے اور باتون مین تو اپنا رنگ جما لیا مگر آقاے نعمت (سیواجی) کی مذہبی مڑک سے ایک مہیش نہ گئی اونکے لیے روز تازہ پھول مالی دے جایا کرتا ہے - قید مین بھی شیوجی کی پوجن ہوا کرتی ہے - کنور صاحب اآجتک ہم نے اپنے آقا کی عدول حکمی نہین کی - چنانچہ اسوقت بھی اُنھین کے حکم سے اپنے دیش کو پلٹ آئے ہین -

کنور جی - (غصہ فرو کرکے ذرا ملائمت سے) کسقدر تعداد مین تم لوگ واپس ہوئے ہو -

جوان - کوئی پچیس آدمی ہونگے اور لوگ پیچھے آرہے ہین -

یہ سُنکر کنور رگھناتھ راؤ نے اپنے گھوڑے کو مہمیز دی - یا تو پونا کی سڑک سے بڑھے یا رُخ بدل کر دوسری طرف کا عزم کر دیا - وہ باد رفتار حیوان بھی ہوا باتین کرنے لگا - بات کی بات مین پونا کی سرحد سے نکلکر کسی دوسری سڑک پر ہو رہا -

اسوقت انکو نہ بھوک نہ پیاس نہ نیند ہے نہ الکساہٹ - اگر ہے تو حوصلہ اور جیوٹ وہ چاہتے ہین کسی طرح دہلی پہونچ جائین -

دہلی کے چارون شہر پناہ کے پھاٹکون پر مغل ننگی تلوارین لیے گھوڑے

چمکا رہے ہیں ہر ایک پھاٹک پر پہرا چوکی کا انتظام ہے - رات کچھ ایسی زیادہ نہیں گئی تھی - روشنی کا معقول انتظام تھا - پھاٹک جلد بند ہو جائیگا ادھر کے آدمی ادھر اور ادھر کے آدمی ادھر رہ جائیں گے - کنور رگھناتھ راؤ نے پہرے کا کچھ خیال نہ کیا - بلا دسواس گھوڑا پھینکتے ہوئے پھاٹک کے اندر گھس آئے ایک سنتری نے روکا اور پوچھا -

سنتری - تم کون ہو - ؟

کنورجی نے سنتری کی بات کا جواب کچھ نہ دیا اور گھوڑا تیز کرتے ہوئے آگے بڑھ گئے - دوسرے سنتری نے دور ہی سے ڈانٹ بتائی - او جانے والے گھوڑا روک - یہ کہکر لپکا اور گھوڑے کی راس تھام لی کنورجی نے تلوار میان سے نکال سنتری کا سر قلم کر دیا - اب تو بلوا مچگیا - جتنے پہرے دار سنتری تھے "لینا لینا" کہتے دوڑ پڑے - تلوار چلنے لگی - میدان کشت و خون گرم ہو گیا - کنورجی کی تلوار بلا سے بے درمان تھی جسپر پڑی دو ٹکڑے - جسوقت سنتری دانت کٹکٹا کر جھپٹے کنورجی اکڑ کر کھڑے ہو جاتے جسکی قضا ہوتی سامنے آجاتا اور چاروں شانے چت زمین پر ڈھیر ہو جاتا - غرضکہ ایک ایک وار میں دو دو تین تین چار چار کی خبر لیتے - مغل تعداد میں پچاس تھے اور یہ ایک دم - سب پتی بول گئے پچیس نفر کو اورنگ زیب پر تصدق ہو جانے کا فخر حاصل ہو گیا - حق نمک سے مقروض نہ رہے - کنورجی نے پچیس لاشیں لمبی لمبی لٹا دیں - اس معرکہ سے تمام شہر میں تہلکہ پڑ گیا اس تہلکے کی خبر سیواجی کے بھی کان تک پہونچ گئی -

کنورجی کی چوٹ اور بہادری کا کیا کہنا جہاں پاؤں گڑ گئے پھر اکھڑنا محال ہو گیا مغلوں کے یورش کی ادنھیں کچھ پروا نہ تھی - ان کی شمشیر برق خاطف کا کام کرتی تھی جسپر گرتی خرمن ہستی برباد کر دیتی - مغلوں کی چھوٹی سی جماعت گھبرا گئی - جو تلوار اوٹھانے کو تھے ٹکڑے ہو گیا -

کنورجی تھک بہت گئے تھے اب ان میں پھرتی نہیں رہی تھی - جا بجا کی زخم بدن پر آ گئے - گھوڑا ابھی مجروح ہو چکا تھا - خون بہ جانے سے جسم میں کمزوری آگئی تھی - گھوڑے کی پشت زخمی ہو جانے سے خون کے شرائے نکل رہے

گھوڑا زمین پر پانون پٹکنے لگا - کنورجی پشت زین سے کود پڑے - آنکھون تلے اندھیرا آگیا سر پکڑ کر بیٹھ گئے - کسی نے آواز دی اس کافر کو مار نہین لیتے - بدحواس ہوگیا ہے - ایسا نہو پھر ادھڑ کھڑا ہو - کوئی بولا اسے پکڑ لو - بادشاہ کے پاس لے چلو - کسی نے تلوار اوٹھائی - کوئی بھالا لے کر دوڑا - آخر کار طے پایا اسے زندہ گرفتار کر لو - حضرت ظل سبحانی کے آگے لے چلین گے انعام پائین گے -

اب جوق جوق سپاہی اور تماشائی جمع ہو گئے - جس طرح دریا کا باندھ ٹوٹ جانے سے پانی کی روک نہین رہتی - اور جدھر نشیب دیکھتا ہے بہ نکلتا ہے - اسی طرح شہر مین ہلڑ ہو جانے سے تمام خلقت اُمنڈ پڑی - ہزارون مغل ننگی تلوارین لیے اردگرد جمع ہو گئے - فقرے چسپان ہو رہے ہین - کوئی آوازہ کستا ہے کوئی کہتا ہے -

"آدمی کیا ہے موت کا فرشتہ ہے - کسی نے کہا اسنے بہت سے سپاہی بات کی بات مین حلال کر کے رکھ دیئے - بڑا جنگجو بڑا بہادر ہے - کوئی بولا مر گیا - اب اسمین رمق بھر جان نہین - کوئی کہتا ہے - پاس گئے اور دھر لیے گئے - یہ مجسم موت ہے - ہڈیان پسلیان تک چبا جائیگا - کسی نے آوازہ کسا - آدمی کاہے کو بھوت ہے بھوت - کوئی بولا - بھوت ہو دیو ہو وہ کچھ ہی کیون نہو مگر کیا بانکا جوان ہے - کوئی پکارا - یہ سیواجی کا مقرب ہے مصاحب ہے - اگر زندہ رہا تو سیواجی کے لیے آفتین برپا کر دیگا"

لوگ اسی طرح کی ڈینگ ہانک رہے تھے -

الغرض تمام شہر مین یہی چرچے ہو رہے تھے - اہل شہر اپنے گھرون سے اس جنگی دیوتا کی زیارت کے لیے دوڑے چلے آ رہے ہین - اسقدر بھیڑ جمع ہو گئی اگر تھالی پھینکی جائے تو شاید سرون کے سوا زمین پر نہ گر سکے - ازدحام کی کثرت سے شانے سے شانہ چھلتا تھا - سرکاری سپاہیون نے چاہا مجمع منتشر کر دین لیکن کوشش کارگر نہ ہوئی ایک جاتا تھا تو دس آتے تھے -

القصہ بہادر مجروح ذدست رگھناتھ راؤ سوقت زخمون کی کثرت سے بیٹھ نہ سکا زمین پر لیٹ گیا غشی طاری ہوگئی۔ چند سپاہیون نے اوٹھایا اور پالکی پر لادکر حضرت ظل سبحانی کی خدمت مین لے چلے۔

باب پندرھوان ۱۵

پھر حسرت وارمان وتمنا ہی نہ ہونگے

اے یاس نہ کر بے سروسامان مرے دل کو

اورنگ زیب کے عہد خلافت مین قیدیون کی بڑی خرابیان ہوتی تھین خصوص ہندو قیدیون کو وہ شدائد اور وہ سختیان برداشت کرنا پڑتی تھین کہ بیان سے باہر تھین۔ اورنگ زیب کی خاص غرض تھی جتنے ہندو ہین پھڑ کا پھڑ کا کر مار ڈالے جائین اگر اسلام قبول کرین تو سختیون مین کمی کردی جائے۔ ہندوون کو مذہبی عبادت کی روک ٹوک تھی۔ پوجا پاٹ کی سخت ممانعت۔ کھانے پینے کی چیزین خراب کردی جاتی تھین ان مصیبتون سے ہندو قیدیون کو اپنا دھرم بچانا دشوار ہوجاتا تھا۔ ہندو قیدی کا جیل سے زندہ نکلنا ہی دشوار تھا اور اگر نکلا بھی تو مسلمان ہوکر ہندون کو دائمی قید بھگتنا پڑتی تھی۔ قید ہی مین سڑ سڑ اکر مار ڈالا جاتا تھا۔

آج ہمارا شیر ملک دکن کا سورما کنور رگھناتھ راؤ اورنگ زیب کے یہان قید ہے جسم مین بیڑیان بندھی ہوئی ہین۔ جو بدن ماہتاب کی طرح چمک رہا تھا آج داغدار دکھائی دیتا ہے۔ دو چار قدم چلنا بھی دوبھر ہو رہا ہے جسم بالکل لاغر ہوگیا ہے آنکھون مین حلقے پڑگئے ہین۔ ہڈیان نکلی پڑتی ہین۔ یہ سب کچھ ہے لیکن اسکے دل مین کمزوری نہین۔ اسکی جیوٹ اوسی طرح کی ہے۔ وہ ثابت قدمی سے قید کی سختیان اٹھا رہا ہے۔ مگر حوصلے مین کمی نہین۔

خوش قسمتی سے اسکے کھانے پینے کا انتظام ایک راجپوت کے ہاتھ مین آگیا۔ اکثر مہاراج جے سنگہ اس قیدی کو دیکھ جایا کرتے تھے۔ لیکن کنور جی اُنسے کبھی مخاطب نہ ہوتے۔ اور نہ کبھی بھر نگاہ اونکی طرف دیکھا۔ بلکہ جسوقت وہ

تشریف لاتے تھے کنور صاحب کی تیوریان چڑھ جاتی تھین۔ غصہ کی آگ بھڑک اوٹھتی تھی۔

وہ راجپوت جو کنور صاحب کی خورونوش کا انتظام کرتا تھا۔ خوش نصیبی سے رحیم بھی تھا وہ ہندو بھائیون کی خرابیان دیکھ دیکھ کر دل مین کڑھتا تھا۔ مگر ہیبت سلطانی سے کبھی اس بات کا ذکر کسی سے نہین کیا۔

اس راجپوت کا نام بھیرون سنگہ تھا۔ کنور جی نے صرف دودھ اور پھل پر قناعت کی تھی۔ انکے سوا اور کوئی چیز زبان پر نہ رکھتے تھے۔

محبس کے چارون طرف جنگی سپاھیون کا پہرا ہے۔ بھیرون سنگہ کو کنور صاحب سے بولنے کی اجازت نہین۔ وہ گونگے کی طرح آتا اور دودھ اور پھل وغیرہ رکھ کر چلا جاتا کبھی کبھی اسکے ہمراہ ایک جراح بھی آتا ہے اور اُنکے زخمون پر مرہم لگا پٹیان چڑھا دیتا ہے اسکو بھی زیادہ بات کرنے کا حکم نہ تھا۔

رفتہ رفتہ کچھ روز یون ہی گذر گئے۔ اب اس مجروح دوست کے بدن پر ایک بھی پٹی نہین رہی۔ زخم خشک ہو گئے۔ بازوؤن مین پھر پہلی سی طاقت آگئی۔ لیکن فکر و تفکرات از حد بڑھے ہوئے ہین۔ اسوجہ سے انھین جیل مین کسی طرح قرار نہین ہوتا۔

آج ہمارا دوست اوٹھکر بستر پر بیٹھ گیا۔ صبح صادق کی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا دل و دماغ کو فرحت دینے لگی۔ جیل سے باہر درختون پر بیٹھے ہوئے طائر یاد معبود مین چہچہا رہے ہین ہمارے مضطرب دوست کا سینہ اونکی آزادی دیکھکر اُمنڈ آیا۔ اور کسی جانگزا خیال نے قلب و جگر پر چھپا یا مارا۔ طبیعت بے قابو ہوئی اور بستر پر لیٹ رہے۔ دلی منصوبون نے تانتا باندھ دیا۔ اسوقت اسکا جگر کھاتا ہوا اسکے اختیار مین نہین ہے۔ جب چند گذرنے والے لمحون کے بعد جو انسانی طبیعت کے انقلابات کو تبدیل کر دینے مین بہت دخل رکھتے ہین اسکی بیخودی اور خود رفتگی مین کچھ کچھ کمی ہوئی۔ تو اس طرح اپنے دل ہی دل مین کہنے لگا۔

"واہ چہ خوش! زمانہ بھی کتنا خود مطلب ہے۔ کوئی کیسی ہی مصیبت مین مبتلا

کیون نہو مگر دوسرے کو اپنے مطلب سے مطلب ہے۔ کتنے دن ہوے ان ملکشون کی قید مین پڑے پڑے اور کسی نے خبر تک نلی۔

اسی خبط مین دن بج گئے۔ آفتاب آسمان کے ایک تہائی کرہ کی مسافت طے کر گیا۔ اتنے مین بھیرون سنگہ دروازہ کھول کر اندر آیا۔ اور دودھ پھل وغیرہ رکھکے باہر جانے لگا۔ کنور جی نے اوسے روک کر پوچھا۔

"کیون صاحب! آپ ہماری ایک بات کا جواب دے سکتے ہین"

بھیرون سنگہ کھڑا ہو رہا اور پاس آکر بولا۔

"کیا ہے"؟

کنور جی ۔ تم راجپوت ہو۔

بھیرون ۔ جی ہان۔

کنور جی ۔ راجپوت ہوکر مسلمانون کی نوکری کیون کی۔ کیا تمھین ہندو راجاؤنکی کوئی سرکار پرورش نہین کرسکتی تھی۔ کیا تمھاری مدد کسی ویش بھائی سے نہین ہوسکتی تھی۔

بھیرون ۔ مہاراج! جہان پناہ کا حکم ہے کہ قیدیون سے بات چیت نہ کیجائے لیکن آپ خیال رکھین کہ میری وجہ سے آپ کے دھرم پر آنچ نہین آسکی۔ آپ دین سے بے دین نہین ہوے۔ ورنہ اب تک آپکا دھرم جاتا رہتا۔

یہ کہہ کے بھیرون دروازہ بند کرتا ہوا باہر نکل گیا۔

یہ قید خانہ نہین ہے یہ شاہی عمارت ہے۔ اسمین متعدد کوٹھریان۔ دالان اور کمرے ہین۔ یہان اکثر شاہی جلسے منعقد ہوا کرتے ہین۔

بھیرون کے جانے کے بعد کنور صاحب اکتا گئے۔ بیٹھے بیٹھے دم الجھا۔ ٹہلتے ٹہلتے دوسری کوٹھری مین آئے اس کوٹھری کے سامنے صحن مین چھوٹا سا چمن لگا ہوا تھا۔ ایک حوض بھی صاف وشفاف پانی سے لبریز دیکھا۔ کنور جی کی طبیعت ہری ہوگئی۔ کنارے حوض کے بیٹھکر منہ ہاتھ دھویا اور پھر اپنے کمرے مین آگئے۔ اسوقت چہرہ بشاش دکھائی دیتا ہے۔ کلفت مٹ گئی ہے۔ اور وہ سارے خیالات بیشین جو دل ودماغ مین گتھیان

ڈال رہے تھے خودبخود سلجھ گئے۔ دودھ ادر پھل رکھے ہوے تھے۔ اشتہا معلوم ہوئی کچھ کھایا۔ پانی پیا۔ الکساہٹ معلوم ہوئی۔ بوسیدہ چٹائی پڑی ہوئی تھی اُسپر لیٹ رہے۔ اور دل سے باتین ہونے لگین۔

”یہ بھیرون سنگہ کون ہے؟ کیا درحقیقت یہ راجپوت ہے۔ اگر راجپوت ہی تو اسنے مسلمانون کی اطاعت کیون کی۔ کیا اسنے اپنا دھرم بھرشٹ کردیا۔ گیا۔ ہندو نہین رہا۔ کس سے پوچھون۔ وہ تو اپنا راز کھلتا نہین گونگے کی طرح آتا ہے اور بہرے کی طرح چلا جاتا ہے۔ کمبختون نے مجھے کھیل سمجھ لیا ہے۔ مجھے خوف دکھلایا کرتے ہین۔ کمبخت کہتے ہین مجھے برچھی سے ہلاک کرینگے۔ کوئی کہتا ہے دین اسلام قبول کرو۔ ہمارے نبی کا کلمہ پڑھو۔ شریعت اسلام مین دس دس محل کرنے کی اجازت ہے پانچ سات جورو دین ملین گی کمبخت شہوانی لفسانت کے جوش میں مجھے دھمکانے سے کیا حاصل۔ کیا مین اپنا دھرم دیدونگا۔ کیا اپنے بزرگونکا نام ڈبکاونگا۔ کیا چھتریون کی عزت کھودونگا۔ کیا تمھارے کہنے سے مسلمان ہوجاؤنگا۔ کیا مین مرنے سے ڈرتا ہون۔ کیا برچھے اور تلوار سے میری روح لرزتی ہے۔ تم نہین جانتے کہ رگھناتھ راو نیت کا مستقل اور اٹل ارادہ رکھتا ہے۔ وہ کس لیے اپنے ہاتھ پاؤن مضبوط کر رہا ہے۔ رگھناتھ راو تم ایسے بزدلون سے کبھی نہین ڈرتا۔ تمھارے لیے ابھی اوسکے ہاتھ پاؤن مضبوط ہین۔ تم گیدڑون کے لیے اوسکا جوش کافی ہے تمھاری گیدڑ بھبکیون سے وہ نہین ڈرنے کا۔ تم نہین جانتے کہ بھیرون کی لائی ہوئی مٹھائیون اور عمدہ عمدہ کھانون کی اوسنے پروا نہ کی وہ صرف دودھ پر قانع رہا۔ کس لیے کہ اُسکا دھرم خراب نہ جائے۔ کھانون مین ضرور مسلمانون کا ہاتھ لگا ہوگا۔ وہ ایسے کھانے کو ناپاک سمجھتا ہے۔ وہ مرچکا تھا۔ جسم سے بے انتہا خون نکل چکا تھا۔ اوٹھنے بیٹھنے کی طاقت سلب ہوگئی تھی۔ اگر چاہتا تو کھانا پینا چھوڑدیتا دودھ بھی نہ پیتا اور جان سے ہلاک ہوجاتا مگر نہین اسنے موت کو پھٹکنے نہین دیا وہ زندہ رہا۔ اوسنے دودھ پی

صرف اسی لیے قناعت رکھی کہ اوسکی حیات کی کشتی غرق نہو۔ اُسے بہت کام کرنا ہے وہ معترضن سے اونکے جور و تعدی کا عوض لینا چاہتا ہے۔ وہ اپنی مذہبی اور ملکی مذہبی تیرتھون اور معبدون کی عظمت پھر قائم کرنیوالا ہے وہ ہندوؤن کی نسبت ہتی۔ مایوسی کے کیڑون کو شکست کرنے کی تدبیر کریگا۔ اُسے اپنی جاتی کا پورا یقین ہے اس لیے وہ اپنے قومی دھرم کی حفاظت اور ترقی مین زیادہ گرمجوشی دکھائیگا۔ اگر موتع ملا اور بھگوتی ماتا کی کرپا ہوئی اور مہاتما چندر شیکھر جی کے کلامون نے صداقت دکھلائی۔ تو انکی پیشینگوئیان ٹھیک گزرینگی۔ ایشور ہماری مدد کریگا۔ ہم مغلون کی قید فرنگ سے چھوٹ جائینگے۔ اور اپنا قول پورا کرینگے۔ کیا مجھے مسلمان بناؤگے۔ کیا تمنے پنج کمینہ سمجھ لیا ہے۔ کیا مجھ مین قومی اسپرٹ نہین۔ ایک پنج قوم ایک ایک چانڈال ایک کمینہ ایک پنج جاتی کا احمق گنوار بھی اپنے دھرم کے بچاؤ کے لیے تمھاری تلوار سے گردن کٹانا اچھا سمجھتا ہے۔ لیکن مسلمان ہوجانا نہین پسند کرتا ہے مجھے روز روز خوف کیون دکھاتے ہو۔؟ کیا مین تمھارے قبضے مین رہونگا۔ مین نہ جے سنگھ ہون نہ جسونت سنگھ۔

اتنے مین ہلکی آواز کے ساتھ دروازہ کھلگیا۔ کنور جی بحر خوض مین ڈبکیان لے رہے تھے۔ دروازے کی آواز سے چونک اُٹھے وہ چارون طرف دیکھنے لگے۔

اس کے بعد کچھ مسلمان سپاہی اندر گھستے نظر آئے۔ کنور جی نے ہنسکر پوچھا۔

کنور جی۔ کیا مجھے مرنے کے لیے لینے آئے ہو۔

ایک سپاہی۔ نہین۔

کنور جی۔ پھر کیون آئے۔!

سپاہی۔ قاضی صاحب آتے ہین۔

کنور جی۔ کیا قاضی صاحب آتے ہین۔

دوسرا سپاہی۔ قاضی صاحب ہی نہین بلکہ خود جہان پناہ تشریف

لا رہے ہین -

یکایک حضرت ظل سبحانی شہنشاہ اورنگ زیب اور قاضی مولانا ابراہیم کمرے مین داخل ہوئے - کنور رگھناتھ راؤ سرڈالے خاموشی سے بیٹھے رہے سلام بندگی تک نہ کی - سر نہ جھکایا - اورنگ زیب رگھناتھ راؤ کی ہٹ مردی دیکھ کر بیکل ہوا آتش غیظ سے مزاج سلطانی بھڑک اٹھا - آنکھین لال ہوگئین اور شاہی زبان کو کنج دہن مین حرکت ہوئی -

اورنگ زیب - او بے تمیز شیطان! تو نہین جانتا مین کون ہون؟ -

کنور جی - آپ کو کون نہین جانتا - آپ جہان پناہ ہین - دہلی کا تخت آپ سے زینت پا رہا ہے -

اورنگ زیب - کیا اینجانب کو صرف دہلی کا بادشاہ سمجھ لیا ہے - یہ نہین جانتا تمام ملک ہندپر ہمارا سلہ بیٹھا ہوا ہے -

کنور جی - لیکن ملک مہاراشٹر مین شاہی جلال کی تمکنت قائم نہ ہو سکی -

اورنگ زیب - کیون - ؟ مہاراشٹر بھی دائرہ اطاعت مین آ گیا - وہان کا راجہ سیواجی استاہی جیل کی ہوا کھا رہا ہے -

قاضی - کنور صاحب! مین جو کچھ کہونگا تمھاری بہتری کے لیے - اسلام نہین چاہتا کہ ایک زبردست بہادر کی گردن قلم کر دی جائے - اس لیے میری نصیحت کو دھیان دیکر سنو - اور اُسپر کاربند ہو -

کنور - فرمایئے آپ کیا نصیحت دینا چاہتے ہین -

قاضی - اول تو تم بہادر سپاہی ہو تمھین دیکھ کر ظل سبحانی کا دل پسیج اُٹھا رحم آ گیا -

کنور - تو پھر آزاد کر دیا جاؤن -

قاضی - ہو سکتا ہے - مگر ایک شرط پر -

کنور - کون شرط -

قاضی - ہم چاہتے ہین تم مسلمان ہو جاؤ - شاہی مراعات بہت کچھ مبذول ہونگے - جن سے آیندہ زندگی کے بقیہ حصے عیش و آرام سے

بسر ہو سکین گے -
کنور - عیش و آرام مین کیا نفع دھرا ہے - دنیا دار المحن ہے - اس مین عیش کہان - زندگی کے جتنے دن باقی ہین ملک و قوم پر نثار ہوجا ئین - یہی عیش ہے اور اسی کو ہم آرام سمجھتے ہین - یہہ چندروزہ عیش ، ہیچ ہے -
قاضی - عیش و عشرت سے نفرت ہے تو جنگ کا کام کرو - اسلام کا جھنڈا گاڑ کر کفر کی بیخکنی کرو - شہنشاہ تمھین کہین کا نواب بنا دین گے - سلطنت دہلی کے پشت پناہ سمجھے جاوٗ گے - سالار فوج کا معزز عہدہ عطا کیا جائے گا - خدا کے لیے نور اسلام سے دیدہٗ دل روشن کرو - تمھارے حق مین یہی مناسب ہے -
کنور - جی نہین مسلمان کبھی نہ ہونگا - چاہے جان رہے یا جائے -
قاضی - تمھاری نوجوانی اور خوبصورت چہرہ پر ترس آتا ہے - سنگدل سے سنگدل بھی ایک بار تمکو دیکھ کر پسیج اٹھے گا - اس لیے ہمارا کہا مان لو ضد نہ کرو -
کنور - ایک بار نہین ہزار بار کہونگا - مسلمان ہو کے اپنی آخرت خراب کرنا نہین چاہتا -
قاضی - خواہ مخواہ مرنا چاہتا ہے - پھر سمجھاتا ہون - دیکھ ضد کرنا تیرے حق مین بہت برا ہوگا - جلاد تیری بوٹیان اڑا دینگے -
کنور - اسکے لیے تو گردن جھکی ہے -
قاضی - او کافر ! او کٹر ہندو ! کیا تیری آنکھین پھوٹ گئین - تجھے سوجھتا نہین - اسی ضد کی بدولت ہزارون ہندوٗن کی گردنین کاٹ ڈالی گئین -
کنور - یہ تو روزانہ دیکھتا ہون -
قاضی - پھر کیا کہتا ہے ؟
کنور - مجھے بھی اونھین ہندوٗن مین سمجھ لیجئے - مرا بھی یہی منشا ہے کہ ہندوٗن کے نام پر شہید ہوجاوٗن -

اورنگ زیب - خوب سمجھ لے - اب کسی طرح مفر نہین - جان بچ نہین سکتی - دیکھ تیرے اوپر کتنی رعایت کیگئی - ایخانب چاہتے زبردستی سلمان کرڈالتے - لیکن اینجانب نے بخیال دور اندیشی مسلمان بنانا بہتر نہین سمجھا - جب تو مجروح آیا تھا کمزور تھا - تیری دیکھ بھال کے لیے ایک ہندو مقرر کردیا وہی تجھے کھانا کھلاتا اور پانی پلاتا ہے - اب کہا نہین مانتا - معلوم ہوا تیری قضا آگئی ہے - تجھے پنجرے مین بند کرکے گرم گرم سلاخون سے بدن چھیدا جائیگا - کیا ان مصائب اور ان سختیون کے برداشت کرنے کے لیے تو آمادہ ہے - ؟

کنور - آپ کی نیت پہلے ہی سے معلوم تھی - ہمیشہ کی تلوار بیچارے بے دست و پا مظلومون پر اوٹھا کی ہے - آپ شوق سے پنجرے مین بند کیجیے اسمین بھی میرا فخر ہے - یہ واقعہ بھی صفحہ تاریخ مین ثبت ہوجائیگا جب آپ جھیل نہین سکتے - مین تو آپ ہی پھنسا ہون - تقدیر یہان سے آئی - جسم اقتدار جو دیا ہے سمجھیے - مین دل کا آزاد ہون - ہزار زنجیرون سے میری دل کی آزادی جکڑی نہین جا سکتی -

اورنگ زیب - تو بیوقوف ہے - بالکل جاہل -

کنور - جی ہان - مہاراشٹر کے باشندے اجڈ ہوتے ہی ہین - بس اب زیادہ ایسے تضحیک آمیز کلمے نہ کہیں - جو شیر دلون کی توہین کا باعث ہون -

اورنگ زیب - او گستاخ - کل تیری ہمت دیکھی جائے گی - جب جلاد کا خونین خنجر تیرے حلق پر پھر رہا ہوگا - تیرا جسم سیخون سے داغ دیا جائے گا -

کنور - یہ تو پہلے ہی کہہ چکا - مین مرنے سے نہین ڈرتا - زیادہ جوش دکھانے کی ضرورت ہی کیا ہے -

اورنگ زیب جہان غصے سے کانپ رہا تھا - وہان اس بے بس بندے کی ایسی بے دھڑک اور نڈر باتین اوسکے دل پر رعب جما رہی تھین

اورنگ زیب کو خیال تھا کہ جس موش صحرائی نے بڑے بڑے شاہی سپہ سالارون کے چھکے چھڑا دیے بے شمار لشکریون کو نیچا دکھا دیا یہ شیطان بھی اوسی کا ساتھی ہے - اسپر ہیبت سلطانی اثر نہین کر سکتی - اگر ڈانٹ ڈپٹ سے کام نکل جائے تو بہر حال اچھا ہی ہے - کیون مارا جائے - ہماری فوج مین اس ایسے دو چار جیالے بہادر ہون تو سارا ہندوستان کیا ہفت اقلیم پر سلطنت مغلیہ کا پھریرا لہرانے لگے -

اورنگ زیب - (ڈانٹ کر) تو دیکھے گا اب تیری حالت کیسی ہوتی ہے اور تو ان گستاخ کلون کا کیسا لطف اُٹھاتا ہے - آج تو جلسہ کا روز ہے - اسلیے آج کے روز تو چھوڑ دیا گیا - رات بھر خوب سوچ لے کل علی الصباح قتل کر دیا جائیگا -

کنور جی - اس حکم سے میرا دل ڈرنے والا نہین -

اورنگ زیب کی عقل نقصان کو بھی بات کرنے والی تھی - کنور رگھناتھ راو کی باتین شربت کا گھونٹ ہو گئین - پھر کچھ جواب نہ دیا - ادھر کھڑا ہوا قاضی کو ساتھ لیے ہوے وہان سے چلدیا - پھاٹک بند ہو گیا - کمرے مین سناٹا چھا گیا - کنور جی پٹالی پر لیٹ رہے -

باب سولہوان

کسی کی خاک مرقد کا جہان مین پاسبان ہون مین
نشان زندگی ہون مین اجل کا راز دان ہون مین

کسی کے کہنے سے کوئی اپنا دین چھوڑ دیتا ہے کیا دھرم سے زیادہ تلوار مین طاقت ہے - کیا دھرم سی انمول شے برباد کر کے زندہ رہنا بے حیائی کی زندگی تصور نہین کی جاتی - دُشمنون کی یہ لیلا ہے - راجپوتون کی یہ مایا ہے - دھرم کی آزمایش کب ہوتی ہے - مصیبت مین سختیون مین مرنا برحق ہے - آج نہ مرے یا کل - دُکھ سے مرے یا سُکھ سے - تلوار سے

مرے یا برچھے سے - گھر مین مرے یا جنگل مین - لیکن مرنا ضروری ہے
کوئی آب حیات پی کر نہین آیا - اگر آج ہمنے دھرم سا رتن ہاتھ سے کھودیا - تو
دنیا مین منھ دکھانے کے قابل نہ رہین گے - اور عقبے مین دوزخ کی آگ سے
پھکنا ہوگا - آتما مین دھبہ لگ جائیگا - دھرم کا دلکشا راستہ بھٹک جائیگا
جتنی ترقی - جتنی ایشور کی عبادت اور جتنے ثواب کے کام کیئے گئے ہین
سب خاک مین مل جائین گے - دھرم جانے سے دوسرا جنم بھی خراب
ہوگا - پنچ جونیون مین پیدا ہونا پڑے گا - پنچ ہوکر پاپ کے کرم
کرنا پڑینگے - ایشور سے بمکھ - کرم سے بمکھ - دھرم سے بمکھ اور اپنے
فرض سے منھ موڑنا ہوگا - پرماتما! دیا کرو - بھگوتی دُرگے! دل مین
طاقت دو - ساہس عطا ہو - بھوانی ماتا! استقلال دیجیے - اپنا فرض اور
اپنا دھرم چھوٹنے نہ پائے - مرجاؤن - قتل کردیا جاؤن - جلا دیا جاؤن
لیکن حواس درست رہین - دل پر تاریکی نہ چھانے پائے - عقل سے
کام لے سکون - ہندو دھرم سے علیحدگی نہو سکے - بھگوتی! اس دُکھ مین
مدد دو - ثابت قدمی عطا فرما - مجھ مین گیان دو - عقل سالم رکھ - ماتا!
مین مرنے سے نہین ڈرتا - جلادون کی تلوار سے نہین ڈرتا - دہکتے
ہوے آگ کے شعلون مین کود پڑنے سے بھی خوف نہین کھاتا - مین
کسی سے نہین ڈرتا ہون - اگر ڈر ہے تو ایک ہی چیز کا - وہ چیز کیا ہے -
دھرم! ایسا نہو دھرم ہاتھ سے جاتا رہے - دین کھو بیٹھون - اس خیال سے
روح لرزا ُٹھتی ہے - دُرگے! کل مین ذبح کیا جاؤنگا - کل زندگی کا آخری
دن ہے - کل کا دن میرے لیے خطرناک ہے - نہین نہین خطرناک
کیسا بہت مبارک ہے - کل ہی دھرم کی کشتی پر سوار ہوکر اس دارالمحن
سے نجات حاصل کرونگا - کل استقلال کی مضبوط رسی پکڑ کر دھرم کے پوتر
درخت پر چڑھونگا - اور سُرگ کے پھل توڑ توڑ کر کھاؤنگا - کل ہی اس
فانی جسم کو چھوڑ کر مقدس روح پرماتما مین واصل ہوگی - کل کا روز دائمی سہاگ کا
ہے - مغلون کا آج جلسہ ہے - مغلون نے سیواجی کو قید کر رکھا ہے

اِس خوشی مین بزم عشرت منعقد ہوگی - تہنیت کے راگ گائے جائین گے مہاراشٹر کا زبردست شیر پنجے مین پھنس گیا ہے - ہائے مہاراشٹر اناتھ ہوگیا اوسپر مغلون کا تصرف ہوگا - اوسکی فتح کی خوشنودی کا جلسہ ترتیب کیا گیا ہے کوتہ اندیش مغل یہ نہین جانتے - مہاراشٹر پر آج تمنے قبضہ کر دیا تو کل تمھارے ہاتھ سے چھنکر پھر ہمارے ہاتھ مین آجائیگا - مغل آج تم خوب نعلین بجالو - کل مین تو سرگ کی ہوا کھاؤنگا یا مہاراشٹر کا تخت سیواجی کے تصرف مین ہوگا - میری روح دارالبقا کا لطف اوڑائے گی - جہان رنج وغم کا نام نہین - جہان نہ دکھ ہے نہ سکھ - نہ کسی قسم کی فکر نہ بھوک ہے نہ پیاس نہ یاس ہے نہ امید -

یہ سنسار اسار ہے - یہان کی نعمتین واقعی عارضی اور ہیچ ہین - اسکے سار پدارتھ اور بھوگ فضول اور مٹھیا ہین - اسلیے انکا تیاگ ہی لازم ہے - ہندو پرش اور ہندو استریون کو جسقدر پریم - ویراگ اور تیاگ کی کتھاؤن بھجنون اور اپدیشون سے ہے اُتنا اور کسی چیز سے نہین - اور واقعی ہے بھی ایسا ہی - زندگی کا سب سے بڑا اور ضروری فرض دنیا کا تیاگ دینا ہے - ہندو کتنا ہی عیش پرست ہوجائے اور اس عیش پرستی سے وہ بدکار - بدچلن اور بے ایمان ہی کیون نہ ہوجائے - مگر جب اوسے یہ عارضی چیزین ہیچ معلوم ہوئین ویراگ سما گیا - کنارہ کشی اختیار کرلی - پھر اوسکی روح دنیا کے حوادثات مین نہین پھنستی - وہ آزادی کی شاہراہ سے سرگ مین بے فکر موج اُڑاتی ہے - وہ پھر دنیا مین نہین آتی - اسکو پھر قالب اختیار کرنے کی ضرورت نہین پڑتی - وہ موکش ہوجاتی ہے - رگھناتھ راؤ اِبس تیرا بھی دنیا سے قطع تعلق ہوا جاتا ہے - ایشور کا دھیان کروہ تجھے عافیت کے ساتھ سرگ مین جگہ دیگا -

ان جملون کی بار بار تکرار کرنے سے رگھناراؤ کا کلیجہ اُمنڈ آیا - نگاہ کے سامنے اندھیرا چھا گیا - قلب اچھلنے لگا - ہاتھ پانون مین تھرتھری سوار ہوگئی حلق خشک ہوگیا - اور زبان تالو سے چپٹ گئی - سینہ دھک دھک

کر رہا ہے - آنسوؤن کی دھار اجوش وخروشس کے ساتھ نکل پڑی کیونز جی زار وقطار رونے لگے -

اس رونے کا سبب کیا ہو سکتا ہے اس بہادر کے قلب پر یاس وحسرت کی گھٹا مین کس طرف سے امنڈ آئین - اور کیون اسقدر تقاطر ہونے لگا - اسکی حالت زبون کیون ہوئی جاتی ہے - کیا اس دلاور کا سخت دل اسقدر کمزور ہو گیا جو بچون کیطرح پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے -

یہ اب رونے بیٹھا ہے - یہ رونا دھونا کس کے لیے ہے - اسے اپنی جان کا خطرہ تو نہین ہے - ابھی ابھی تو یہ مرنے کے نام پر خوش وخرم تھا - اسکی باتون سے ٹپکتا تھا - وہ موت سے نڈر ہے اوسے ذرا بھی ہراس نہ تھا وہ اپنی روح بیکنٹھ مین لے جایا چاہتا تھا - اوسے ہرگز جان کا خطرہ نہین اور نہ وہ اس لیے روتا ہے - اوسے کوئی دوسری ہوس دامنگیر ہوئی ہے - کیا اسے وطن کی یاد آگئی - کیا اسکے لیے روتا ہے - کیا یہ فسی انقلاب جلادون کی چھریون سے کانپ گیا کیا اسکو دوستون کی یاد نے تڑپا ڈالا - یہ رونا کس کے لیے ہے اس بہادر کی آنکھون مین سرشک خونین کی طغیانی کہان سے آگئی - پریشانی نظر بھری اور غم والم کی افزونی نے دماغ مین تخلل کیون پیدا کر دیا - آخر یہ رونا کس لیے ہے - اسکا یوسف کھویا ہوا دل چندرموہنی کے لیے تو نہین رو اٹھا دیکھئے وہ کیا کہہ رہا ہے - سنئے !! کیسا درد آلود جملہ ہے -

"چندرموہنی ! تیرا خیال اوسوقت میرے مرنے مین مانع ہو رہا ہے -"

افسوس ! افسوس !! صد افسوس !!! اسی عشق ہی کی بدولت اسکا مضبوط دل کمزور ہو گیا - اسوقت اسکی بہادری جاتی رہی وہ بزدل سے بھی بدتر ہی آج چندرموہنی کا خیال پیش نظر نہوتا آج اسکے آئینہ دل پر ماہ رخسار چندرموہنی کے رخ روشن کی تڑپ نہ پڑی ہوتی اور اسکا جلوہ اسکے سینے مین نہوتا تو آج مرنے کے لیے اسقدر پریشانی نہ اٹھانا پڑتی - اسکی روح ابھی جسم سے جدا ہونا نہین چاہتی ہے - اوسے دیدار جانان کی ہوس ہے - کاش چندرموہنی

زلف گرہ گیر کا بھی سودائی نہ ہوتا تو آج اوسکی روح قالب عنصری سے
نکل جاتی - آج رگھناتھ راو خوشی خوشی جان دیدیتے وہ کبھی نہ روتے - ساغر
چشم مین موج آب کی طغیانی کبھی نہوتی - دل مین تڑپ اور دماغ مین وحشت
کا شائبہ بھی نظر نہ آتا - اونکی روح بخوشی وخورمی اس دار فانی سے دار البقا کی
طرف مراجعت کرجاتی - چہرہ ہرگز محزون نظر نہ آتا بشاشت برستی ہوگی دل
پر ہجوم غم نہ ہوتا - شگفتہ خاطری دیکھ پڑتی - آج چندر موہنی کی یاد سوہان روح
ہورہی ہے - اوسکا چاند سا چہرہ اوسکے محراب دار ابرو اسکی خمار آلود آنکھین اوسکے
گل سے رخسارے اوسکی حیات بخش میٹھے میٹھے بول اوسکے پنجہ نگارین کی یاد
اوسکے جگر پر نشتر مار رہی ہین - بار بار یہی جانگزا خیال ہمارے دوست
کا سینہ شق کیے دیتے ہین - اوسکے منھ سے وہی عقیدات جو ابھی دل کی
انبساطی حرکت سے ہنسنے کے لیے پھیلے ہوے تھے جسے مرنے کا کچھ بھی
غم نہ تھا اوسکی روح چاہتی تھی اس قالب سے نکلکر سُرگ کا آنند نصیب کرے
وہی عقیدات اسکے دل کی گرفتگی اور طبیعت کے انقباض سے فوراً روتا ہوا
منھ بناکر کھنچ گئے - دل بیتاب ہوگیا - بے اختیار آنسو نکل پڑے -
وہ چندر موہنی کی یاد مین اپنا دل پکڑکر رہ گیا -

حرمان نصیب عشاق کی بیچینی اور زار حالت دیکھکر غیر بھی ہمدردی کے
لیے طیار ہوجاتے ہین وہ تو ہمارے ناول کا ہیرو ہے ہمارا بھی دل اوسکے
درد سے کراہ اوٹھا - ہم بیتاب ہوگئے اور نہ بیتاب ہونے کے کیا معنی
بدنصیب عشاق کی بیچینی اور زار حالت دیکھکر وہ کونسا سنگدل ہے کہ
جسکو ترس نہ آتا ہو - فراق کی سخت گھڑیان کاٹنے والون کی بیچینیان دیکھکر
کیا روز روشن سیاہ نہین ہوجاتا یا رات بھر حرمان نصیبون کو پہلو بدلتے
بدلتے دیکھکر شب ہجران اپنا گریبان چاک نہین کرڈالتی - ستارے
کسی کی اختر شماری دیکھتے دیکھتے صبحدم دانت نکال نکال کر نہین رہ جاتے
کیا شبنم رات بھر روتے روتے صبح نہین کردیتی -

کنور رگھناتھ راو انتہائی درجے کی مایوسی مین تھے - چہرہ اوتر گیا ہے -

انھون نے پھر ٹھنڈی سانس لی اور پُرحسرت لہجے مین اسطرح کہا ۔
افسوس! دنیا مین ایک مین ہی قسمت کا مارا ہون ہاے تو مین اب اونسے (چندر موہنی) ہاتھ دھو بیٹھون - اب وہ نہ ملینگی - پرمیشور مجھ جیسا بدقسمت کسی کو نہ بنائے - پیاری میری جان چندر موہنی! مین مرنے چلا - اب تم سے مل نہین سکتا - تم میری ایک ہڈی تک نہ پاؤ گی - افسوس! تمھین اتنی بھی خبر نہوگی کہ مین کہان تھا اور کب مرا - آج کے دن دنیا مین اور مہمان ہون کل قتل کردیا جاؤنگا - میری دلستان! مجھے اپنے مرنے کا ذرا بھی افسوس نہین - لیکن تمھارا نازک دل کیسے برداشت کرسکے گا جب سنو گی تمھارا دلدادہ مغلون کے ہاتھ سے قتل ہوگیا - تم کس طرح ز[illegible] تمھارا دم الجھ الجھ کر سہم سہم کر نکل جائیگا - اس بات کا مجھے غم ہے تم [illegible] ہوجاؤ گی - جنون ہوجائیگا - پیاری چندر موہنی! تمھاری دلکش صورت جب سے دیکھی ہے - ہر وقت سامنے پھرا کرتی ہو - ہاے پیاری! کیا کرون؟ مرنے کے وقت تمھارا چاند سا مکھڑا بھی نہین دیکھ سکتا - جانِ جان - پابس بندہ ہون - مغلون کے سنگین پنجون مین پھڑپھڑا رہا ہون - چارون طرف خونخوار سپاہی شمشیر برہنہ مجسم موت کی طرح کھڑے ہین - اسوقت ایک کمرے مین پڑا ہون بالکل تنہائی ہے - اور اس تنہائی مین صرف تمھارا خیال رفاقت کر رہا ہے - پیاری تمھارا عاشق دنیا سے جاتا ہے - تم اپنے جی کو ڈھارس دینا - میرا خیال بھلا دینا - میرے لیے فکر و اندیشہ نہ کرنا - میرے مرنے کا غم نہ کرنا - اب دنیا مجھے کاٹے کھاتی ہے - دنیا مین تمھارے مجنون کا پتہ نہوگا - تم مجھے کبھی نہ دیکھوگی - اب آخرت مین ملاقات ہو تو ہو پیاری مین دنیا سے ناشاد و نامراد جاتا ہون کیا مرنے کے وقت اپنی بھولی بھالی صورت دکھا سکتی ہو - بس ایک ہی بار چاند سے مکھڑے کی زیارت نصیب ہوجائے - پیاری کیا ارمان پورا کرسکو گی - نہین تو اسی حسرت مین میری روح پھڑک پھڑک کے نکلیگی - ہاے کیونکر میرے قالب سے روح پرواز کرسکے گی - چندر موہنی! تم نے بھی پریتگیا کی ہے - تم بھی میرے

ساتھ مرنے کے لیے طیار ہو چکی ہو - تم بھی ستی ہو گی - تم بھی میری مفارقت کی دہکتی ہوئی آگ میں بھسم ہو جاؤ گی - پیاری ایشور نہ کرے تمھیں میرے مرنے کی خبر پہونچے ہائے جب سنو گی کیا کہو گی - تم کسی طرح یہ صدمہ برداشت نہ کر سکو گی - جان من تم میری تلاش نہ کرنا - اب میں تمھیں مل نہیں سکتا - میری گلفام! میری دلارام! میں سمجھتا ہوں تم عفیفہ پاکدامن ہو اپنے پتی (شوہر) کے پریم میں ڈوبی رہتی ہو - تم سوشیلا ہو - لکشمی ہو - لیکن تمھاری قسمت بہت کھوٹی ہے - ہائے تم کل سے بیوہ ہو جاؤ گی - اس چھوٹی سی عمر میں رنڈسالہ پہنو گی - تم اس جہان میں اپنے پیارے شوہر کا منھ نہیں دیکھ سکو گی - پت سینے کا سکھ بھاگ میں نہیں تھا رے سکھ کا انت ہوا - تمھارے لیے دنیاوی عیش وسامان کا تب قدرت نے لکھے ہی نہیں - میری گلعذار معشوقہ! تم بحرِ حسن کا وہ البیلا کنول ہو جو راج گڈھ کی سرزمین میں اپنے حسن عالم نور کی بہاریں دکھلا رہا تھا - ہائے اب وہ پھول سا چہرہ آفتاب کے غروب ہوتے ہی مُرجھا جائیگا - پیاری قسمت کا آفتاب ڈوبنے والا ہے - تمھارے کنول کی طرح چہرے کی بھی آب وتاب جاتی رہے گی - افسوس ابھی کلی نہ پھوٹنے پائی تھی کہ پالا پڑ گیا - ہائے پیاری چندر موہنی! تیرا جوبن زمانے کی بیقدری سے برباد ہوا جاتا ہے - تیری خوبصورتی کا قدردان دنیا سے اُٹھا جاتا ہے - تمھاری امیدوں کا خاتمہ ہوا جاتا ہے آنکھوں کو ایک مرتبہ دیکھ لینے کا موقع بھی نہیں ملتا - ہائے تمھاری یاد دل میں رہی جاتی ہے - مجھے غم تو اس بات کا ہے کہ میں جانوروں کی طرح ذبح کیا جاؤنگا - کہیں میدان رزم ہوتا میرے ہاتھ میں بھی تلوار ہوتی اوسوقت میرے مرنے کی شان ہی اور ہوتی - اوسکا لطف ہی جدا تھا - جب تم سنتیں کہ تمھارا دلدادہ جنگ کے میدان میں کٹ مرا قومی فرائض کے انجام دینے کی دھن میں اپنی جان کی کچھ پروا نہ کی اوسوقت تمھارا دل خوشی سے اُچھل پڑتا کہ تمھارا جانباز عاشق کس شوق سے دشمنوں میں گھس گیا اور کس طرح جان دیدی - خیر - پیاری مجبور ہوں - میری سرنوشت میں یہی لکھا تھا کہ تڑپ تڑپ کر مروں - میری محبوبہ! تم اس بات کا غم نہ کرنا - قلب کو تسکین دینا پیشانی میں جو کچھ لکھدیا گیا ہے وہی ہوتا ہے - میں نے تم سے

ناحق دل اٹکایا۔ کیون اتنی محبت بڑھائی۔ کاش حضرت عشق اپنا اثر نہ دکھاتے میری تمھاری چار آنکھین نہ ہوتین تو اچھا تھا۔ آج یہ عشق کا سودا تو نہ ہوتا۔ مین رجانا تمھاری پاپوش سے تم مجھے کیا جانتین۔ سیکڑون روز مرتے ہین روز پیدا ہوتے ہین تم چین سے تو رہتین۔ تمھاری شادی ہوتی۔ پروان چڑھتین تمھاری دلکش تصویر کا گاہک تمھارے لیے آنکھین بچھایا کرتا۔ ہاے مجھ سے کچھ نہو سکا۔ تمھارا جوبن اور تمھاری خوبصورتی اس طرح برباد نہوتی۔ افسوس مجھ نا شدنی سے محبت کرنے مین مفت زحمت مین پھنس گئی۔ کیسا دھوکا اوٹھایا۔ بیوگی کے دن کس طرح کٹین گے۔ تم کہین کی بھی نہ رہین تمھاری مانگ مین سیندور بھی نہین لگ سکتا۔

القصہ یہ واہمے رگھناتھ راو کا سینہ چھلنی کیے ڈالتے تھے۔ اپنے قتل کیے جانے اور اپنی دلربا چندر موہنی کی یاد آجانے سے ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے اونکی تمام طاقتین زائل ہوگئی ہین۔ اور اونکی روح اونکے بدن سے نکلنا چاہتی ہے۔ اسکے ساتھ ہی نگاہون کے سامنے چندر موہنی کی دلپذیر صورت پھرنے لگتی ہے۔ اور دل کو بیتاب کردینے والی سُریلی آواز رگھناتھ راؤ کے کانون مین گونجنے لگتی ہے۔

اسوقت رگھناتھ راؤ کے باقی تمام خیالات دور ہوگئے ہین اور وہ دلہین چندر موہنی کی شکل کے سوا اور کوئی چیز نہین دیکھتے۔ اس سے پہلے جب کبھی چندر موہنی کا خیال آجاتا تو اُنکے مضطرب دل کو تسکین ہو جایا کرتی تھی اور وہ ایسے مستغرق ہو جاتے تھے کہ اونھین اپنے وجود کی بھی خبر نہین رہتی تھی۔ اعلے بہادری اور موجودہ حالت رگھناتھ راؤ کو اجازت نہ دیتی تھی کہ رو کر اپنے دل کے بخارات نکالتے اور عشق کی بھڑکی ہوئی آگ کو آنسوون کے پانی سے ٹھنڈا کرتے۔ لیکن جب اپنے قتل ہونے کا خیال بڑی مضبوطی سے دلمین جم جاتا تو پھر کچھ دیر کے لیے گھبرائی ہوئی نگاہون سے چارون طرف دیکھنے لگتے اور آنکھین اشک بھر لاتین جنھین وہ کبھی کبھی زبردستی پی جاتے۔ اور بڑی دلیری سے دل کو سنبھال لیتے۔

اسوقت نوجوان کنور رگھنا تھ راؤ کو عجیب کشمکش تھی - ایک طرف تو اپنی دلربا ستان چندر موہنی کا خیال دلمین چٹکیان لے کے بیتاب کئے ڈالتا تھا اور دوسری طرف محبوبہ کی یاد انکو تسکین دے رہی تھی -

ان تمام باتون کے بعد جب انکو اس بات کا یقین ہوجاتا کہ علی الصباح ضرور قتل کردیا جاؤنگا تو وہ کچھ دیر مضطرب ہو کے ایک نئے خیال مین محو ہونے لگتے اور وہ خیال انکی محبوبہ چندر موہنی کا تھا جسکی خوبصورتی نے رگھنا تھ راؤ کے چوٹ کھائے ہوئے دل پر کوئی کم اثر نہین کیا تھا -

غرض ہمارے ناول کے ہیرو نوجوان رگھنا تھ راؤ اسوقت ایسی پریشانی مدہب کی حالت مین تھے کہ انکا سلسلہ خیالات کسی طرح ٹوٹنے ہی کو نہ تھا بلکہ وہ اسی طرح بیٹھے ہوئے پیش آنے والی حالت پر غور کررہے تھے -

انکے چہرے پر اس قسم کے آثار ظاہر نہین ہوتے تھے جسکو دیکھ کے انسان کوئی صحیح صحیح خیال کرسکے یا کسی قسم کا درست اندازہ لگا سکے - بلکہ وہ کبھی تو بالکل زرد ہوجاتے جس سے ظاہر ہوتا کہ وہ اپنی زیست کے پیش آنے والے خوفناک واقعات پر غور کررہے ہین جسنے انکے چہرے کو اور بھی غمگین کررکھا ہے کبھی سیاہ قلب متلون کی باتون پر آنکھون سے شعلے نکلنے لگتے ہین - خوبصورت چہرہ بالکل سرخ ہوجاتا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اپنے قاتلون اور انکے دغاباز ظالم بادشاہ کو سزا دینا چاہتے ہین بدلہ تلوار سے لینا چاہتے ہین - کبھی ہونٹ کاٹنے لگتے ہین جس سے یقین ہوجاتا ہے کہ وہ حرارت غضب مین ڈوب گئے ہین اور غصہ سے کسی خیال کو دل مین دُہرا رہے ہین -

ان سب باتون کے بعد کبھی چہرے پر اطمینان اور ترو تازگی کے آثار نظر آنے لگتے تھے - جو اس بات کے کافی ثبوت تھے کہ انکی آنکھون مین اسوقت چندر موہنی کی خوبصورت اور تسلی بخش تصویر سامنے پھر رہی ہے -

اسی طرح کے پیچ و تاب اٹھاتے اٹھاتے آنکھین منتظر ہوجاتی ہین اور وہ سسکیان بھرتے بھرتے چیخ اٹھتے ہین - پہرے والے سمجھتے ہین کہ

قیدی مرنے کے خوف سے روتا ہے۔

باب سترھوان

عذر خواہی پر بھی جب ظالم سزا دینے لگے
نا اُمید لطف کیا کرتے دعا دینے لگے

راجہ سیواجی کو خانمان خراب اور بے تخت و تاج ہونے کے بعد دہلی کے شاہی جیل مین پڑے پڑے کچھ زمانہ ہوگیا ہے راجہ جے سنگھ کی تقویت اور بھروسے پر سیواجی نے دہلی کا عزم کر دیا تھا کیونکہ جے سنگھ کے ہاتھون سخت صدمات اُٹھانے کی وجہ سے اُنھین اورنگ زیب سے صلح کرنی پڑی تھی۔

یہ مقام جہان سیواجی قید کی سختیان اُٹھا رہے ہین ایک نہایت محفوظ جگہ ہے چونکہ اورنگ زیب کی پیمان شکنی سے سیواجی کے غیور دل پر سخت چوٹ پڑی۔ اسلیے انکے دماغ مین اپنا عوض لینے کا خیال بہت جوش و خروش کے ساتھ چکر لگا رہا ہے۔

ہمارے مشتاق ناظرین کہتے ہونگے کہ سیواجی سے کب لڑائی ہوئی اور کب راجہ جے سنگھ نے سیواجی سے نامہ و پیام کرکے صلح کرادی اور کب دہلی مین اپنے ہمراہ لے کر شہنشاہ اورنگ زیب کے دربار مین پیش کر دیا اور کیا قول و پیمان ہوئے چنانچہ اس باب مین ہم ان باتون کا ذکر کرینگے۔

اورنگ زیب خوب جانتا تھا کہ سیواجی کوئی معمولی راجہ نہین بڑے بڑے پہلوان بڑے بڑے گروہ پیکرون سے مٹ بھیڑ ہوئی مگر اُسپر ذرا آنچ نہ آئی جب ہوا اُسی کی تلوار کام کر گئی۔ جیالے جیوٹ کے مغل میدان سے جان لے کر بھاگ نکلے اب کے اس نے راجہ جے سنگھ جے پور کا دامن پکڑا جنکی کوہی لڑائیون کا لوہا بڑے بڑے رستم خان مانتے

تھے - دلیر خان[۵۱] سپہ سالار پانچ ہزار فوج کے ساتھ راجہ جے سنگھ کے ہمراہ کر دیا گیا -

ادھر راجہ جے سنگھ کے بہادر راجپوت اُدھر سور ویر مرہٹے خوب خوب لڑائیان ہوئین - مغل آرام طلب صورت دکھانے مارتون کے پیچھے بھاگتون کے آگے نام گنانے بھر کے تھے توفیق نہوئی کہ دو چار چوٹین سہتے جس وقت مرہٹے باڑھین مارتے کائی کی طرح دل پھٹ جاتے - مگر واہ راجپوت قوم اور تیری قدرتی بہادری جس جگہ کھڑے ہو گئے - پھر جنبش نہوئی ممکن کیا قدم پیچھے ہٹ جائے - توپ گولون کی پروا نہ کرتے - آگے ہی اتے تھے - کئی ہفتے مرہٹے اور راجپوت موت کے منھ مین جانبازیان کرتے رہے کبھی یہ غالب کبھی وہ زبردست کانٹے کا تلا زور - پیمانے کی نپی طاقت نہ یہ سیر نہ وہ سوائی -

ایک روز علی الصباح راجہ جے سنگھ کو خبر لگی کہ سیواجی نے قلعہ مین باردو ہی بارود ڈھیر کر لی ہے - برسون لڑائی لڑینگے قلعہ پر قبضہ نہو سکے گا - راجہ جے سنگھ عقل کے پتلے حکمت مین اوستاد تھے - اوسی وقت ایک پتنگ[۵۲] چھکا دیا اور ایک جلتی ہوئی بتی پتنگ کی جھل جھل مین لٹکا دی - پتنگ کا ٹھڈا اچھکایا گیا اور زڑپے دینا شروع کر دیے - یکایک پتنگ نے زمین پر ٹکر کھائی ادھر سے جو کھینچ کھانچ شروع ہوئی پتنگ کے کاسپ ٹھڈے زرارد - جلتی ہوئی بتی قلعے مین گری پھر کیا تھا قلعے مین شعلے ہی شعلے بھڑکتے نظر آنے لگے - قلعہ گیر فوج کے حواس جاتے رہے - گھبرا کر بھاگی - سیواجی کے ہاتھ پاؤن پھول گئے - آگ مین جل مرنے سے بھاگ نکلنا ہی بہتر خیال مین آیا -

---

۵۱ دلیر خان بڑا تنومند اور طاقتور آدمی تھا ایک ہاتھی کے برابر کھانا کھاتا تھا -

۵۲ اگلے زمانے مین شب کو کنکوے کی طرح چنگ اوڑائی جاتی تھی جھل جھل مین ایک بتی باندھ دیتے تھے جو کرہ ہوا مین پہونچکر ستارہ کی طرح روشنی کا لطف دکھاتی تھی -

مگر پھر بھی جی ادچھا نہوا - قلعہ پر لعنت بھیج کے پہاڑی کا اسرا لیا لڑنے مرنے سے جان نہ چرائی -

راجہ جے سنگھ موقع کے منتظر تھے یورش کرتے ہوے قلعہ مین پہونچ گئے تمام توپین قلعے مین پائین - پناہ کا موقع ملا - اور خداداد فتح پاتے ہین -

راجہ جے سنگھ کو خیال تھا کہ سیواجی کے حوصلے پست ہو گئے ہونگے - توشہ بھر دسہ کچھ بھی نہین توپین چھوٹ گئین - گولہ بارود آگ کے نذر ہوگئی قلعہ ہاتھ سے جا چکا اب کیا سامنا کرے گا - مگر نہین اوسکا وہی خم ودم دیکھ کر انکے بھی ہوش دنگ رہ گئے - دل مین وہی جیوٹ وہی جوش - وہ سوچتے تھے فتح وشکست خدا کے ہاتھ ہے - جنگ دوسرا ... حلکے سے قلعہ ہتھیا لیا کل اینڈی بینڈی پڑ گئی تو مفت مین کا کیا دھرا بھی خاک برابر ہو جائیگا - اس سے وہ کام کرکہ سانپ مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے -

یہ سوچکر راجہ جے سنگھ نے صلح کا پیام دیا سفیر سے کہلا بھیجا -

"اگر حضرت بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہو تو روز روز کی جان جوکھم سے نجات ملے - ہزارون بندگان خدا کا خون نہو - ہر طرف امن وامان رہے ہم بھی ہندو ہین تم بھی ہندو ہو - دونون ایک لوتے کی روٹی ہین - آپس مین دغا فریب حشر تک نہین ملنے - ہم ذمہ دار ہین مجال کیا جو کسی قسم کا چکمہ چلجائے تم اپنی ریاست اپنی حکومت کے مالک ہو کوئی بالشت بھر زمین نہین دبا سکتا - ہم قسمیہ کہتے ہین - گنگا جی ہمارے تمھارے درمیان مین ہین اگر فرق ہو تو آج سے راجپوت نہ کہنا - اورنگ زیب چال ہمارے ہوتے چل نہین سکتی - بادشاہ جو کرے گا دہلی مین کریگا - ہم صلح کا نمونہ نہین دکھاتے دیتے ہین - سب اپنے قلعہ مغلون سے لے لو - مہربان ذرا سوچو سمجھو - دہلی کا بادشاہ ایک زبردست بادشاہ ہے اسکے ساتھ تمھاری دشمنی چل نہین سکتی - ہم تم کو اپنے ساتھ لے جا کر بادشاہ سے ملا دینگے ہم بھی راجپوت ہین تم بھی راجپوت ہو تمھارے ساتھ کوئی بدی نہوگی - اور ہماری نگاہ مین

ایسے رام سنگھ ہمارا بیٹا ہے ویسے ہی تم بھی ہو"!

راجہ جے سنگھ نے سفیر کی زبانی یہ پیغام دیا مگر دیرخان کو راجہ کی اس کارروائی سے مطلقاً اتفاق نہ تھا - اسنے سیواجی کے اور قلعون کے فتح کرنے کی رائے دی اور راجہ کے منع کرنے کے باوجود قلعہ پرندھر کا محاصرہ بھی کر لیا - جب اس محاصرہ مین سیواجی کے نوکر تنگ ہونے لگے - تو سیواجی نے بجز اسکے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ وہ راجہ سے ملاقات کرے -

سیواجی چند ہمراہیون کو لے کر شاہی لشکر کی طرف روانہ ہوا - راجہ جے سنگھ سے ملاقات کی خوب مستحکم عہد و پیمان سے پورا اطمینان کرکے مورچے چھوڑ او ... کر لیے تیار ہوگیا -

... گھ کو اپنی واپسی کی ضرورت معلوم ہوئی - اسنے ولیعہد راجہ رام سنگھ کو ساتھ کیا اور کہہ دیا خوب عزت و حرمت کے ساتھ رکھنا - خبردار سیواجی کو کوئی بات ناگوار ہونے پائے -

اسکے بعد سیواجی کی پوری تشفی کی اور کہا جیسے مجھے رام سنگھ کی حفاظت کرنا فرض ہے ویسی ہی تمھاری کیونکہ مین تمکو مثل رام سنگھ کے سمجھتا ہون

سیواجی - آپکے اخلاق اور محبت نے بندے کو مول لے لیا آپ جتنے قلعے لینا چاہین مین آپ کے سپرد کرنے کو بلیا ہون قلعہ پرندھر بھی آپکے حوالے کیے دیتا ہون - آپ پہلے دیرخان کو محاصرہ اٹھا لینے کی ہدایت کر دیجیے -

اسکا جواب راجہ نے یہ دیا -

بہتر ہے تم دیرخان سے مل لو کیونکہ وہ بادشاہ کا بڑا معتمد علیہ ہے اور ایسا نہو ہماری تجویز مین کوئی خلل ڈالے - مین اپنے راجپوتون کو تمھارے ساتھ کیے دیتا ہون وہ تمھاری حفاظت کرین گے تم بیدھڑک دیرخان سے مل لو -

الغرض سیواجی دیرخان سے ملا وہ سیواجی سے ذرا چین بجبین ہوکر ملا مگر سُجان سنگھ نے جو راجہ جے سنگھ کا ماموں تھا اور جسکو راجہ نے

سیواجی کے ہمراہ کر دیا تھا اسکی دلجمعی کردی اور یہ کہا کہ قلعہ پرندھر بندگان بادشاہی کے تفویض ہو چکا ہے - اب تم محاصرہ اٹھا لو - دلیر خان نے راجہ کے حکم کی تعمیل مناسب خیال کر کے قلعہ کا محاصرہ اٹھا لیا - اور سیواجی کے ساتھ راجہ کے لشکر مین آگیا -

اسکے بعد سیواجی نے راج گڈھ واپس آکر اپنے سفر دہلی کی طیاری شروع کردی اور اپنی مان سے آشیرباد لے کر آٹھ رفیقون ایک ہزار مصاحبون اور تین ہزار اشخاص کی جمعیت کے ساتھ راجہ کے لشکر سے آملا - اور ستائیس قلعے راجہ کے تفویض کر دیے -

راجہ نے ان کل واقعات کی بذریعہ عرضداشت بادشاہ کو اطلاع دی اور سیواجی کو دربار شاہی مین بھیجنے کی اجازت مانگی -

جب لشکر کوچ ہوا تو راجہ جے سنگھ اور سیواجی دونون ایک ہی ہودے مین سوار ہوے اور اسطرح منزل بمنزل وہ اورنگ آباد کی طرف روانہ ہوے - اثنائے راہ مین راجہ اور سیواجی کا پھر مشورہ ہوا - راجہ نے سیواجی سے کہا -

"بادشاہ کے قول اور ایمان کا اعتبار نہین - وہ بے ایمان ہے - اگر ہم دونون ایک ساتھ دہلی جائینگے تو وہ یہ سمجھے گا کہ ہم دونون نے صلاح کر لی ہے اس لیے بہتر ہے تم پہلے جاؤ - مین پیچھے آتا ہون جبتک مین اورنگ آباد مین مقیم ہون - میرے بیٹے کو حضوری کا شرف حاصل ہے وہ بادشاہ سے تمھاری ملاقات کا سب انتظام کر دیگا -

چنانچہ اس تجویز سے جے سنگھ تو اورنگ آباد مین ٹھہر گئے اور سیواجی نے رام سنگھ کے ہمراہ دہلی کی طرف کوچ کر دیا جب سیواجی دہلی مین پہونچے رام سنگھ نے شیو پورہ کی ایک حویلی مین ٹھہرا دیا - وہ روز تو یونہین گذر گیا دوسرے روز دربار شاہی مین باریابی کی بات چیت چھڑی - سیواجی رام سنگھ سے بولے -

"راجہ صاحب! آپ دربار مین تو لیے چلتے ہین - مگر مین کچھ اورنگ زیب کا نوکر نہین ہون - دب کر سلام نہ کرونگا -

رام سنگھ - برادر! بھلا یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ شہنشاہ وقت کے دربار مین طریقہ ادب نہ برتا جائے - سلام کرنے مین کیا ہرج ہے -

سیواجی - شہنشاہ آپ کے نزدیک ہونگے - مین نے بارہا شکستین دی ہین آپ جانتے ہین میرا ہاتھ اس ہزیمت خوردہ بادشاہ کے لیے کبھی نہ اٹھے گا -

رام سنگھ - دیکھو سیواجی - وحشیانہ باتین چھوڑ دو - خدا خدا کر کے اتنی بات اب بنی ہے - فائدہ کیا جو بنا بنایا کھیل بگڑ جائے - تم عقلمند ہو - خدا نے فرمانروائی کی لیاقت دی ہے - پھر ایک دہقانی اجڈ کیون بنے جاتے ہو -

سیواجی - جناب! کچھ ہی کیون نہو جائے مین سلام کرنے کا نہین - بلا سے ہوا کرے - آپ مجھے معاف رکھین - مین دربار جانے سے باز آیا -

اورنگ زیب کو دور ہی سے سلام ہے - مین اکھڑ آدمی سلام ولام کیا جانون - اورنگ زیب کو ہزار دفعہ غرض ہوئے بندے کو کچھ پروا نہین - یہ بھی آپ لوگون کی مروت تھی کہ یہان آنے پر راضی ہو گیا ہون نہ سلام بندگی کا جھنجھٹ دور ہی رکھیے - مجھ سے سر نہ جھکایا جائیگا - میرا ہاتھ ایسے لوگون کے سامنے کانون پر رکھنے کے لیے پیدا ہوا ہے آپ اس مین دخل نہ دیجیے - جیسے مجھے گی دیکھ لونگا آپ زیادہ کد نہ کیجیے -

رام سنگھ سیواجی کے اکھڑپن سے حیران کہ کیا کرے دربار مین لے جائے یا راج گڈھ واپس کر دے - اگر واپس کرتا ہے تو اورنگ زیب کے عتاب بول پڑتی ہے - اگر دربار مین لیے جاتا ہے سیواجی کی گستاخانہ باریابی سے طرح طرح کے اندیشے - وہ ڈرتا ہے کہ سیواجی کی آئی گئی میرے ہی سر نہ بیتے - اگر سیواجی کو خدانخواستہ بے ادبی کا مزا چکھنا پڑا تو تمام زمانے کی بدنامی میرے منھ پر سیاہی لگائے گی - کہ واہ خوب قول وقسم سے دربار شاہی مین لے گئے تھے - بیچارے کو لے جا کر پھنسا دیا - رام سنگھ اسی فکر وخیال مین وہان سے اٹھا دو چار امیرون سے ملاقات کی - صلاح مشورہ لیا - وہ رائے کیا دیتے - حکمت کیا بتاتے - ہان اتنا ہوا کہ اورنگ زیب کے کانون مین اس بات کی بھنک پڑ گئی - جو دل ہی دل مین سیواجی کی

حاضری سے خوش ہو رہا تھا - اسنے سوچا کہ سیواجی کی شیطنت سے ہوتا ہی کیا ہے
ایسی چال کھیلونگا خواہ مخواہ وہ سر جھکائیگا -

اورنگ زیب نے فوراً ہی حکم دیا کہ تمام دربار کے دروازوں کی محرابین کوتاہ و تنگ کردی جائین جسوقت سیواجی سر جھکا کر اندر قدم رکھے نقیب صدا سے مجرا بلند کرے - حکم کی دیر تھی سب انتظام ہوگیا - اور سیواجی کی طلبی ہوئی - سیواجی دربار مین آئے دروازون کی کارستانی دیکھکر ہنسی آگئی - ساتھیون سے فرمایا -

"یہ ساری بناوٹ ہمارے لیے"

مگر وہ اتھ کبوتر کی طرح تن گئے - سر پیٹھ کی طرف جھکا کر پہلا قدم داہنے پنجے رکھتے ہوے اسطرح دروازے سے پار ہوگئے کہ مجرے کی نوبت ہی نہ آئی -

داروغہ اہتمام دروازے کے پاس ہی تھا سیواجی کے چوکھٹ نانگھتے ہی اسنے صدا مجرا بلند کی - بادشاہ نے خاص طور پر دربار کیا تھا - اپنے تخت پر پانچ ہتیار اپنے قریب رکھ لیے اور تخت کے آس پاس قریب دو ہزار کے بڑے بڑے مردانہ اور بہادر آدمیون کو کھڑا کیا اور اسی طرح دربار عام و خاص مین کل وزیرون اور سردارون کو مستعدی کے ساتھ ایستادہ کر دیا تھا کیونکہ اُسکے دل مین یہ خوف تھا کہ سیواجی کوئی معمولی آدمی نہین ہے شیطان ہے افضل خان کو ملاقات کے وقت مار اگر اسی طرح اوچھل کر تخت کے اوپر آیا اور دغا کی تو پھر کیا کیا جائیگا - جب دربار اچھی طرح جم گیا سیواجی معہ دس آدمیون کے پیش تخت کھڑے ہوگئے بادشاہ کو نذر دی اور اس خیال سے تین بار سلام کیے کہ اول سلام تو شری مہادیوجی کو ہے - دوسرا سلام شری بھوانی کو اور تیسرا میرے پتا یعنی والد کو ہے - گویا اسطرح انھون نے اپنا سمجھوتہ کرلیا کہ مین بادشاہ کو سلام نہین کر رہا ہون بلکہ ان تینون کو -

جب نذرین ہوچکین تو مہاراجہ جسونت سنگہ راٹھور جودھپور کے بعد سیواجی کو

جسونت سنگہ اس زمانے مین کل ہندو امرا مین سب سے بڑا امیر تھا اور

کھڑا کرنے کا حکم دیا گیا سیواجی کو یہ سخت ناگوار ہوا اور بہت ہی غصے مین بے قابو ہوکر رام سنگھ سے کہا۔

"میری یہ عزت کی گئی مجھے جسونت سنگھ کے بعد کھڑا کیا۔ کہان جسونت سنگھ ایک معمولی امرا اور کہان مین۔

یہ کہکر اونسے رام سنگھ کی کمر سے اسکی کٹار چھینکر یہ قصد کیا کہ جسونت سنگھ کا شکم چاک کرڈالے۔ مگر رام سنگھ نے اونکو اس حرکت سے باز رکھا۔ ہاتھ پکڑ لیا۔

رام سنگھ۔ صبر کیجیے۔ (امرائے عظام کی نشست کی طرف انگلی اُٹھا کر) یہ انکے کی کرسی لگی ہے بیٹھ جایئے۔

سیواجی نے زور سے ہاتھ جھٹک دیا اور ایک تخت کے سامنے صدر اعلی کی کرسی پر بیٹھ گئے۔

چونکہ یہ گفتگو کسی قدر زور سے ہو رہی تھی اسلیے بادشاہ کو اسکی خبر ہوگئی اونسے دریافت کیا۔ کیا ہو رہا ہے؟

رام سنگھ۔ سیواجی کو دربار شاہی مین آمد و رفت رکھنے کا اتفاق نہین ہوا۔ وہ جنگلی باگھ اور شیر کا جوان ہے۔ اسکو گرمی پیدا ہوئی ہے۔ وہ داب شاہی کیا جانے معاف فرمایئے۔

سیواجی۔ (طیش مین آکر) کیون رام سنگھ یہی قول و قرار تھا۔ یہی سوگند اور قسم تھی دربار شاہی مین اسطرح میری اہانت کیگئی۔ اس سے بڑھکر اور جو کچھ عزتی تجویز کی ہو۔ کیون اٹھا رکھی ہے۔ مین اور ہیبت سلطانی کی تاب لاؤن مجھے مطلق خوف نہین۔ میرے حواس پہلے سے زیادہ درست ہین۔ خبردار اب کوئی بات زبان سے ایسی نہ نکلے جو شیر دون کا

۲۔ اُسکو مہاراجگی کا بھی خطاب تھا اسکے علاوہ وہ شاہجہان بادشاہ کا ماموں بھی تھا اور بلحاظ قرابت وہ کل اُمرا مین ممتاز تھا۔ چونکہ اسکے خاندانون نے مغل بادشاہوں کو بیٹیاں دی تھین اس خیال سے سیواجی نے جسونت سنگھ کو بنظر حقیر نظر سے دیکھا۔

توہین کی باعث ہو۔

سیواجی کی بات سُنکر بادشاہ متوحش ہوا اور اسکو خوف ہوا کہ خدا جانے سیواجی کیا کر بیٹھے چُپ ہو رہا۔ سانس نہ لی۔

سیواجی اس خاموشی اور طرح دہی پر بھی شیطنت سے باز نہ آئے کرسی پر اکڑنے لگے۔ کبھی ایک پاؤن دوسرے زانو پر رکھ لیتے کبھی دوسرا پاؤن دوسرے زانو پر کبھی کرسی پر سر رکھکر پاؤن سے زمین کھٹ کھٹ کرنا شروع کی۔ کبھی تلوار گھٹنے سے کاندھے پر کبھی کاندھے سے اُتار کر زمین پر ٹیک دی گویا حضرت دربار شاہی مین نہین ہین۔ کسی ٹکر گدے کی جھونپڑی مین بیٹھے ہوے ہین۔

اورنگ زیب سیواجی کی بیباکیان اور بے ادبیان دیکھتے دیکھے .. یا رام سنگھ کو حکم دیا۔ اسے لے جاؤ یہان سے یہ آدمی نہین ہے بن مانس ہے اسیواجی سمجھ گئے بلا ٹالنے کا منشا ہے وہ سوچے دل کی دل ہی مین کیون رہ جائے بادشاہ کیا یاد کریگا کہ سیواجی سے ملاقات ہوئی تھی۔

سیواجی نے کرسی پر تھپکی دے کر بادشاہ کو اپنی جانب مخاطب کیا اور شیر کی طرح گرجکر بولے۔

" مین آپکی نظر پہچان گیا آپ کی نیت معلوم ہوگئی۔ کچھ مضائقہ نہین شوق سے نظر بند کیجیے۔ اسمین میرا فخر ہے اور آپ کی ہتک۔ شاہی لشکر نے کتنی مرتبہ مجھپر وار کیا۔ میری جیوٹ اور میرے دم وخم کو ملاحظہ کیجیے کبھی پیٹھ نہ دکھلائی۔ چند دمیون سے ہزارون کو فی النار کر دیا۔ آپ اس شرم کو میرے خون سے دھونا چاہتے ہین مگر یہ غیر ممکن تاریخ مین جو واقعات قلمبند ہوگئے ہوگئے۔ کس کے امکان مین ہے کہ ان واقعات پر پانی ڈالے۔ کس مین دم ہے کہ ان واقعات کو تاریخی کتب سے نکال ڈالے۔ خیر مین تو آپکی قید مین پھنس ہی گیا۔ تقدیر قول وقسم سے چکمہ کھا کرلے ہی آئی۔ جو چاہے کیجیے۔ لیکن ایک جلیل القدر فرمانروا کو اپنے عہد وپیان سے پھر جانا کہانتک نا زیبا ہے۔ دین ودنیا دونون

مین روسیاہی کے سوا کچھ حاصل نہین - جب اچھی طرح قول وقسم کی پابندیون پر حلف اوٹھائی گئی - میری انسانیت مصالحت قبول کر لینے پر متقفی ہوئی - ورنہ مجھے کسی بات کا ڈر نہ تھا - آجتک شاہی تلوارین میرا کیا بگاڑ سکین - راجہ جے سنگھ میرا کیا کر لیتے مہینے دو مہینے سر مارتے جب قلعون پر تصرف نہ ہوتا آپ جھک مار کے واپس ہوتے - قلعے ہضم نہین ہو سکتے تھے - حلق مین اُنگلی ڈالکر نکال لیے جاتے - آپ نے کیا خوب امیری قدر افزائی کی خوب قول نباہا - آپ شہنشاہ نہین اپنی دانست مین غدا بھی ہون تو اپنے لیے ہین میرے نزدیک تو نہین ہین - مین بھی تاجدار آپ بھی تاجدار - نہ مجھ مین کھن لگا ہے نہ آپ مین شاخ زعفران - ایک اولوالعزم بہادر اور فتحمند شہریار ہوکر مین آپ کو سلام کرون توبہ توبہ خدا کے سوا اور کسی کو سجدے کی اُمید مجھ سے رکھنا بالکل حماقت ہے - مین قدرتی راجہ ہون - مُردون کے مال پر نہین اتراتا - مجھے خدا نے طبیعت آزاد دی ہے - ہزار زنجیر دن مین میری آزادی جکڑ دینے کی کسی کو طاقت نہین -

سیواجی کی ان باتون کو بھی اورنگ زیب ٹالتا رہا تھا - مگر غصّہ تھامے نہ تھما - کڑک کر جواب دیا -

دبے جاؤ اس گستاخ کو -

چنانچہ سیواجی فرودگاہ پر پہونچا دیا گیا اور اب بادشاہ کی دلجمعی ہوئی - سیواجی نے قیام گاہ پر پہونچکر اپنے ایک رفیق چمناجی کو بُلا کر اُس سے صلاح کی -

سیواجی - ہمین آگے کیا تجویز کرنی چاہیے - بادشاہ کی مصلحت تو ہم نے دیکھ لی - وہان سے سرخروئی کے ساتھ رخصت ہونا ممکن نہین ہے جب تک بادشاہ کی کوئی خدمت قبول کر کے ہم نہ جائین گے - تب تک بادشاہ ہمکو رخصت نہین کریگا -"

چمناجی - آپ کی جو رائے ہوگی - صائب ہوگی - عرضداشت لکھیے -

سیواجی نے اوسی وقت ایک عرضداشت لکھی - اور چمناجی کو

دے کر کہا۔

اسے لے جاؤ۔ بادشاہ کو جا کر سنا دو اور جو کچھ اسکی نیت دیکھو۔ مجھ سے بیان کر دینا۔

بھنا عرضداشت لے کر رام سنگھ کے پاس آیا۔ اُسی وقت رام سنگھ بھنا جی کو لیے ہوئے دولت خانہ سلطانی پر حاضر ہوا۔ چوبدار سے کہا۔ جا کر میرا عرض کر دے کہ راجہ رام سنگھ حاضر حضور ہے۔ اور سیواجی کا پیام عرض کیا چاہتا ہے۔

اورنگ زیب نے رام سنگھ اور بھنا جی کو باریابی کا شرف عطا کیا۔ دونوں شخصوں نے آکر تخت کو بوسہ دیا۔ اور عرضداشت سامنے رکھدی لکھا تھا۔

"ظل الٰہی عالم و عالمیان! جو کچھ غیر موزون کلمات میری زبان سے نکلے ہیں اونسے مجھے سخت پشیمانی حاصل ہوئی۔ از راہ مراحم خسروانہ اون کلمات پر نظر نہ ڈالی جاوے۔ میں معافی چاہتا ہوں۔ کیونکہ حضور کا اور میرا کوئی الگ الگ خیال نہیں ہے۔ میں تخلص یعنی صفائی دل کے ساتھ اپنے بیٹے کو لے کر ملاقات کے لیے حاضر ہوتا ہوں۔ خادم سے نوکری لینی چاہیے۔ دکن میں عادل شاہی و قطب شاہی دونوں بادشاہوں کو لے کر میں حضرت کے نذر کرتا ہوں۔ حضرت نے اپنے صوبہ داروں کی نوکری تو دیکھی ہی ہے میری بھی نوکری دیکھیں کہ میں کیسی خدمت بجا لاتا ہوں"

بادشاہ نے عرضداشت پڑھکر اسکی پشت پر یہ شرح فرمائی۔

"تمہیں حضوری کرنا چاہیے۔ تمہارے مدعا موافق کیا جائیگا"

بھنا جی اور رام سنگھ سلام بجا لائے اور حکم لے کر سیواجی کے پاس آئے۔ سیواجی نے درخواست دیکھی۔ جواب کو پڑھکر دلجمعی نہوئی کیونکہ اُسنے یہ خیال کیا کہ بادشاہ نے صفائی دل سے جواب نہیں دیا ہے۔ اسکے بعد جعفر خان سے جو منصب وزارت پر سرافراز تھا ملنے کے لیے گیا۔ جعفر خان کی بیوی شائستہ خان کی بہن تھی۔ اسکو خوف ہوا کہ سیواجی

لیین اور اسکے خاوند کا بھی وہی حال نہ کرے - جو شایستہ خان کا کیا تھا - اسلیے اوسنے اپنے خاوند سے کہلا بھیجا کہ حضرت ہنر بہت جلد سیواجی کو رخصت کر دین -

جعفر خان نے سیواجی سے یہ وعدہ کر کے کہ مین بادشاہ سے عرض کر کے کوئی انتظام جلد کیے دیتا ہون انکو اپنے یہان سے رخصت کر دیا -

دوسرے دن بادشاہ نے فولاد خان کوتوال شہر کو حکم دیا کہ سیواجی کی حویلی پر پہرے بٹھا دیے جائین اور اُسکا سخت انتظام کر دیا جائے کہ کوئی شخص بلا اجازت کوتوال آنے جانے نہ پائے - اب تو سیواجی گھبرا گئے اور اپنے بیٹے سمبھاجی کو چھاتی سے لگا کر بہت ہراسان ہوے اسی فکر مین ساری رات گذری کہ نکلنے کی کیا تدبیر کرنا چاہیے - عقل کے پُتلے - تدبیر بھی بہت جلد سوجھ گئی یعنی یہ کہ دوسرے دن صبح کو انواع اقسام کے میوے اور مٹھائیان بازار سے منگوائین اور پٹارون مین بھر کر مزدورون کے سر پر رکھ اُمرا و وزرا کے گھرون پر بھجوانا شروع کیا اور جب چوکیدارون نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو اُنسے یہ کہا گیا کہ ان پٹارون مین میوہ اور مٹھائی ہے جو سیواجی کی طرف سے فلان فلان اُمرا کے یہان ہم لیے جا رہے ہین -

پہرے والون نے دو چار پٹارے دیکھے تو اُن مین سچ مچ میوہ اور مٹھائی پائی - اسپر انھون نے زیادہ تر مزاحمت نہ کی کل پٹارون کو لے جانے دیا -

اسی طرح کئی روز تک میوہ اور مٹھائی کے پٹارون کا سلسلہ جاری رہا - ایک روز ان پٹارون مین خود سیواجی معہ اپنے لڑکے سمبھاجی کے بیٹھ گئے اپنے سوارون اور رفقا کو پہلے ہی کسی نہ کسی حکمت عملی سے باہر نکال دیا تھا - صرف ایک کو جسکا نام ہیروجی فرزند تھا رکھ لیا -

اپنے جانے سے پہلے سیواجی نے اسی ہیروجی کو اپنا لباس پہنا کر اپنی جگہ پلنگ پر لٹا دیا اور خود مع اپنے بیٹے کے پٹارون مین بیٹھکر مزدورون کے

سر بہ روانہ باشد۔

چوکیداروں نے معمول کے مطابق آگے اور پیچھے کے دو چار پٹارے دیکھ لیے۔ ان میں سیواجی نہ تھا بدستور میوہ مٹھائیوں کی طشتریاں چنی ہوئیں تھیں۔ سمجھے میوہ مٹھائی بھیجی جا رہی ہے۔ اس لیے باقی سب پٹاروں کو بغیر دیکھے باہر جانے دیا۔

مزدوران پٹاروں کو لے کر شہر کے باہر نکل گئے اور ایک سنسان جگہ میں کوس دو کوس دور جا کر انکو اتار دیا۔ وہاں سے وہ دونوں اُس گانوں میں گئے جہاں اُنکے رفیق چھپے ہوئے تھے اور یہ منصوبہ کیا کہ دکن کی راہ چھوڑ کر بنارس کی راہ اختیار کرنا چاہیئے تاکہ تعاقب کرنے والے ہمکو نہ پکڑ سکیں۔

سیواجی اس خیال سے پہلے متھرا پہونچے اور وہاں چند آدمیوں کے ساتھ اپنے بیٹے سنبھاجی کو چھوڑ کر بنارس کی طرف روانہ ہوئے اور پہاڑوں جنگلوں وغیرہ کی راہ سے چکر کھاتے ہوئے راجگڈھ کا راستہ پکڑا۔

ادھر دہلی میں ہیروجی فرزند چار پہر رات اور تین پہر دن برابر پلنگ پر پڑا رہا۔ جب چوکی پہرہ والے کوٹھری کے اندر آئے ہیروجی کو پلنگ پر پڑا ہوا ایک چھوکرے کو اُسکے پانوں دابتے ہوئے دیکھ کر چھوکرے سے پوچھا۔

پہرہ دار۔ آج خلاف معمول تمھارے راجہ ابھی تک پڑے سو رہے ہیں۔ کیا طبیعت کچھ ناساز ہے۔

چھوکرا۔ ہاں راجہ کے سر میں درد ہے اس لیے پڑے ہیں۔

چھوکرے کا جواب وسواس پیدا کرنے والا جواب نہ تھا سمجھے طبیعت ناساز ہو گئی ہوگی۔ لہذا کچھ زیادہ پوچھ گچھ نہ کی اور وہاں سے چلتے ہوئے۔

پہردن رہے ہیروجی فرزند پلنگ سے اُٹھا مع چھوکرے کے

باہر آیا پہرے داروں سے کہا صاحب کے سر میں بڑا درد ہے - اسلیے ہم دوا لینے جاتے ہیں -
پہرے داروں نے کہا -
" اچھا لے آؤ "
اس حکمت سے وہ دونوں شخص بھی نکل گئے -
کوئی دو گھنٹے اور اسی طرح گذر گئے - اندر کسی کی آہٹ نہیں سُنائی دیتی تھی - ایک پہرے دار گشت لگاتا ہوا اوس کوٹھری میں پہونچا - دیکھا کہ قیدی پڑا ہوا غافل سو رہا ہے - دل میں چور تھا - پہرے والے طبیعت کی بدمزگی کا ذکر کر چکے تھے - کہا لاؤ - ذرا ماتھے پر ہاتھ رکھکر دیکھوں جو عارضہ ہوگا تو صورت سے معلوم ہو جائیگا -
پہرے دار نے آہستہ سے سرہانے کی طرف چادر کا کونا سرکایا اور چہرہ کھولا ہوش اوڑ گئے - کلیجہ دھک سے ہو گیا - سیواجی کیا سیواجی کا سایہ بھی وہاں نہ تھا - صرف تکیہ رکھا ہوا ہے - اسی تکیے پر چادر لپیٹ دی گئی ہے تمام مکان سنسان پڑا ہے - آدمی کا نام بھی نہیں -
پہرے والے فولاد خان کوتوال کے پاس گئے اور وردی بولی - سنتے ہی کوتوال کے بدن سے جان نکل گئی - جتنے پہرے دار اور کھڑے تھے سب کے منھ دھواں ہو گئے ایک ایک کا منھ دیکھنے لگے -
دلمیں حیران اتنے اتنے سنگین پہرے اور سیواجی کہاں پر لگا کر اوڑ گیا - فوراً ہی پہرے والے پکڑ بلائے گئے وہ لرزتے تھرتھراتے حاضر ہوئے خبر سُن ہی چکے تھے - سب کے ہوش پران سب حواس باختہ تھے -
فولاد خان غصے میں بھرا ہوا بیٹھا ہی تھا - پہرے والوں کی صورت دیکھکر دور سے ڈانٹ بتائی -
" سیواجی کہاں ہے "
پہرے والوں کا افسر - حضور کیا کہوں - ابھی تو پڑا سو رہا تھا -
کوتوال - تمام مکان چھان ڈالا آخر ہوتا تو جاتا کہاں کمبختو تمھاری غفلت سے بھاگ گیا -

پہرے والیں کے اوسان خطا ہوگئے تھے۔ منھ فق چہرون پر ہوائیان چھوٹ رہی تھین سوکھے ہونٹھ کی طرح خاموش کھڑے رہگئے۔

کوتوال ۔ بتاتے نہین۔ سیواجی کو کون کھا گیا۔ زمین مین دھنس گیا یا آسمان پر اوڑ گیا۔ پہرے پر تم تھے۔ تباؤ سیواجی کو کہان بھگا دیا۔ تم ہی لوگون کی حرمزدگی ہے۔

افسر ۔ حضور اب تو ہم خطا وار ہین۔ جو چاہے فرمائیے۔ بخدا رات رات بھر پلک نہین جھپکائی۔ کون کمبخت زمین پر بیٹھ لگاتا ہو۔ گھڑی گھڑی بھر بعد قیدی کو دیکھ جاتے تھے۔ شام سے لیکر صبح تک برابر گشت لگاتے رہتے تھے نہین معلوم کیا معاملہ ہوا کیونکر کمبخت پر لگا کر اوڑ گیا۔

کوتوال ۔ کچھ نہین۔ تمھاری غفلت کا نتیجہ ہے۔ مارے کوڑون کے ایک ایک کی کھال گرادونگا تمھاری ہی سازش سے قیدی بھاگ گیا۔ تم ہی خطاوار ہو۔

افسر ۔ ہان حضور ہم خطاوار نہین تو اور کون ہے۔ جو قسمت دکھائے گی دیکھین گے۔ مگر حضور اب آپ سے کیا کہین۔ خدا قسم ہم نے سیواجی کو جاتے نہین دیکھا۔

القصہ یہ عجیب وغریب خبر اتنی ہی دیر مین اوڑتے اوڑتے نہ جانے کہان سے کہان پہونچ گئی لوگ ادھر ادھر قیدخانے کے متصل جمع ہوگئے امرا و ارکین شاہی بھی گھوڑا اوڑاتے ہوئے آپہونچے۔ اچھا خاصہ میلا لگ گیا۔

کوتوال نے تھوڑی دیر کے لیے تحقیقات ملتوی کردی اور ادھر ادھر سوار دوڑا دیے کہ سیواجی کی تلاش کرین۔ ایک ایک شاہی امیر سے سرگذشت عرض کرتے کرتے زبان گھس گئی سب انگشت بدندان کہ الٰہی کس غضب کا آدمی ہے ہوا بھی تو اسطرح ایسے سنگین پہرون سے نکل کے جا نہین سکتی۔ کمبخت نے سب کی آنکھون مین خاک جھونکدی سبکو اندھا کردیا۔

ہر شخص اپنی اپنی راے دے رہا ہے عقل کے گھوڑے دوڑا رہا ہے کہ یہ کرنا چاہیئے - یون ہو تو اچھا سب اپنی اپنی ہانک رہے تھے کہ ایک دفعہ شاہی سوار گھوڑا بھینکتا ہوا فولاد خان کوتوال کے پاس آیا اور جہان پناہ کی طلبی کا حکم سنایا -

فولاد خان ہانپتا کانپتا بادشاہ کے پاس حاضر ہوا اور سر ادب جھکا کر عرض پیرا ہوا -

"حضور! قیدی دغا دے گیا - خانہ زاد کی خطا نہین ہے - ساری غفلت کمبخت سپاہیون کی ہے -

بادشاہ - آخر کیا ہوا - کچھ کہو تو - سارے شہر مین غوغا مچا ہوا ہے - سیواجی فرار ہو گیا - سیواجی فرار ہو گیا - کسطرح فرار ہوا -

فولاد خان - (گڑ گڑا کر) پیرو مرشد! خانہ زاد نے بہت کچھ تحقیقات کی ابھی تک پتہ نہین چلا - ملزم کس طرح بھاگا - زمین کھا گئی یا آسمان - خدا جانے کیا اسرار ہے - کیا حکمت کی -

یہ سنکر بادشاہ کو بھی بہت تعجب ہوا اور اُسنے یہ حکم دیا کہ دو لاکھ ساٹھ ہزار سوار و پیدل اوسکے تعاقب کے لیے چارون اطراف مین بھیجے جائین اور تاکید کردی جائے کہ سیواجی بہت بڑا چالاک اور تشفی سے کسی نہ کسی بھیس مین جاتا ہوگا - اسلیے تم جوگی - جنگم - سنیاسی - فقیر - بیراگی - نانک پنتھی - گورکھ پنتھی - برہمن - کنگال - برہمچاری - پرم ہنس وغیرہ ان بھیسون مین اُسکی تلاش کرکے اور اوسکو پکڑ کر فوراً حاضر کرو"

یہ حکم دیکر بھی بادشاہ کا پیچ و تاب نہ گیا - اُسے خوف بھی سمایا ہوا تھا - اوسنے سوچا سیواجی کہین اسی شہر مین تو چھپا نہین ہے اور شاید دغا دیکر رات کو حملہ کر بیٹھے اسلیے اوسنے ڈیوڑھی پر معمول سے زیادہ چوکی پہرے بٹھا دیے اور خود بھی بڑی ہوشیاری اور احتیاط سے ساتھ سویا -

سیواجی کا بادشاہ سے ملنے اور فرار ہونے کا واقعہ مرہٹی انگریزی کُل

تاریخون مین دہلی کا بیان کیا گیا ہے - مگر موڈرون ریویو الہ آباد مین جو مضمون فارسی تاریخون سے ہے کرحال مین شایع ہوا ہے اسمین مضمون نگار نے یہ راے دی ہے کہ دراصل یہ واقعہ آگرہ کا ہے - کیونکہ عالمگیر نامہ وغیرہ کتابون سے یہ پایا جاتا ہے کہ جس تاریخ کو سیواجی کا دہلی پہونچنا بیان کیا گیا ہے اسی تاریخ کو بادشاہ آگرے مین تھا - مصنف تاریخ مآثر عالمگیری سنہ نہم جلوس یعنی سنہ ۱۰۷۶ ہجری کے واقعات قلمبند کرتے ہوے لکھتا ہے کہ -

" درین ہنگام خزائن عامرہ راکہ کارپردازان در پنجم سال از قلعہ اکبر آباد بہ قلعہ دار الخلافہ نقل کردہ بودند دیگر بارہ ہمانجا نقل نمودند و چون راجہ جے سنگھ سیوا را بحضور مطلے فرستادہ بودند و او بظاہر مستقر الخلافت رسید فرمان شد کہ کنور رام سنگھ و مخلص خان پیذیرہ شدہ بآستان جلال رسانند "

اسی طرح منتخب اللباب جلد دوم مصنفہ خفی خان حسب ذیل درج ہے -

" چون راجہ جے سنگھ بعد تاخت و محاربات بیجاپور باتفاق سیوا ترددات نمایان بظہور آورد سیوا سے ضلالت کیش را بعنوان تسلی امید وار عنایات بادشاہی ساختہ بود بکفیل الطاف بخشی وجرم پوشی از طرف بادشاہ گشتہ روانہ بارگاہ آسمان جاہ ساختہ بود درین جشن عالم افروز خبر رسیدن آن بدروز نزدیک اکبر آباد بعرض رسید حکم شد کہ کنور رام سنگھ پسر راجہ جے سنگھ و مخلص خان باستقبال رفتہ آن وحشی خصال بدسگال را بحضور آوردہ ملازمت نمایند - چون سابق بتقاضاے مصلحت ملکی خزانہ را از قلعہ مستقر الخلافت بقلعہ دار الخلافہ طلبیدہ بودند درینولا بار ہمراہ نامدار خان بہ قلعہ اکبر آباد طلب داشتند و بہیجدہم ذیقعدہ سنہ مذکور آن وحشی خصال نکوہیدہ سگال با سپر خورد سال کہ نہ سال عمر داشت بحضور رسیدہ بخجالت و انفعال تمام شرف اندوز ملازمت گردید "

اسکے بعد اسی تاریخ مین ذکر ہے کہ بادشاہ نے سیواجی کے جائے قیام پر چوکی پہرے بٹھا دیے اور پھر یہ ذکر کرکے کہ سیواجی نے میوہ مٹھائی کے پٹارے اُمرا کے گھر بھیجنا شروع کیے تھے - مورخ مذکور آگے لکھتا ہے -

"ونود باپسر دردو سبد نشستہ باشتہار فرستادن شیرینی برائے برہمنان وفقیران متھرا آخر روز او اخر ماہ صفر سنہ مذکور از مستقر الخلافت اکبرآباد برآمدہ خود را باسپان رسانید و ازانجا بتفاوت دو پہر بقصبہ متھرا رسید"

ان اقتباسات سے کسی قسم کا شبہ باقی نہین رہتا ہے کہ یہ واقعہ دہلی مین نہین بلکہ آگرے مین ہوا اور مرہٹہ مورخ نے اس واقعہ کو دہلی کا بیان کیا ہے اسکا سبب سوائے اسکے اور کچھ نہین ہوسکتا کہ جب شاہجہان بادشاہ نے دہلی کا نام شاہجہان آباد رکھا اور اسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا - اور تمام ممالک محروسہ مین دہلی سلطنت مغلیہ کا پایہ تخت سمجھی جانے لگی حالانکہ بادشاہ کبھی دہلی مین رہتا تھا اور کبھی آگرے مین شاہجہان آباد کا نام عام طور پر دہلی ہی رہا اور آگرہ یعنی اکبرآباد مستقر الخلافت کے لقب سے موسوم ہوا مرہٹہ تواریخ نویسون نے دہلی کو پایہ تخت سمجھا سیواجی کے ملاقات کے واقعہ کو دہلی ہی کا واقعہ قرار دیدیا - مغلیہ تاریخون سے واضح ہے کہ جب شاہجہان نے سال ہشتم جلوس اورنگ آباد مین یعنی ۱۰۷۵ ہجری مین انتقال کیا تو اورنگ زیب نے آگرہ آکر شاہجہان کی قبر کی زیارت کی تھی - اسی زمانے مین اوسنے خزانے کو دہلی سے پھر آگرہ واپس منگوایا اور سیواجی سے بھی اوسی زمانے مین بمقام آگرہ ملاقات کی تھی - مرہٹی مورخون کی بنا پر انگریزی تاریخون مین بھی غلطی ہوگئی ہے -

باب اٹھارھوان

ہون اسیر زلف ہاتھون پر کھلاؤن آ تجھے

مین نہین ہون شیوۂ رسم وفا سے بے نیاز

جب ستارۂ نحوست طلوع ہوتا ہے مصیبت کے دن آتے ہین بدبختی اپنا اثر دکھلانے لگتی ہے۔ خواہ مخواہ بدشگونیان ہونے لگتی ہے۔ آنکھون کا پھڑکنا قلب مین اختلاج پیدا ہونا۔ خیالات پراگندہ رہنا۔ طبیعت مین الجھن ہونا غرضکہ ہرطرح کی سراسیمگی اور پریشانیان زور باندھتی رہتی ہین۔ آنے والی مصیبت کا پتہ کچھ نہ کچھ پہلے ہی سے ملتا رہتا ہے۔

پرماتما! عالم الغیب ہے اوسکا کوئی شریک نہین اوسی کی ذات باقی ہو اور باقی کل چیزین فانی۔ روح بھی غیرفانی ہے۔ روح پرماتما کا چھوٹا سا ذرہ ہے۔ یہ آتما ہے تو وہ پرماتما۔ روح بھی پرماتما کی طرح عالم الغیب اور غیرفانی ہے۔ جسطرح ایشور سنسار کا محیط کل ہے روح محیط جز جسطرح ایشور ماضی حال مستقبل سے باخبر ہے۔ اوسی طرح روح پر بھی ماضی حال مستقبل کے ظاہر و باطنی کشف کا سایہ پڑا کرتا ہے۔ اوسکے سامنے بھی آئینہ کی طرح کل واقعات پیش رہا کرتے ہین۔ اگر روح پر جذبات سفلی کا اثر نہ پڑنے پائے اگر وہ نفس کی زیادتیون سے بچتی رہے حواس خمسہ باطنی اور ظاہری سے اُسکا دامن نہ بھرنے پائے۔ رشک۔ حسد۔ غصہ۔ طمع۔ شہوت وغیرہ بدفعلون سے اگر وہ پاک رکھی جائے اسکی گیان درشٹی پر پردہ نہ پڑنے پائے۔ دام علایق سے کنارہ کش رہے۔ جپ۔ جوگ سادھن سے شدھ رکھی جائے تو اس دنیا مین جو باتین ہوتی ہین اونکا جان لینا دشوار امر نہین۔ جسکی آتما شدھ رہی یعنی دنیا کی فانی نعمتون سے ملوث نہین ہونے پائی ہے۔ جو مرغوب عیش و آرام کی ناپائدار چیزون سے قطعی گریز کرتی رہی ہے۔ جو نمود ظاہری کو

ہیچ سمجھتی ہے - وہی آتما (یعنی روح) نفس پر ہمیشہ قادر رہے گی - اسیلیے
انیسی روحین حرص - طمع - نفس غصہ - حسد گی گرد سے پاک و صاف رہتی ہین
وہ آئینہ کی طرح روشن ہین وہ خواہشات اور لذت کے خیال سے مبرا ہین -
۵ - شامہ - باصرہ - سامعہ - ذائقہ - لامسہ - ان پانچ خواصون کے
پھندے مین نہین پھنسین - وہ آزاد ہین اینز بھی خدا کی طرح ماضی - حال
مستقبل کے حالات روشن رہتے ہین - حالانکہ ہم لوگون کی آتما نفرت
رغبت اور ظاہری باطنی حواسون کے بس مین ہے - ہم نہین سمجھتے کہ
جتنی چیزین ہین - فانی ہین - اور محض بے وفا ہین - اسلیے ہم مکھی کی طرح
شہد مین کچھ ایسے لت پت ہوگئے ہین کہ نکل نہین سکتے - اور آخر
مجبوری سے جان گنواتے ہین اگر ہم اہل دل درویشون اور پاک نفس
صالحون کی صحبت مین بیٹھین اونکے وعظ سنین اور انکی نصیحتون کو گرہ مین
باندھ لین تو پھر ہمارا دل بھی آئینہ کی طرح صاف ہو جائے - اور ہم
دنیا کے نیک و بد مین تمیز کر سکین - دنیا کا کوئی بھید ہم پر چھپا نہ رہے -
دنیا کی کیسی ہی کوئی مصیبت پیش آنے والی ہو ہم پہلے ہی سے جان لین اور
اُس سے بچنے کی سبیل نکال لین -

چندرموہنی کے دل پر آج کئی دن سے غبار چھایا ہوا ہے - مایوسیان
بڑھتی جاتی ہین - آج کئی روز سے خوفناک خواب دیکھ رہی ہے - کبھی دیکھتی ہے
بیوہ ہو گئی ہون ہاتھون کی چوڑیان توڑ ڈالی گئی ہین - کبھی دیکھتی ہے سامنے
چتا جل رہی ہے اور مین ستی ہونے کے لیے جا رہی ہون - کبھی خون کی
ندیان بہتی ہوئی دکھائی پڑتی ہین - کبھی اپنے شوہر کی لاش دیکھتی ہے
سر کٹا ہوا ہے - ان بد خوابون سے اوسکی روح لرز اٹھی ہے - وہ
اسی سوز غم مین پھنکی جاتی ہے اوسے سخت تشویش ہے کیا جانے پیارے
سوامی (رگھناتھ راؤ) کہان ہین اور کیا مصیبت جھیل رہے ہین -

"اے سوامی! آجکل آتے کیون نہین - کتنے دن گذر گئے - زمانہ ہو گیا
صورت نہین دکھلائی - کیا کوئی افتاد لوٹ پڑی - کیا لڑائی بھڑائی مین

تو نہین کام آگئے - بیمار تو نہین ہین - ہاے کہین زخمی تو نہین ہو گئے - کیا جانے زندہ ہین بھی یا مر گئے - کون خبر لائے - کس کو بھیجون - راجگڈھ مین ہین یا رسنگہ گڈھ مین - اسی قسم کے پیچ وتاب مین چندر موہنی دن رات پھنسی رہتی ہے -

اوسکی ہمنشین سہیلیان دل بہلانے کے لیے باغ مین لے آئی ہین مگر اوسکی دلبستگی نہین ہوتی - اوسکی طبیعت اچاٹ رہتی ہے - باغ کی فرحت بار ہوا لو کا کام کر رہی ہے اوسکا چہرہ اُداس ہے اوسکے گلاب کے پھول سے رخسار رے گل سیوتی بن گئے ہین - گو اُسکی ہمنشین سہیلیان دل بہلانے کے لیے ادھر اودھر کی ہنسی مذاق کی باتین کر رہی ہین مگر اوسکے دل کو خوش کرنے مین بالکل بے اثر ہین - کہین نسیم سحری کے جھونکے اُن تنگدل غنچون کو کھلا سکتے ہین جنکو گلچین کے ہاتھون نے شاخ گل سے توڑ کر زمین پر پھینکدیا ہو - اوسے سہیلیون کی بات پسند نہین - وہ بیخود ہو رہی ہے - اوسکا سر پریشان کردینے والے خیالات کا جولانگاہ بنا ہوا ہے - سینے سے پیہم ٹھنڈی ٹھنڈی آہین نکل رہی ہین - ایکبار اوسکے زبان سے نکلا -

ہاے رام مین کیا کرون -

اس جملے کے نکلتے ہی آنکھون کا سوتا کھل گیا - اور چشم خونفشانی سے اشک کی طغیانی بڑھنے لگی وہ چاہتی ہے ان آنسوون کے نکل جانے سے غبار نکل جائیگا - طبیعت ہلکی ہو جائے گی - مگر نہین یہان تو آنسوونکا پانی گھی کا کام دے رہا ہے - جسقدر اشک کی طغیانی ہوتی ہے - کلیجے کی آگ بھڑک اُٹھتی ہے - کبھی کبھی دلی اُلجھن اُسے اسقدر بے قابو کردیتی ہے کہ اسی خود رفتگی کے عالم مین پیچ وتاب کھاتے ہوے شعلے کی طرح اودھر دوڑتی ہوئی پھاٹک کے پاس کھڑی ہو جاتی ہے - اور اس تالاب پر نگاہ جما دیتی ہے جوا سکی طرح کسی کی یاد مین پھوٹ پھوٹ کر رو رہا ہے باد صبا کے جھونکے اسکے غمگین دل کے ساتھ اور بھی چھیڑ خانی کرنے لگے

جھونکوں کی گستاخانہ دست درازیوں سے اسکے سر کے بال بار بار بگڑ بگڑ کر اسکے چہرے کے سامنے آتے ہیں اور یہ جھنجھلا کر ہر بار اپنے ہاتھ سے ہٹاتی بھی جاتی ہے مگر ہوا ہے کہ کسی طرح اپنی چھیڑ سے باز نہیں آتی۔ اے ہوا تو بڑی شیطان ہے۔ کیوں دُکھے ہوئے دل کو دکھاتی ہے۔ اسکا خیال کیوں غلط کیے دیتی ہے۔ کیا تو یہ نہیں جانتی کہ یہ اپنے پی کی جوگن بنی ہے۔ اسے کچھ بھلا نہیں معلوم ہوتا۔ وہ بار بار ایشور سے دعا مانگتی ہے۔ منتیں کرتی ہے کہ ایک دفعہ کنورجی کی جھلک دیکھ لوں۔ اسی تالاب کے کنارے کنارے اس روز گھوڑے پر سوار آرہے تھے۔ اے پرماتما۔ جلدی وہ گھڑی آجائے۔ کنورجی گھوڑے پر سوار آتے ہوئے دکھائی پڑیں۔ +

اگر کوئی شخص گھوڑے پر سوار آتا ہوا نظر آتا تو چندر موہنی کا دل بول اُٹھتا۔ لو کنورجی آگئے۔ انہیں کی تلاش تھی۔ دل کی کلی کھل اُٹھتی ہے۔ رنج و غم کی گھٹائیں کافور ہوجاتی ہیں۔ فرط مسرت سے قلب اُچھلنے لگتا ہے۔ یاس و امید کی جنگ چھڑ جاتی ہے۔ ابھی دل ہاتھوں اچھل رہا تھا۔ سمجھتی تھی کنورجی آرہے ہیں۔ اضطرابی مٹے گی۔ کلیجہ ٹھنڈا ہوگا مگر ہائے کیا سے کیا ہوگیا۔ پھر اُسی جنون کا دورہ ہوا۔ خیالی تصویر آنکھوں سے اوٹ ہوگئی۔ آنے والا کسی دوسری طرف مُڑ گیا۔ کلیجے کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے لگے۔ لیکن آنیوالا مسافر چندر موہنی کے قریب ہوکر نکلا تو اور بھی قیامت ہوگئی۔ وحشت کی ترقی حواس مخبوط۔ مبہوت سی چُپ کھڑی رہ جاتی ہے۔ آگ کے لوکے سے سینے میں اُٹھنے لگتے ہیں۔ شوریدہ سری بڑھتی ہی جاتی ہے۔ طبیعت سنبھلتی نہیں۔ ناامیدی کا ایشور بُرا کرے اسکے ارمان و تمناؤں کی ابھرنے والے نقش اسکے لوح دل سے حک کردیے گویا اسکو بھی مٹا گئے۔ ہونٹھوں کی خشکی۔ چہرے کی زردی اور دلی وحشت جو خانہ خراب عشق کی غماز تھیں کچھ تو راز کھولنے پر کھڑی ہوگئیں۔ اور کچھ اسکا دل مسلنے اور کلیجہ جھنجھوڑنے میں مشغول ہوگئیں۔ آہ وہ نازک، اور ننھا دل جسکو اس قسم کی ہوا چھو بھی نہیں

گئی تھی اور جو ہوا و ہوس اور دنیاوی خواہشات سے بالکل پاک وصاف تھا
اور جسنے ابھی دُنیا مین کچھ دیکھا بھی نہ تھا اچھے خاصے طلسم سے کم نہ تھا۔
اس کمبخت دل نے جو ناتجربہ کار کہا جاتا تھا غضب کردیا اس بیچاری کو دم بھر
ایک حال پر نہین رہنے دیا۔ گھبرا گھبرا کر اسنے کئی بار پھاٹک سے سر نکالا
اور اپنے محبوب دلدار کی تلاش مین جاسوس نظر اوس وسیع میدان مین
دوڑا دیے مگر وہان کیا تھا خیال ہی خیال تھا۔ جاسوس نظر ناکام پھرے
کچھ پتہ نہ چلا پھر کیا تھا اب اسکے چوٹ کھاے ہوے دل پر اور چوٹ لگی
اسکی اضطرابی مین افزونی ہوئی اور وہ کلیجہ پکڑ کر بیٹھ گئی۔
ہمنشین سہلیان پاس کھڑی ہوئی ہین۔ چارون طرف عالمگیر سناٹا چھایا
ہوا ہے۔ اتنے مین کسی نے زور سے کہا۔
"کیا پدم کماری جی اسنگھ گڑھ مین جاکر کنور رگھناتھ راو جی کا پتہ
لگا دُگی؟"
چندر موہنی کے کان مین اس آواز نے امرت برسا دیا۔ کہان تو بیخود
بیٹھی ہوئی تھی اس خوش آیند آواز سے اُچھل پڑی۔ ادھر اودھر دیکھا۔
دو شخص پاس کھڑے بات چیت کر رہے ہین۔ اُن دونون کی گفتگو سے
معلوم ہوتا تھا کہ یہ دونون شخص سیواجی کے حمایتی ہین۔
پدم کماری بھی یہ دونون شخص کنور جی سے واقف ہین۔ اسی لیے حال
چال لینے کی غرض سے اونکے پاس دوڑی گئی۔
ان دو شخصون مین ایک تو سنیاسی کے بھیس مین تھے اور دوسرا
سپاہی کی وضع مین۔ پدم کماری نے سنیاسی جی کے قدم لیے
ڈنڈوت کی۔
ناظرین سمجھ گئے ہونگے یہ سنیاسی وہی مہاتما چندر شیکھر جی ہین جنھین آپ
اکثر رگھناتھ راو جی سے باتین کرتے دیکھ چکے ہین۔
سنیاسی نے پدم کماری کو اشیرباد دیا۔ اور کہا۔
"بیٹی آنند رہو۔ ناراین منورتھ سپھل کرے۔"

پدم کماری ۔ مہاتمن اسنتی ہون سیواجی قید ہو گئے ۔ کیا یہ خبر سچ ہے
یا جھوٹ اوڑادی گئی ۔
سنیاسی ۔ ہان سچ ہے ۔ واقعی وہ قید ہو گئے ہین ۔
پدم کماری ۔ تو آپ نے کوئی سبیل نکالی ۔ اُنکے چھوڑانے کا کیا
انتظام کیا گیا ۔
سنیاسی ۔ بیٹی! ان سب باتون سے استریون کو کیا کام ہے ۔
پدم کماری ۔ مہاراج! یہ آپ کیا فرماتے ہین ۔ اگر موقع پڑیگا تو
مہاراشٹر کی عورتین ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی رہینگی کیا وہ لڑائی کے میدان مین
اپنے دشمنون پر ہتھیار نہ اوٹھائینگی ۔ سوامی! مہاراشٹر کی استریون سے
کبھی یہ امید نہ رکھیے گا ۔ وہ بھی پرشون کی طرح میدان مین کٹ مرینگی ۔ وہ
جلتی اگن مین پھاند پڑنے والی ہین ۔ وہ جان کی پروا نہین کرتین ۔ وہ آرام طلب
نہین ہوتین ۔ وہ دیش اور راج پر جان نچھاور کرنے والی ہین ۔
سنیاسی ۔ بیٹی ایسا کہتی ہے ۔ مگر ابھی موقع نہین ہے ۔
پدم کماری ۔ ٹھیک ہے ۔ خیر اونکے چھوڑانے کا بندوبست ہوتا
ہوگا نا ۔
سنیاسی ۔ بیٹی! سیواجی اپنی ہی چالاکی سے چھوٹ آئینگے ۔
اونکی تو اتنی فکر نہین ایک دوسری فکر دامنگیر ہو گئی ہے ۔
پدم کماری ۔ کون فکر ۔
سنیاسی ۔ سیواجی کی طرح ایک دوسرا ویر قید ہو گیا ہے اوسکے
چھوڑانے کا بندوبست کرنا ہے ۔
پدم کماری ۔ پرشوا! وہ مہاپُرش کون ہین ۔؟
سنیاسی ۔ اونکا نام رگھناتھ راؤ پنت ہے ۔ یہان کے باشندے
اونھین کنور جی کہا کرتے ہین ۔
پدم کماری ۔ وہ کسطرح قید ہوئے ۔
سنیاسی ۔ انکو جونہین سیواجی کے قید ہو جانے کی خبر لگی ۔ تاب نہ لا سکے تن تنہا

دہلی چلدیے وہان جاکر بہت سے مغل سپاہیون کو مارا - آخر کار خود بھی گھائل ہوئے - مغلون نے گرفتار کر لیا -

پدم کماری - سوامی اچھے ویرون اور سچے وطن پرستون کے خون مین یہی صفت ہے کہ جان کی پروا نہ کرکے قوم اور دیش کی بھلائی کے لیے مشکل سے مشکل کام مین گھس پڑتے ہین چاہے اونمین کیساہی خطرہ کیون نہ ہو -

یہ کہکر پدم کماری اپنے باغ مین آئی - سنیاسی اور راؤ کے چیلے نے دوسری طرف کا راستہ لیا -

جسوقت پدم کماری نے باغ مین قدم رکھا - ایک ہیبتناک تماشا دیکھ کر گھبرا گئی - وہ کونسا تماشہ ہے -

چندر موہنی زمین پر بیہوش پڑی ہے - سہیلیان اوسے ہوش مین لارہی ہین - پدم کماری سرپٹ دوڑتی ہوئی اوسکے پاس گئی - گلاب کیوڑا اور پانی کے چھینٹون سے چندر موہنی کو ہوش مین لے آئی - اور پھر سب نے ہاتھون ہاتھ گود مین لیکر مکان کا راستہ لیا - چندر موہنی بیہوش ہوگئی تھی پیشانی سے تھوڑا بہت خون نکل چکا تھا - غشی کی حالت مین اوسے یہ نہ معلوم ہوا کہ مجھے باغ سے کون اوٹھا لایا -

چندر موہنی کا دل رگھناتھ راؤ مین اُلجھا ہوا تھا - یکایک اوسکا دل گھبرایا سر مین چکر آیا نازک ہاتھ سے سر تھام لیا اور اپنی ہمنشین سہیلیون کی طرف ٹکٹکی باندھ دی - نہ وہ کچھ سنتی ہے نہ کہتی - وہ سوز دل کی تڑپ سے بیتاب ہو رہی ہے - سہیلیون نے بہت کچھ تسکین دی لاکھ سمجھایا - مگر دُکھے ہوئے دل کا چھیڑ دینا بھی ستم کر دیتا ہے - چندر موہنی بھری بیٹھی تھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی -

ہے ہائے پیارے! ہائے پران ناتھ!! - مجھ بدنصیب کو کیون چھوڑ گئے ہائے میری مجبوریون پر تمھین ترس نہین آتا - پران پیارے!!! - میرا دل بول رہا ہے تم مغلون کے ہاتھ مین پڑ کر اپنی جان دیا چاہتے ہو -

اب دھرم رکشیا دیش کی رکشیا کیسے کروگے۔ اور آپ کی یہ بدقسمت کنیز کیا کرے گی۔ ہائے پیارے! مجھے تو آپ اپنا کہہ گئے تھے تو پھر میری یاد کیون بھلادی چلتے وقت اپنی داسی کو بھی ساتھ لے لیا ہوتا۔ ساتھ مرجاتی تو اچھا تھا۔ قیدی ہوجاتی تو اچھا تھا۔ پیارے! کیا اب تمھاری موہنی صورت کے درشن نہونگے کیا اپنے اردھنگی سوامی کی چھبی دیکھنے مین نہ آئیگی۔ کیا اب پیتم سے نہ مل سکونگی۔ کیا پیتم جیسا پیارا شبد کٹھار بن جائے گا۔ ہائے مجھ جیسی سا دنیا مین کوئی نہوگا۔ مین ابھاگنی ہون۔ میری جان کیسے نکلے گی۔ تڑپ تڑپ کے مرونگی۔ پیارے اب تو صورت دکھادوگے۔ کیا یہ ارمان لے کے مرجاؤن۔ کیا تھاری موہنی آواز بھی نہ سن سکونگی۔ کیا تمھاری لمبی لمبی بھائین مجھے گلے سے نہین لگا سکتین۔ کیا ان پیارے پیارے گالون کا امرت رس مجھے چکھنے کو نہین ملیگا۔ جنکی خوشبو پربھو رے لٹو ہورہے ہین۔ ہائے یہ سب باتین خواب وخیال ہین۔ کہان گئین۔ مین مرتے دم بھی سوامی کے جمال بے مثال سے آنکھین سینک نہین سکتی۔ ہا۔ بدھاتا۔ میری آنکھین دلدار محبوب کی شایق ہین۔ پرمیشور کے لیے میری اُمید نکل جانے دے۔ جب سوامی کو دیکھ لونگی تو دم توڑنے مین بھی آسانی ہوگی۔ پربھو! مجھے آنکھون کی ہوس نہین۔ مین راج پاٹ نہین چاہتی۔ مین دولت ثروت کی بھوکی نہین ہون۔ مین دنیا کی کسی شئے کی طلبگار نہین ہوتی۔ البتہ ہوس ہے تو اپنے پتی (شوہر) کی کسی طرح اونکے درشن مل جاتے۔ جنگل ہو۔ بیابان ہو اسکی پروا نہین ہے۔ فقیرن بننا مجھے گوارا ہے۔ گدائی کرونگی۔ دردھیک مانگونگی۔ یہ سب کچھ منظور ہے۔ لیکن پتی (شوہر) کے درشن روز ہوجایا کرین۔ پربھو! دینا ناتھ! دیا کیجیے۔ یا تو مجھے موت دیجیے یا مجھے میرے سوامی سے ملادیجیے۔ ہائے! یہ کیا کہہ رہی ہون۔ بھگوان! میرے پتی (شوہر) کو اپنی حفاظت مین لے لو۔ اونکا بال بیکا نہ ہو نہ میلا ہو۔ نارائن جی! مجھ سی پاپن دنیا مین کوئی نہ ہوگا۔ دینا ناتھ! آپ نے بڑے بڑے پاپی تارے ہین۔ میری بھی فریاد سنیئے۔ مین کچھ نہین چاہتی۔ صرف

اپنے پتی کے درشن کی ابلاکھا ہے - پربھو! داسی آپ کی سرن ہے -
کرپا کیجیے -

کہتے کہتے چندر موہنی کی زبان لکنت کرنے لگی - آنکھیں بند ہوگئیں اور غشی نے کمزور سمجھ کر دبا لیا - لیکن پدم کماری للتا اور مدن موہنی کی کوششوں سے فوراً ہی ہوش مین آگئی -

پدم کماری نے پوچھا -

کماری جی! گھبرائی کیون جاتی ہو - مین ابھی جاتی ہون اور کنور جی کو دہلی سے چھوڑا کر تمھارے پاس کھڑا کیے دیتی ہون -

چندر موہنی - پیاری بہن! ایسا کرو تو مجھے زندہ نہ کر لو - عمر بھر تمھاری لونڈی رہونگی - پیاری مین اپنے دل کی حالت بیان نہین کر سکتی -

پدم کماری - مین کیا کر سکتی ہون ایشور کی کرپا اور بھوانی جی کی سہاتیا سے مین انکو ضرور چھڑا لاؤنگی -

چندر موہنی - مجھے بھی ساتھ لے چلو - اگر سوامی چھوٹ گئے تو اچھا ہی ہے نہین تو کسی نہ کسی طریقے سے درشن تو کر لونگی -

پدم کماری - بہن! اسقدر بے چین ہونا ٹھیک نہین - گھبرانے سے کام نہین چلیگا - مین اکیلی جاؤنگی - اور کسی نہ کسی ڈھنگ سے ادھین آپ کے پاس لے آؤنگی - تمھارا چلنا کسی حال مین اچھا نہین تم چلوگی تو کام مین ہرج ہوگا - اور ان کا ملنا دشوار ہوجائیگا -

چندر موہنی - اچھا تم ہی جاؤ - کب تک پلٹوگی -

پدم کماری - کم سے کم دو مہینے لگین گے -

چندر موہنی - میری پیاری! جہانتک ہوسکے جلدی آنا - بہن! دیر نہ لگانا کیا تم انکو اپنے ساتھ لیتی آؤگی -

پدم کماری - جانتی کاہے کے لیے ہون کماری جی گھبراؤ نہین -

چندر موہنی - تو پھر کب تک پلٹوگی -

پدم کماری - کہہ تو دیا کم سے کم دو مہینے لگین گے اور ہان مین تو جاتی ہون

شاید گھر مین میری باز پرس ہو کوئی بلانے آئے تو کوئی بہانا کر دینا۔
چندر موہنی۔ اچھا۔
پدم کماری۔ وہان سے کھسکی اور ایک سیزدہ سالہ لڑکے کا روپ بدل کر سامنے کھڑی ہوگئی۔ چندر موہنی اور اسکی ساتھی سہلیان بھوچک سی اس لڑکے کی طرف دیکھنے لگی۔
چندر موہنی۔ واہ بہن! خوب بھیس بدلا۔
پدم کماری۔ کماری جی! یہ تو موقع محل کی بات ہی۔ جب وقت پڑتا ہے مہاراشٹر کی ویر استریون کو سب ہی کام کرنا پڑتے ہین۔
چندر موہنی۔ سچ کہتی ہو ایشور تمھاری اس کام مین مدد کرے۔
پدم کماری۔ (ہاتھ جوڑ کر) دینا ناتھ! دیالو پرماتما!! تیری نیک نظر کی محتاج ہون تیری سہایتا سے مین ایسے مشکل اور پرخطر کام مین قدم رکھتی ہون۔ پربھو! دین بندھو!! اس داسی کی مدد کرنا۔ درگا ماتا! رچھیا کرو۔ ساہس دو سکارج سپھل کرو۔ بھتین بار بار مسکا رہے۔ القصہ اوسی سیزدہ سالہ لڑکے کے بھیس مین پدم کماری ایک بادرفتار گھوڑے پر سوار ہو کر رات ہی رات وہان سے چلدی۔

۱۹
باب اُنیسوان

ہمکو دیکھا تو وہ ہنس دیتے ہین
آنکھ چھپتی ہی نہین یاری کی

شام کا وقت ہی۔ آفتاب دن بھر کی تھکن مٹانے کے لیے مغربی چشمے مین غوطہ کھانے لگا۔ شفق کی سرخی عاشقون کے زعفرانی چہرے کا رنگ اوڑاے ہوے درختون کی چوٹیون اور بلند مقامات پر پڑکر انقلاب زمانہ کا سین کھینچنے لگی۔ شام غربت بنی شام کی تاریکی اپنا زور باندھتی جاتی ہے۔ مگر حضرت انسان زمانے کے انقلاب کی بھی پروا نہ کرتے ہوے اپنے کاروبار مین مصروف ہین۔ دکاندار چراغ جلا کر اپنا کھاتہ کھول بیٹھے ہین اور دن بھر کی بکری کا

حساب کتاب لگا رہے ہین - ہم بھی چہل قدمی کرتے ہوے دہلی کی بازارون مین پہونچ گئے ہین - چاندنی چوک کی بازار سے چوڑی سڑک بخط مستقیم نکل کر شاہی عمارات کیطرف گئی ہے اُسپر ایک درویش سر سے پاتک کمبل اوڑھے ادھر سے اُدھر اور ادھر سے ادھر گشت لگا رہا ہے اور بار بار اس شعر کی تکرار کرتا جاتا ہے

اس گلشن ہستی مین عجب سیر ہے لیکن
جب آنکھ کھلی گل کی تو موسم ہے خزان کا

اتنے مین ایک سیزدہ سالہ لڑکے نے آکر درویش کے قدم لیے اور پوچھا - پیرومرشد آپ کون ہین ؟ -

درویش - بابا - مین ایک فقیر ہون -

لڑکا - پیرومرشد آپ فقیر تو ہین لیکن آپ کسی سے کچھ نہین کہتے - آخر آپ کا سوال کیا ہے - صرف ادھر سے ادھر اور اُدھر سے ادھر گشت لگانے سے تو مطلب نہین نکلے کا تاوقتیکہ آپ کسی سے اپنا سوال نہ کہین -

درویش - بابا ! فقیرون کو زیادہ بولنے سے کیا نتیجہ - اتنی زندگی یاد الٰہی مین کٹجائے یہی غنیمت ہے ۔

مین نفس کے ہون در پے ہی نفس میرے درپے
رہزن کو نا میری مین فکر را ہزن مین

بابا جاؤ اپنا کام کرو - فقیرون کو چھیڑنا اچھا نہین -

لڑکا - تو حضور ایک جگہ بیٹھکر دھونی لگائیے - یاد الٰہی مین مصروف ہوجائیے -

فقیر - نا بابا ۔

درویش روان رہے تو بہتر
آب دریا بہے تو بہتر

لڑکا - آپکا مسکن کہان ہے - کس شہر مین جاسے قیام ہے -

درویش - بابا ۔

گھر بار سے کیا فقیر کو کام
کیا لیجئے چھوڑے گاؤن کا نام

جہان بیٹھ گئے وہین گھر ہے۔ جسنے دید یا کھا لیا اور اللہ کا نام کیا۔

لڑکا۔ یہ تو معلوم ہوا آپ اللہ والے ہین۔ مگر اس سڑک پر گشت لگانے سے کیا مطلب ہے؟

درویش۔ سُنا ہے۔ آج جہان پناہ جشن کرینگے۔ بڑے بڑے مطرب قوال آئین گے۔ یاد معبود مین معرفت کی غزلین ہونگی۔ اوسی کے اشتیاق مین چلا آیا۔

لڑکا۔ (غور سے دیکھکر) پیر مرشد کچھ کچھ آپ کو پہچانتا ہون۔

درویش۔ لیکن مین تو نہین پہچانتا۔

لڑکا۔ مین نے ضرور کہین آپکو دیکھا ہے۔

درویش۔ دیکھا ہوگا تو دہلی ہی مین دیکھا ہوگا اور کہان دیکھا ہوگا۔

لڑکا۔ نہین جناب! مجھے خیال ہوتا ہے ایک دفعہ آپ پونا تشریف لے گئے تھے۔

درویش۔ (وحشت سے کانپ کر دلمین) کیا یہ بچہ مجھے پہچان گیا (ظاہرمین) نہین صاحبزادے ایسا تو نہین ہوا۔ پونا کی شکل آجتک نہین دیکھی۔

لڑکا۔ حضور گھبرا کیون گئے۔ کیا آپ پونا تشریف نہین لے گئے تھے۔ کیا آپ نے راجپوتون کی نیگمٹ مین بیٹھکر باتین نہین کی تھین۔

درویش۔ (لڑکے کی طرف تیز نگاہ ڈالتے ہوے) پہلے تم اپنا نام بتاؤ کون ہو؟ پھر میرا پتہ نشان پوچھنا۔

لڑکا۔ آپ ڈرین نہین۔ بندہ آپکا دشمن نہین ہے۔ بلکہ ایک طرح کا دوست ہے۔

درویش۔ اہا ہا۔ معلوم ہوا تو چند رموہنی کی سہیلی ہے۔ سچ کہنا۔ تو ہی سیواجی کے قید ہوجانے کی خبر سنکر رودی تھی۔

لڑکا۔ تو آپ بھی وہی سنیاسی ہین۔ جنکو مین چندر شیکھر بابا کہہ سکتی ہون

درویش ۔ (آہستہ سے) ہان مین وہی ہون ۔
لڑکا ۔ تو مین بھی وہی ہون ۔
درویش ۔ تو یہان کہان ؟
لڑکا ۔ مین رگھناتھ راؤ پنت کو چھڑانے کے لیے آئی ہون ۔
غالبًا ناظرین بھی سمجھ گئے ہونگے کہ یہ درویش مہاتما چندر شیکھر ہے اور لڑکے کے بھیس مین وہی پدم کماری چندر موہنی کی سہیلی ہے ۔
دونون کے راز افشا ہو جانے پر مہاتما چندر شیکھر جی نے پدم کماری کی جرات اور دلیری کی بڑی تعریف کی پھر دونون وہان سے کھسکے اور کسی گوشہ مین بیٹھکر باتین ہونے لگین ۔
چندر شیکھر ۔ تم یہان تک کیونکر پہونچین ۔
پدم کماری ۔ (کنور رگھناتھ راؤ اور چندر موہنی کی محبت کا قصہ سُناکر) سوامی جی ! انھین وجوہ سے میرا آنا یہان ہوا ہے ۔
چندر شیکھر ۔ رگھناتھ راؤ کے چھڑانے کی بھی کوئی صورت نکالی ۔
پدم کماری ۔ جی نہین ۔ ابھی تک تو کوئی ترکیب سمجھ مین نہین آتی ۔ اب آپ فرمائین کسطرح وہ مغلون کے قید سے چھوٹین گے ۔
چندر شیکھر ۔ ابھی تک مین نے بھی کوئی فکر نہین کی ۔ خیر اب تم آگئی ہو کوئی نہ کوئی سبیل نکل ہی آے گی ۔ اب ایک کے دو ہوگئے ۔
پدم کماری ۔ کیا آپ صرف تنہا آئے ہین ۔ کوئی ساتھی نہین ہے ۔
چندر شیکھر ۔ ہان اکیلے ہی چل کھڑا ہوا ۔ اور تم کب آئین ۔
پدم کماری ۔ کوئی تین روز ہوے ہونگے ۔
چندر شیکھر ۔ اور قیام کہان ہے ۔
پدم کماری ۔ جہان ہوا رات کو سو رہی ۔ دن بھر گھوما کرتی ہون ۔
چندر شیکھر ۔ سنتے ہین بادشاہ کل جلسہ کرنے والے ہین ۔
پدم کماری ۔ بہت اچھی بات ہے ۔ یہی تو کام کرنے کا موقع ہے ۔
چندر شیکھر ۔ لیکن کنور جی کا پتہ تو معلوم نہین ۔ کیا جانے کہان قید ہین

دم اوپر سنگین پہرے ہونگے ان تک رسائی مشکل معلوم ہوتی ہے ۔

پدم کماری ۔ مین نے کچھ کچھ سراغ لے لیا ہے ۔

چندر شیکھر ۔ کیا سراغ لے لیا ہے ۔

پدم کماری ۔ سنتی ہون جس مکان مین جلسہ ہوگا دہین قید ہین چارون طرف سنتریون کا پہرا ہے ۔

چندر شیکھر ۔ اندر گھسنا محال ہے ۔

پدم کماری ۔ مین نے ایک ترکیب سوچ رکھی ہے ۔

چندر شیکھر ۔ کون ترکیب ۔ ؟

پدم کماری ۔ قوالن کے بانے مین جانے کا ارادہ ہے کسی طرح محفل مین پہونچ جاؤن ۔ پھر کسی نہ کسی ترکیب سے کنور صاحب بھی آجائین گے ۔ مین انھین بلوانونگی ۔ آپ ایک کام کرین ۔ تین گھوڑے کہین سے تیار کر رکھین مین جلسہ کھیل کر کنور جی کو لے بھاگونگی ۔

چندر شیکھر ۔ کیا تم نے اتنا لمبا سفر پیدل اختیار کر لیا ۔

پدم کماری ۔ نہین سوامی جی ! پیدل اتنا بھاری سفر کہین ہوسکتا تھا ۔ گھوڑا ساتھ ہی لیکن شہر کے باہر ایک پھلواری مین چھوڑ آئی ہون ۔ اسلیے کہ گھوڑا دیکھ کر شاہی چوکیدار پھڑکین گے اور سمجھین گے کہ سیواجی کا کوئی مصاحب ہے ۔

چندر شیکھر ۔ مین نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا ۔ ناکے باہر گھوڑا چھوڑ دیا ہے ۔

پدم کماری ۔ دو گھوڑے موجود ہی ہین ایک گھوڑے کی اور کسر رہ گئی ۔

چندر شیکھر ۔ ایشور چاہے گا تیسرے گھوڑے کا بھی بندوبست ہو جائیگا ۔ اگر دونون گھوڑے پھلواری کے ارد گرد ملگئے تو مین اونھین لیے آتا ہون ۔ ورنہ دوسرا انتظام کیا جائیگا ۔

پدم کماری ۔ دوسرا انتظام کیا کیجیئے گا ۔

چندر شیکھر ۔ جلسے مین بڑے بڑے رئیس امیر آئین گے اونکے گھوڑے اوڑا لائین گے ۔ اپنا کام نکل جائیگا ۔

پدم کماری ۔ رائے تو اچھی ہے ۔ اب یہان سے چلیے ۔ آج کی رات

کہان بسر ہوگی - کوئی مکان تجویز کیا ہے -

چندر شیکھر - مکان تو کوئی نہین تجویز کیا - خیر چلو - کہین نہ کہین جگہ مل ہی جائیگی -

پدم کماری - چلیئے -

یہ کہکر پدم کماری اور مہاتما چندر شیکھر نے اوس مکان کی طرف معاودت کی جہان کل بزم عشرت منعقد ہونے والی ہے - اس مکان کے متصل سڑک پر پیپل کا درخت لگا ہوا تھا - پدم کماری اور چندر شیکھر جی نے اس درخت کے نیچے گھوڑے لانے کی بات پکی کرلی - اور کچھ دیر ادھر اُدھر دیکھ بھال کر دونون کے دونون وہان سے غائب ہوگئے -

باب بیسوان (۲۰)

لبھاتا ہے نہایت دل کو خط رخسار جانان کا

گھسیٹے گا مجھے کانٹون مین سبزہ اس گلستان کا

دہلی مین جشن نوروز[1] منانے جانے کا دن ہے - ایوان شاہی مین چہل پہل ہے - جدھر دیکھیے رنگ برنگ جھنڈیان اوڑ رہی ہین - اہل شہر کی دکانون پر سبز سبز آم کی پتیون کے بندنوار لٹک رہے ہین - دہلی کا سواد بہشت شداد بن گیا ہے - خصوص شاہی ایوان کی سجاوٹ کا کیا کہنا - اس جلوخانے سے جہان آج جلسہ ہونے والا ہے در دولت تک ٹٹیان نصب کردی گئی ہین گلاس چڑھے ہوئے ہین - جنگی سوار اور پیادے انتظام مین مصروف ہین - تمام شہر مین خوشی کا اظہار ہو رہا ہے کوئی پکارتا ہے - میان عثمان بھائی باقر یہان پر جھنڈی کھڑی کرو - یہان پر محراب بناؤ - ٹٹیون پر گلاس چڑھادو - کوچہ و بازار کچھ اسطرح رونق پر ہین جسطرح کوئی گل اندام نوعروسی کا جامہ پہن کر

[1] اس جشن سے نوروز کا وہ جشن مقصود ہے جو شاہان ایران کی طرح ہندستان مین بھی اہل تشیع ہر سال منایا کرتے ہین جس روز تحویل آفتاب برج حمل مین ہوتی ہے وہی روز نوروز کا ہے

مشتاق نظروں مین کھبا جاتا ہو - عام گذرگاہون اور سڑکون پر ٹھٹ لگے ہوے ہین
اور اونکی درستی مین بہت عجلت ہو رہی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ آج یہان کوئی
ایسی خوشی ہونے والی ہے جو بڑھتے بڑھتے کسی مشتاق آدمی کو ہمہ تن شوق بنا رہی ہے
صبح ہی سے میلے کا رنگ جما ہے - نخل بہار کی نشو و نما ہے - غٹ کے غٹ
ٹھٹ کے ٹھٹ - سہندرے - لچے - لونڈے - لپے - گرہ کٹ - چرسیے - مدکیے
گنجیڑے - بھنگیڑ - شریف و نجیب - زیرک و لبیب سب جوق جوق امنڈے
چلے آتے ہین - مرد - عورتین - بچے - بوڑھے - شاہی جلوخانے کی طرف بہت
تیزی کے ساتھ قدم زن ہین - جلسے کے دیکھنے کی تمنا سب کو ہے - ہر طرف خوشی
چھائی ہے - آج کے جلسے کی وہ دھوم مچی ہے لوگون کا قول ہے جہان پناہ
نے آجتک ایسا جلسہ کبھی نہین کیا - یہ جلسہ سیواجی کی گرفتاری کی خوشی مین
منعقد ہوا ہے - رنگیلے - چھیل چھبیلون کی بن آئی - گاڑھی بوٹی چڑھائی - بن ٹھنکے
چھیلا بن کے میلا دیکھنے چلے - بالون مین حنا کا تیل چھوڑے - کیل لپیٹ کا
دھانی رومال اوڑھے - دو انگل مانگ کھولے - پٹیان جمائے - سر پر بانکی
ٹکی ٹوپی بانکپن سے رکھے - گلے مین گلوبند - دلفریب شربتی کا انگرکھا تن کا زیب
پانون مین مخملی جوتی - کاشانی یا سوتی - قہقہے اڑاتے - آنکھین لڑاتے
جا رہے ہین - ادھر اُدھر نظربازی کر کے مسکرا رہے ہین -
فنس پر ماہرو طوائف ٹھسّے سے بیٹھی ہوئین میلے کی شان بڑھا رہی ہین ساقیونکا
بازار گرم کسی نے دلکش لیے - نکا ہتھیایا - ساقیون کی دکانین دھوان دھار
تنبولیون کے بڑے مزے دار - کان میلئے کی سرگوشی - حجام کی رونمائی -
سنگترون کی ہانک - آنب کے مجے کی کرکو ہین - کابل کا میوہ رس بھری
نابی گلابیان میوہ شہتوت - عجب لطف و سمان ہے - ہرا بھرا شاہی درختون کے
نیچے بستر جمائے - کوئی دری - کوئی زین پوش بچھائے بیٹھا میلہ دیکھ رہا ہے
کوئی جہانیان جہان گشت چکر لگا رہا ہے - اس بھیڑ بھاڑ مین پولیس کا
انتظام خوب ہے - چور اُچکون کی دال نہین گلتی -
تمام دن اسی زرق برق مین کٹا - رات ہوئی - اب اندر ہی

عالم نظر آیا - ہر گلی کوچے مین چراغان ہوگیا - ہر طرف طبلہ اور سارنگی کی دلکش آوازین گانے کی سریلی تانون مین ملی ہوئین کانون کو بھلی معلوم ہوتے تھین جس طرف نگاہ اٹھتی ہے عیش و نشاط ہی کے سامان نظر آتے ہین - شاہی نشاط محل یعنی جلوخانے کا تو طنطنہ ہی نرالا ہے - تمام عمارت مجسم نور ہے - دیوارون پر سنہرا پانی چڑھا ہوا ہے - جھاڑ - فانوس - مینائی کام کی ہانڈیان لٹک رہی ہین دیوار گیرون پر کنول چڑھے ہوئے ہین - ملایم گدگدے کشمیری قالین بچھے ہوئے - جس پر کار چوبی مخمل کی مسندین اور سنہری بیل بوٹون کے تکیے لگے ہوئے -

یہ نشاط خانہ ناچ گھر کے نام سے منسوب ہے - بلور کے منقش رنگین جھاڑ اور ہانڈیون کی روشنی سے آنکھین چوندھیائی جاتی ہین - طاقون پر گنگا جمنی - سنہری میناکاری کے گلدستے بہت خوشنمائی سے رکھے ہوئے ہین -

مہمان آرہے ہین گرمجوشی سے استقبال کیا جا رہا ہے - ماہوشون کی پوشاکین روشنی مین جھلملا رہی ہین - ایک ہال مین شاہی صحبت ہے - پردہ پڑا ہوا ہے - معلوم نہین حضرت ظل سبحانی تشریف رکھتے ہین یا نہین -

یکایک نقارے پر چوب پڑی - نقیب پکارا خدایگان حضرت محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہند تشریف لا رہے ہین - حاضرین اٹھ کھڑے ہوئے -

نگاہ اٹھا کر دیکھا حضرت جہان پناہ بصد صولت و شوکت ہوادار پر تمکن ہین - گل پیرہن ماہ وشون کے ہاتھون پر ہوادار رکھا ہوا ہے - جنکے لباس پر چکاچوند کا عالم طاری ہے -

القصہ حضرت ظل سبحانی نے شان و شوکت کے ساتھ مسند سلطانی پر جلوہ فرمایا - وزرا امرا اپنی صفون مین متمکن ہوئے -

پان دان الائچی تقسیم ہونے کے بعد محفل رقص و سرود گرم ہوگئی - ایک پری پیکر حور لقا بصد تمکنت چھم چھم کرتی ہوئی محفل مین آئی - تھمے سے بیٹھ گئی -

سازندون نے سُر ملائے۔ناچ ہونے لگا۔ پھر تو درودیوار سے چھُن چھُن چھم چھم کی آواز آنے لگی۔گت ناچ کے اوسنے جمک جمک کے گانا شروع کیا۔ دو ایک چیز گاکر رخصت کردی گئی۔ اسی طرح کئی طوائفین آئین دو تین چیزین گائین انعام لیا۔ اور رکم کو بل دیتین مُسکراتین اپنے ڈیرے پر پہونچ گئین۔

دیکھین اب کسکا جھمکڑا نظر آتا ہے۔کس پریوش شعلہ رو کا حسن گلوسوز خرمن دل کو جلاتا ہے۔ اتنے مین چھما چھم کرتی ہوئی قاف کی پری اوتر آئی واہ کیا صورت تھی اُس مصور کے صدقے جسنے یہ صورت بنائی ہے۔ ابکے تو کچھ ٹھاٹھ ہی نرالے ہین۔ ناچ بھی نہین شروع ہوا تھا جتنی محفل تھی۔ فرط مستی سے جھومنے لگی۔ الٰہی یہ کون مست صہبائے ناز اس اکھاڑے مین آگیا۔خدا ہی خیر کرے۔ اب کی تو قہر کا سامنا ہے۔ دل ابھی سے دھک دھک کرنے لگا۔

اس گلبدن کی دھانی پوشاک ہے۔ قیامت کی چھب قہر کی چال۔ انکھڑیان لگاوٹ باز گورا گورا مکھڑا۔غالیہ مو۔ قوس ابرو۔ نازک خرام۔گلفام وہ رفتار کہ نسیم سحری بھی اُسپر نثار۔ زلف سیاہ کے قریب دُرخوشاب جیسی اندھیری رات مین کرمک شب تاب۔ پانون مین پازیب کی جھنکار سے مُردے جی اٹھتے تھے۔

اشعار

خشمگین برق خرمن دل وجان
چتونین رہزن متاع توان
غیرت چشمہ حیات دہن
روزن کوزہ نبات دہن
سروجسپر فدا وہ قامت ہے
نازپروردہ قیامت ہے
نشہ بادۂ شباب مین چور
چال مستانہ حسن پہ مغرور

جہان پناہ کے اشارے سے اسی وقت دہلی کے نامی سپردائی حاضر ہوے اور الماندی نے سوہنی کی دھن مین یہ غزل گائی در و دیوار سے احسنت و مرحبا کی صدا آنے لگی ۔ یہ آخر مرثئی ہی ... لکھنوی سے کیا ملحق اور پھر اردو یا فارسی مانا گیا جانے ۔ سراسر غلط ہے

غزل

آنکھ پھرتے ہی قرار و صبر و طاقت لے گئے
خال مشکین دلبری مین مجھ سے سبقت لیگئے

خاک چھانی ہم سبک روحون نے مثل گردباد
وادی پرخار سے تلوے سلامت لے گئے

زہر کھا کر اک شکر لب پر فدا ہون دیکھنا
قبر پر دشمن گھڑے بھر بھر کے شربت لیگئے

عالم اسباب مین حاصل ہوا آخر کفن
چلتے چلتے آسمان سے ہم بھی خلعت لیگئے

ناتوانی سے فشار قبر کی طاقت نہین
گور مین بھی تیرے عاشق کو امانت لیگئے

تیرہ بختی کے اثر نے شام سے گل کر دیا
صبح کو کوتے اٹھا کر شمع تربت لیگئے

دیدہ و دل نے گھسیٹا کوچہ محبوب مین
کھینچکر مجھکو فرشتے سوے جنت لیگئے

باغ عالم مین ہی نافہمون کو بیدردی کا غم
سبز پتے اس چمن کے زرد صورت لیگئے

مصحف رخسار کے مضمون سوا مضمون نہین
سب کے مضمون پر مرے مضمون فضیلت لیگئے

کوئی موسم ہو نہ گل در گل آئی بجد رگ
واے بر حال نکے جو دلمین کدورت لیگئے

گردش چشم غزالان نے پھرایا دشت مین
ساتھ اپنے ہر جگہہ ہم اپنی قسمت لیگئے

اس رنگ مین یہ غزل گائی کہ اہالیان محفل تڑپ گئے ۔ بادشاہ سلامت بھی اس نازنین کی سحر آگین صورت دیکھکر مبہوت ہو گئے ۔ ہر سمت شور تحسین بلند تھا ۔ معلوم ہوتا تھا راگ راگنی ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے اس گلعذار کی چمک اور پائون کی ٹھیک پازیب کی جھمک ہری پوشاک کی جھلک اور جلبے کی گمک ستم ڈھاتی تھی جس سمت سننے اہاہا کے پرجوش

جہان پناہ کے اشارے سے اسی وقت دہلی کے نامی نامی سپردائی حاضر ہوئے اور البانذی نے سوہنی کی دھن میں یہ غزل گائی در و دیوار سے احسنت و مرحبا کی صدا آنے لگی۔

غزل

آنکھ پڑتے ہی قرار صبر و طاقت لے گئے
خال مشکین دلبری میں گوے سبقت لیگئے

خاک چھانی ہم سبک روحوں نے مثل گردباد
وادیٔ پرخار سے تلوے سلامت لے گئے

زہر کھا کر اک شکرلب پر فدا ہوں دیکھنا
قبر پہ دشمن گھڑے بھر بھر کے شربت لیگئے

عالم اسباب میں حاصل ہوا آخر کفن
چلتے چلتے آسمان سے ہم بھی خلعت لیگئے

ناتوانی سے فشار قبر کی طاقت نہیں
گور میں بھی تیرے عاشق کو امانت لیگئے

تیرہ بختی کے اثر نے شام سے گل کر دیا
صبح کو کوتے اٹھا کر شمع تربت لیگئے

دیدۂ دل نے گھسیٹا کوچۂ محبوب میں
کھینچ کر مجھکو فرشتے سوئے جنت لیگئے

باغ عالم میں ہزار انھوں کو بیدردی کا غم
سبز پتے اس چمن کے زرد صورت لیگئے

مصحف رخسار کے مضمون ہوں مضمون نہاں
سب کے مضمون پر مرے مضمون فضیلت لیگئے

کوئی مومن ہو نہ گل درگل آئی ہے دورنگ
والے بر حال نکلے خود میں کدورت لیگئے

گردش چشم غزالان نے پھرایا دشت میں
ساتھ اپنے ہر جگہ ہم اپنی قسمت لیگئے

اس رنگ میں یہ غزل گائی کہ اہالیان محفل تڑپ گئے۔ بادشاہ سلامت بھی اس نازنین کی سحر آگین صورت دیکھکر مبہوت ہوگئے۔ ہر سمت شور تحسین بلند تھا۔ معلوم ہوتا تھا راگ راگنی ہاتھ باندھے سامنے کھڑی ہے اس گلعذار کی چمک اور پانوؤں کی تھپک پازیب کی جھنک ہری پوشاک کی جھلک اور ملبلے کی لمک ستم ڈھاتی تھی۔ جس سمت سنیے اہا ہا کے پرجوش

لفظ سنائی دیتے تھے۔

اس غزل اور اوسکے گانے کے طرز پر تمام محفل دل وجان سے فریفتہ ہو رہی تھی۔ غزل ختم ہوگئی۔ حاضرین کا اشتیاق بڑھا۔ فرمائش ہوئی بیوی! ایک چیز تو اور کہو۔ یہانتک کہ خود جہان پناہ نے ارشاد کیا۔ تمھارا گانا بہت مرغوب ہے۔ کان مشتاق ہین کوئی غزل اور سناؤ۔

الہ باندی ۔ پیر و مرشد کیا کہون طبلیہ اچھا نہین ہے۔ حضور کو لطف خاک ملا ہوگا۔ ہان اگر کوئی اُستاد طبلیہ ہو تو اس گانے کا مزا ملجاتا۔

بادشاہ ۔ کیا یہ طبلیہ تمھارا ساتھ نہین دے سکتا۔

الہ باندی سبھی نہین۔ (طبلیے کی طرف مخاطب ہوکر) کیون میان دیپک راگ پر طبلہ بجا سکتے ہو۔

طبلیہ ۔ کبھی اتفاق نہین ہوا۔ اور نہ میرے اُستاد نے بتایا۔

الہ باندی ۔ پیر و مرشد۔ اگر گانے کا لطف ملاحظہ کیا چاہتے ہین تو دوسرا طبلیہ بُلوا ئیے۔

بادشاہ ۔ اس شہر مین تو اس سے بڑھکر دوسرا اچھا وجی نہین ہے۔ تمام ممالک محروسہ بھر مین اسی کو ناموری کا فخر حاصل ہوا ہے۔ مجبوری ہے۔

الہ باندی ۔ پیر و مرشد۔ کنیز کو اکثر بڑے بڑے راجون کی محفلون مین جانیکا اتفاق ہوا ہے ایک دفعہ مہاراج سیواجی نے میرا کمال سنکر بلوا بھیجا تھا۔ کنیز نے وہ وہ گانے گائے کہ تمام محفل سُن ہوگئی۔ مگر حضور وہان کا پکھاوجی بھی اپنے فن مین بے مثل تھا۔ سارا مزہ گانے کا تال پر ہے۔ اگر طبلیہ اچھا نہ ہوا تو گانا دو کوڑی کا۔ اوس طبلیے کی وجہ سے دونا رنگ جمگیا۔

بادشاہ ۔ اوس طبلیے کا نام کیا ہے۔؟

الہ باندی ۔ حضور! ہے تو ابھی نوجوان مگر غضب کے ٹکڑے لگاتا ہے۔

بادشاہ ۔ کیا وہ سیواجی کا ملازم ہے۔

الہ باندی ۔ ہان سرکار۔ اوُنھین کے دربار مین رہا کرتا ہے۔

بادشاہ ۔ ہندو ہے یا مسلمان۔

الہ باندی - سرکار! ہندو ہے -
بادشاہ - آجکل سیوا ہمارے یہان قید ہے ممکن ہے اگر سیوا سے کہا جاے تو وہ اس لونڈے کو بلوالے مگر اسکا نام تو بتاؤ -
الہ باندی - حضور - بھلا سا نام ہے - ہان یاد آگیا - اسے رگھنا تھ راؤ پنت کہتے ہین -
رگھنا تھ راؤ کا نام سنتے ہی حاضرین جلسہ مین سے ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور جہان پناہ سے مخاطب ہوا -
"پیرومرشد رگھنا تھ راؤ بھی تو یہان قید ہے"
جتنے درباری تھے اس شخص کی بات سے خوش ہو گئے - سب نے سمجھا اب گانے کا لطف ہوگا -
الہ باندی - (خوش ہو کر اوس شخص سے جسنے کہا تھا رگھنا تھ راؤ یہان قید ہی) مہربان! مجھے افسوس ہے وہ یہان طبلہ ہاتھ سے نہ چھوئیگا -
بادشاہ - حکم عدولی کریگا - تو اُسکی گردن قلم کردی جاے گی -
الہ باندی - جہان پناہ! اگر وہ کسی طرح شاہی مراعات سے خوش کردیا جاے تو وہ ضرور اپنا کمال دکھانے پر مجبور ہوگا - اور اگر زبردستی کی گئی تو ممکن ہے وہ سارا مزہ کرکرا کردے -
بادشاہ - یہ تو ہے - لیکن جب وہ صرف رات بھر کا مہمان ہے کل پھانسی پر لٹکا یا جائیگا تو وہ کیون راضی ہونے لگا - کاش وہ روپے مین تول ہی کیون نہ دیا جاے -
الہ باندی - مگر حضور وہ انسان نہین ہے بلکہ ایک نایاب گوہر ہے - ایسے نایاب گوہر کا غارت کردینا بھلا قدردان شخص گوارا کرسکتا ہے - کنیز کی استدعا ہے کہ بجاے پھانسی پر لٹکا دیے جانے کے اگر یہ شخص شاہی محفلون مین رکھ لیا جاے تو محفل کی رونق بڑھایا کرے - جہان سیکڑون فن کے استاد ظل سبحانی کے یہان موجود ہین وہان اس پکھاوجی کا بھی نام قایم رکھا جاے - یہ بھی اپنے علم مین یگانہ بلکہ وحید زمانہ ہے -

بادشاہ ۔ اینجانب تو چاہتے ہین وہ ہمارے دربار مین رہے ۔ مگر افسوس وہ خود اپنی حیات کی کشتی ڈبونا چاہتا ہے ۔

الہ باندی ۔ کس لیئے ۔

بادشاہ ۔ وہ ہمارا حکم نہین مانتا ۔ وہ ہمارے مذہب کا دشمن ہے ۔

الہ باندی ۔ جی نہین ۔ وہ آپ کے مذہب کا دشمن نہین ہے ۔ وہ اسلام کا معتقد ہے ۔

بادشاہ ۔ کیونکر ۔

الہ باندی ۔ ایک مرتبہ جب مجھے مہاراج سیواجی کے دربار مین جانیکا اتفاق ہوا تو یہی شخص میری خدمت کے لیے مقرر ہوا ۔ مین نے اُسکی عادتین دیکھی ہین اوسے ہندوون سے نفرت ہے مسلمانون کا طرز طریق بہت پسند ہے اسلیے کہہ سکتی ہون اوسے مسلمانون سے کوئی بغض نہین ۔

بادشاہ ۔ تو کیا وہ دین اسلام قبول کرے گا ۔

الہ باندی ۔ اے حضور ! کہیئے تو کنیز اوسے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلا دے لیکن ذرا ضدی ہے ۔ حضور اپنی زبان سے کچھ نہ فرمائین ۔ تماشا دیکھتے رہین مین مولوی کو بلوا کر آج ہی کلمہ پڑھوا دونگی ۔

بادشاہ ۔ اے عورت تو بڑی عاقل و فرزانہ ہے ۔ تجھے اختیار ہے جو چاہے کر ۔ اینجانب کو تیری خوشی منظور ہے وہ بُلا لیا جائے تو تیرے کہنے سے طبلہ بجا سکتا ہے ۔

الہ باندی ۔ حضور عالم ! جسوقت وہ میرے آنے کا حال سُنے گا وہ خود ہی مجھ سے ملنے کے لیے سخت پریشان ہوگا ۔ مگر شرط یہی ہے اُسے پورا اطمینان کر دیا جائے کہ الہ باندی یہان آئی ہوئی ہے ۔

بادشاہ ۔ کہین وہ مسلمان ہو جائے تو بڑی خوشی کی بات ہے ۔ وہ وہ جنگجو دلیر آدمی ہے ۔ اینجانب اُسے اپنی فوج کا افسر بنا دینگے ۔

الہ باندی ۔ بیشک ۔ جنگی معاملات مین اسے بہت کچھ دلچسپی رہتی ہے ایسا جوانمرد ایسی جرأت کا انسان بہت کم دیکھنے مین آیا ۔ لونڈی اگر

حضور کے دربار مین ٹک گئی تو ممکن ہے وہ بھی میرا ساتھ نہ چھوڑے - مین اُسے صلاح دونگی کہ جہان پناہ کی نوکری کرے - وہ مجھپر دل و جان سے فریفتہ ہے - میرا کہا کبھی نہ ٹالے گا - مین چاہتی تو اُسے اُسی دن مسلمان کر لیتی جس روز مین سیواجی کے دربار مین گئی تھی - لیکن سیواجی کے خوف سے مین زبان نہین ہلا سکی اور نہ اوسکو مسلمان ہو جانے کی ترغیب دی -

بادشاہ - اگر ایسا ہے - تو اینجانب کہہ سکتے ہین تو اپنے مقصد پر ضرور کامیاب ہو جاے گی -

الہ باندی - جہان پناہ اُسے بلوائین تو سہی - لونڈی ابھی دکھا دے گی وہ کس طرح میرا دم بھرتا ہے - حضور کے سامنے قبولوا دونگی کہ اوسے مذہب اسلام سے کس قدر اُنس ہے - تعجب نہین - آج ہی صدق دل سے مسلمان ہو جائے -

الہ باندی کی لچھے دار باتون نے بادشاہ کو رام کر لیا - اوسی وقت حکم دیا چار معتبر سپاہی رگھناتھ راو کو دربار مین لے آئین - بلکہ مناسب ہے الہ باندی بھی ساتھ کر دی جائے - یہ جیل سے اوسے نکال لائے گی -

اس حکم سے الہ باندی بہت خوش ہوئی - گاو مٹھ بکر ڈیہ ہوئی اور چھم چھم کرتی سپاہیون کے ہمراہ کنور رگھناتھ راو کے پاس چلدی -

اسوقت کنور جی بوسیدہ چٹائی پر پڑے ہوے اپنی بدقسمتی پر رو رہے تھے - کراہنے کی آواز سے جیل کی زمین تھرائی تھی - دردناک صدا مین سوز و گداز تھا - طبیعت ضیق مین تھی - خیال چندر موہنی کی زلف دوتا مین اُلجھا ہوا تھا -

یکایک دروازہ کی کھٹک سنکر وہ چونک پڑے - اُنھین گمان ہوا آج ہی شب کو میرا سر قلم کر دیا جائیگا - ہاے چندر موہنی! تیرے دیدار بغیر تیرا جانباز عاشق دنیا سے جاتا ہے - پیاری کہا سنا معاف کرنا -

اتنے مین الہ باندی نے چوکھٹ کے اندر قدم رکھا - سپاہی جو ساتھ آئے تھے باہر ٹھہر گئے - الہ باندی نے اونھین روک دیا تھا - کنور جی کی عبرت خیز

آواز کان مین آئی - الہ باندی کھڑے کھڑے سنا کی - ضبط نہ ہوسکا - کلیجہ پھٹ گیا افسوس آیا کہ اس عاشق بیچارہ پر یہ مصیبت - اس مہجور کے سینے مین آبلے پڑے ہوے ہین - دوڑکر کنورجی کے پاس آئی -

ایک خوبصورت عورت کو اس طرح بے حجابی کے ساتھ آتے دیکھکر رگھناتھ راؤ کو گمان ہوا - کیا چندر موہنی تو نہین آگئی -

کنورجی اوٹھ کھڑے ہوے - چاہا حال پوچھین اپنی کیفیت کہین - الہ باندی نے ہاتھ پکڑکر پاس بٹھا لیا - عرض کیا -

"کنورجی! آپ متوحش کیون ہین - اب دن اچھے آئے ہین - اپنا مفصل حال کہین"

کنورجی - پیاری دلستان! پہلے تم بتاؤ - اپنے مزاج کی کیفیت کہو اچھی تو رہین -

الہ باندی - (آہستہ سے) کنورجی! گھبرائیے نہین - مین چندر موہنی نہین ہون - آپ نے پہچانا نہین - میرا نام پدم کماری ہے - چندر موہنی کی سہیلی ہون -

کنورجی - پیاری پدم! تم کیسے آگئین -

الہ باندی - مین خیرخواہ دولت ہون - آپکو اس قید سے نجات دلانے آئی ہون - آپ کے لیے طوائف کا روپ بھرنا پڑا - آپ کے لیے جان و دل سے کوشش کرونگی اور جسطرح ہوگا اس قید جفا سے لے اوڑونگی - آپکی صورت دیکھکر دل قابو مین نہین - حواس پراگندہ ہین -

یہ کہہ کے پہلے اپنا کل قصہ آہستہ آہستہ کہہ سنایا - پھر سب طرح کے نشیب وفراز دکھاکر بادشاہ کے پاس لے گئی -

سپاہیون نے سمجھا - ان دونون مین پہلے کا ارتباط ہے - دونون محبت کے بندے ہو رہے ہین - انکی باتون مین دخل دینا کیا ضرور ہے - ؟

قصہ مختصر کنور رگھناتھ راؤ بادشاہ کے پاس کھڑے ہوگئے - انکی صورت شکل دیکھکر اہل محفل آئینہ حیرت بنگئے - جو دیکھتا تھا کہتا تھا - نہایت خوشرو

جوان سے ۔
کنورجی آداب بجالا کر بیٹھ گئے ۔ طبلہ رکھا ہوا تھا تھاپ دینے لگے ۔ لوگون کو گمان تھا واقعی یہ اس طوایف کا شیدائی ہے ۔ دیکھیے ناکس اُمنگ سے طبلہ پر تھاپ دے رہا ہے ۔ اور الہ باندی کا بھی اسیر لٹو ہونا بجا ہے۔ اول تو اپنے فن مین اُستاد ۔ دوم بانکا جوان ہے ۔ مزفرد دونون ایک دوسرے کا پانی بھرتے ہونگے ۔
کنورجی ۔ (الہ باندی سے) بیوی! آج شب بھر کا مہمان ہون کل پھانسی پر لٹک جاؤنگا اسلیے جو کچھ حوصلہ ہو ۔ نکال لو ۔ مین بھی ساتھ دینے مین کوتاہی نہ کرونگا ۔ جو ہنر معلوم ہے اُٹھا نہ رکھونگا ۔
الہ باندی ۔ نہین صاحب! یہ کیا کہتے ہو ۔ جہان پناہ نے تمھارا قصور عفو کر دیا ۔ تم خوشی خوشی طبلہ بجاؤ ۔ پھانسی لٹکین تمھارے دشمن ۔
کنورجی ۔ خدا ایسا ہی کرے ۔ تمھارے منھ مین گھی شکر ۔ خیر کوئی چیز چھیڑو مدت سے تمھارا گانا نہین سُنا ۔ دل بیتاب ہو رہا ہے ۔
الہ باندی ۔ کنورجی! آپ کو مجھ سے محبت ہے ۔
کنورجی ۔ (طبلہ ٹھنکا کر) کیا اسمین کچھ شک بھی ہے ۔ دیکھو بیوی! جو شخص سمجھتا تھا کہ کل گردن اُتاری جائے گی وہ تمھین دیکھ کر کیسا خوش ہوا ۔ سارا غم غلط کر کے تمھارے ساتھ جیل سے نکل آیا ۔ اور کس ہنسی خوشی سے تمھارے ساتھ طبلہ بجانے پر مستعد ہو گیا ۔ کیا اسے سچی محبت نہین کہتے ۔
الہ باندی ۔ مجھے یقین ہے جو کہونگی اُسے کر دوگے ۔
کنورجی ۔ اسکا کہنا ہی کیا ۔ تمھارے لیے جان حاضر ہے ۔ کیا حکم ہے کیا سینہ چاک کر کے دل نکالکر سامنے رکھدون ۔
الہ باندی ۔ ایسی ہی اُمید ہے ۔ اچھا ایک کام کرو ۔
کنورجی ۔ کیا کام ؟ کیا ایسے عالیشان دربار مین کان پکڑ کے اٹھون بیٹھون ۔
الہ باندی ۔ نہین صاحب! تمھاری بھلائی کے لیے کہتی ہون ۔

کنور جی - یا اللہ کچھ کہو گی بھی -
الہ باندی - پہلے تم مسلمان ہو جاؤ - پھر ہمارا تمھارا نکاح ہو جائے - تاکہ کوئی شخص ہماری تمھاری محبت پر نکتہ چینی نہ کرے - عمر بھر چین سے رہین - اس دربار رہین ملازمت ہو جائے گی - گھر گھر ہاتھ پھیلانا نہ پڑے گا -
کنور جی - خیر اسوقت گانا شروع کرو - کل اسکا جواب سوچ سمجھکر دونگا -
الہ باندی - نہین صاحب ابھی صاف صاف جواب دیدو -
کنور جی - یا اللہ - پھروہی باتین کرو - تو دیا - صبح ہونے دو - قاضی صاحب آئینگے نکاح پڑھ دینگے - اُسی وقت کلمہ بھی پڑھ لونگا - اسوقت اپنا کام کرو - گانا سننے کا اشتیاق ہے -
بادشاہ نے الہ باندی کی طرف دیکھکر فرمایا -
نے کیا مضائقہ ہے - کل یہ دین اسلام سے مشرف ہو جائیگا - زیادہ حجت نہ کرو - اسوقت دو ایک چیزین سناکر اپنے ڈیرے پر جاؤ - رات زیادہ آگئی ہے - اینجانب استراحت کرینگے -
بادشاہ کے حکم سے گانا شروع ہوا - الہ باندی نے یہ غزل گائی -

غزل

بتا سکتے نہین شوخی نے جسکی مار ڈالا ہی
ہماری داد بھی محشر مین کوئی سننے والا ہی

خبر ہی کوئی اس محفل مین رسوا ہونیوالا ہی
وہ دل ہو دل کی حسرت ہو وہ مین ہون میرا نالا ہی

کہین ایسا نہو وہ دیکھکر آنکھون سے بہ جائے
جسے کہتے ہین دل سینہ کا اپنے ایک چھالا ہی

سیہ بختی ہی کو ہم پلہ دیکھا سبز بختی نے
یہ کمل ہی فقیرونکا وہ شاہونکا دوشالا ہی

اجل سے پوچھتے ہین نزع مین حسرت بھرے دل کو
کسی کے دم کے ساتھ ارمان بھی تو نے نکالا ہی

تڑپ ل کی وہی ہو گو کیے سو لطف قاتل نے
بہت مرہم سے لیکن ابھی تک زخم آلا ہی

اٹھا تا ہو وہی دل بھر مین چھلکے پڑا بن چھلکے
تمھاری زلف نے سایے مین اپنے جسکو پالا ہی

تماشا ہی طلسم زلف و رخ کا دیدنے قابل   اُجالے مین اندھیرا ہی اندھیرے مین اُجالا ہی

وہ سب فرقت مین گذرین جتنی راتین ہم پہ بھاری تھین

پہاڑون کو جلال اپنی گران جانی نے ٹالا ہے

محفل کا عجب حال تھا - ایک طرف جوان خوشرو شیر صولت رستم ہیبت طبلے پر تھاپ دے رہا ہے تو دوسری سمت اس گلعذار کے حُسن پر بہار کی شوخی و طراری دیکھ کر کلیجہ بیسا جاتا ہے - حاضرین کے لبون سے آہ نکلی - کلیجے پر ہاتھ رکھ لیا - کوئی متیب سلسلہ گیسو ہے - کوئی ذبیح خنجر ابرو - کوئی چاہتا ہے اس گلفام کے لب معجز نما کا بوسہ لے - شربت وصل کی چاشنی چکھے - مگر ہیبت سلطانی مانع تھی - سوا ے احسنت و مرحبا کے خلاف داب کوئی کلمہ زبان سے نہین نکل سکتا - طبلہ اچھا بجایا پر کسی کو اسکی کیا خبر - مگر اس دستان کی باٹ دار آواز کلیجون مین گھُسی ہوئی بے چین کیے دیتی ہے - اسقدر محویت ہے کہ سوا ے اس ماہوش کے چہرے کے اور کسی طرف نگاہ ہی نہین اوٹھتی - ایک ایک ادا پر جانین قربان کردینے کو جی چاہتا ہے -

غزل ختم ہوتے ہی سناٹا چھا گیا - کوئی دم نہین لیتا - بادشاہ نے فرمایا - سُبحان اللہ تمھارے گانے نے ستم کر دیا - خدا قسم کیا باٹ دار آواز ہے - کیسے غضب کے سُر ہین جو تان پڑتی ہے - کلیجہ توڑ کے نکل جاتی ہے -

الہ باندی - جہان پناہ کی قدردانی ہے - لونڈی اسقدر تعریف کی مستحق نہین اگر پیرو مرشد اجازت دین تو ایک حیرت انگیز تماشہ دکھاؤن -

بادشاہ - کیا مضائقہ ہے -

الہ باندی - کنیز چاہتی ہے جسقدر جھاڑ کنول اور ہانڈیان ہین سب کی روشنی خاموش کردی جاے - حضور کے سامنے جو یہ یکہ رکھا ہوا ہے اسی کی روشنی کافی ہے - اسوقت کنیز دیپک راگ چھیڑے گی - ممکن ہے کل جھاڑ کنول - ہانڈیان بدستور روشن ہوجاٸین - کیونکہ دیپک راگ کا یہی خواص ہے -

ہنوز شاہی حکم بھی ہونے نہین پایا تھا کہ کُل روشنی خاموش کردی گئی - صرف ہی

یکہ جو اعلیٰ حضرت نے روبرو جل رہا تھا بدستور جلتا رہا۔
اسوقت تماشائیون کا ہجوم تھا۔ اہالیان جلسہ دیپک راگ سننے کے مشتاق تھے
یہانتک پہریدار چوبدار۔ خواجہ سرا۔ نقیب۔ غرض چھوٹے بڑے آدمیون مین
کوئی ایسا نہ تھا جو دیپک راگ سننے کی تمنا مین یہان آکر کھڑا نہ ہوگیا ہو۔ جتنے پہریدار
سپاہی تھے اپنی ڈیوٹی چھوڑ چھوڑ کر یہان ڈٹ گئے ہین۔ اونھین خیال ہے
اسوقت ہمین کوئی دیکھتا نہین۔ اندھیرے مین کون کس کو پہچانتا ہے۔
الہ باندی نے اپنی کل پشواز اتار کر رکھدی۔ بادشاہ نے استفسار فرمایا بیوی
کپڑے کیون اُتار ڈالے۔ شاہی محفل ہے۔ اس طرح کی بے ادبی۔ اچھی نہین
الہ باندی ۔ حضور خطا معاف اجان سب کو پیاری ہے۔
بادشاہ ۔ کیون۔ کیا ترے پیچھے کوئی تلوار لیے کھڑا ہے جو گردن قلم کریگا۔
الہ باندی ۔ نہین خداوند اخطرے کا مقام ہے۔ اگر آگ کپڑون میں لگ گئی
تو کنیز کا پوست و استخوان جلکر راکھ ہوجانے گا۔ اس خیال سے خلاف داب
سلطانی بندی اس گستاخی کی رواد ار ہوئی۔
قصہ کوتاہ۔ الہ باندی نے زیرین حصے کی ستر پوشی کے لیے چھوٹی سی لُنگی
کس لی۔ اور بالائی حصہ پر نیم آستین دار کرتی بدن پر چپکی رہنے دی۔ اسکے
اوپر ایک چادر سر سے پیر تک اوڑھ لی۔
بادشاہ نے پھر پوچھا۔
" چادر کیون اوڑھی گئی "
الہ باندی ۔ اگر چادر مین آگ لگ گئی۔ فوراً اوتار کر پھینک دونگی اور مین
صاف بچ نکلونگی۔
اعلیٰ حضرت اور دیگر مصاحب امرا و وزرا جتنے تھے سب اوسکی دانائی اور
دلیری پر آفرین کرنے لگے۔
یکایک طبلہ بجتے بجتے بند ہوگیا۔ الہ باندی نے آگے بڑھکر اوس جلتی
ہوئی روشنی کو بھی خاموش کردیا اور پیچھے ہٹ گئی۔
بادشاہ ۔ یہ کیا کر رہی ہے۔ ؟

کسی نے کچھ جواب نہین دیا -
بادشاہ مسند سے پیچھے کھسکا حکم دیا روشنی جلادی جائے -
خواجہ سراؤن نے بتیان روشن کردین - کیا دیکھتے ہین الہ باندی اور اُسکے پچھاوجی رگھناتھ راو کا کہین پتہ نہین - الہ باندی کی پوشاک اور چادر پڑی ہوئی ہے -
اب تو تمام محفل مین کھلبلی مچ گئی - ہر شخص انگشت بدندان ہے - کیا غضب ہوا - الہ باندی چکمہ کھیل گئی - کیسی دغا کی - مُردار اپنے دہگڑے کو اوڑا لیگئی -
یہ آوازین ہر طرف سے آنے لگین - محفل مین شور مچ گیا - کنور جی اور الہ باندی کی تلاش مین سوار اور پیدل دوڑ پڑے - غضب سلطانی جوش مین آگیا - حکم ہوا زمین کے پردے سے تلاش کرکے حاضر کرو -
ناظرین آیئے ذرا باہر چلکر دیکھین کیا ہو رہا ہے -
وہ دیکھیے تین سوار دہلی کی سڑک پر لپکے جارہے ہین - تینون کے زبان سے یہ جملے سنائی دیتے ہین - گرفتار کرلو - گرفتار کرلو - قیدی رسی توڑ کر بھاگ گیا اوسکے ساتھ ایک عورت بھی ہے -
کسی نے پوچھا کدھر بھاگا -
جواب ملا - بھئی ڈھونڈھو - یہی معلوم ہوتا تو پکڑ نہ لیتے - کوئی کیا جانے کدھر نکل گیا - تلاش کرو -
غرضکہ اس طرح شور مچاتے لینا لینا کہتے تین شخص گھوڑون پر سوار شہر کے باہر ہوکر کسی جنگل مین گھس گئے -

باب اکیسوان ۲۱

وہی کیا جو مجھ آزاد کو پسند ہوا
نہ دام مین صفت عنکبوت بند ہوا

الہ باندی کا کنور رگھناتھ راو کے ساتھ بھاگ نکلنے کا اثر اور رنگ زیب کے

دل پر کیسا ہوا - قیاس خود بتا سکتا ہے - دبی ہوئی چوٹ پھر ابھر آئی - الہ باندی کی دغا - سیواجی کا فریب اور رگھناتھ راؤ قیدی کا بھاگ نکلنا ان سب باتون سے ملکر دل مین تیر دو پیکان دوسار کر دیا -

سوارون کے دستے ادھر ادھر سر مار کر مایوس واپس آئے نہ کہین الہ باندی کا پتہ لگا نہ قیدی کا سراغ دس پندرہ سوار مصداق - ع

ڈھونڈھنے اسکو گئے خود کھو گئے

پلٹ کر بھی نہ آئے معلوم نہ ہوا زمین کھا گئی یا آسمان - انتہا کی ندامت اور غضب کی فکر نے چار پائی پر ڈال دیا - نہ دانہ نہ پانی - نہ نشست نہ برخاست کئی ہفتہ تک پلنگ سے پیٹھ لگی رہی - بدن انگنی پر ڈالنے کے قابل ہو گیا - ہاتھ پاؤن ہلاتے چکر پر چکر آنے لگے - ایک رنگ آتا تھا ایک جاتا تھا -

بادشاہ وقت کی خوفناک علالت سے تمام سلطنت مین ایک تہلکہ مچا ہوا تھا - پیادے سے لیکر وزیر تک سب کے سب پریشان نہ کھانے پینے کا ہوش نہ کاروبار سے دلچسپی - دل اچاٹ - طرح طرح کے اندیشے - کسی بات مین جی نہ لگتا تھا - رگھناتھ راؤ کا کسے خیال - سیواجی کی کسے فکر - اپنے اپنے قدرے کی خیر مناتے تھے - بادشاہ کے لیے دعا کرنے سے فرصت ہی کہان - خدانخواستہ کچھ کا کچھ ہوا تو شاہزادون کی باہمی جوتی بیزار ایس کی سر پھٹول اپنے ہی سر جائیگی - اورنگ زیب کی آنکھ بند ہوئی تو قیامت ہی سمجھنا چاہیے - گھوڑے گھوڑے سے لڑین گے تو موچی کا زین لوٹے گا -

اس موقع پر شہزادہ محمد اکبر دہتور خان لشکر مغلیہ ناروائے کی طرف بڑھائے لیے جاتے تھے - راستے مین خبر ملی کہ حضرت خلیفۃ الرحمانی سخت علیل ہین - شہزادہ محمد اکبر نے صلاح کی یہی موقع ہے دہلی پر ٹوٹ پڑین - تاج و تخت کے مالک بن بیٹھین - کیونکہ اورنگ زیب کی نظر اعظم شاہ پر ہے - بادشاہ کی آنکھ بند ہوتے ہی سلطنت کا مالک ہو جائیگا - شہزادہ کی تجویز پر تہور خان راضی ہو گیا - لشکر کا رخ بدل دیا - بات پھوٹ گئی - اورنگ زیب خبردار ہو گیا - اور چالاکی سے ساری سازش مٹی مین ملا دی -

شہزادہ اکبر کنور بھیم سنگھ راٹھور سے جاملا - وہ بھی جم غفیر لے کر شہزادے کی مدد پر تل گیا ہوا - دونوں کی فوجیں یکدل ہوگئیں - مگر غضب یہ ہوا جس منجم نے اورنگ آرائی کی ساعت تجویز کی تھی اوسی نے اورنگ زیب سے ملکر سارا بھانڈا پھوڑ دیا - اورنگ زیب بقول مصنف ٹاڈ راجستان پلے سرے کا عیار تھا - مکروفریب کی بدولت سلطنت حاصل کی تھی اسوقت بھی اس عیاری سے کام لیا - اُسنے ایک خط لکھکر جاسوسوں کو دیا -

خط کا مضمون مکروفریب سے بھرا ہوا تھا اوسنے لکھا کہ شاباش فرزند ارجمند تمھاری تجویز پر مرحبا! خوب تدبیر سوچی - کنور بھیم سنگھ کو خوب بانی کرلیا - مین بھی حملہ کرونگا - تم اپنے منصوبے کے موافق غنیم پر ٹوٹ پڑنا - مین نے تمھاری یہہ حکمت عملی پسند کی -

اورنگ زیب کی یہ حکمت کارگر ہوگئی - جاسوسوں نے یہ خط راجپوتوں کے ہاتھ مین دیدیا وہ شہزادہ سے متوہم ہوکر ساتھ چھوڑ بھاگے - تہور خان یا تو شہنشاہ کی تاک مین تھا یا آرزوے دلی دل ہی دلمین لیے ہوے نذر تیغ ہوا -

ادھر اورنگ زیب کے اشارہ سے معظم و اعظم نے افواج قاہرہ لے کر شاہزادہ محمد اکبر پر دباؤ ڈالا - اکبر کا بنا بنایا کھیل بگڑ گیا - اور اسطرح اورنگ زیب آنے والی مصیبت سے بچ گیا - مزاج شاہی راستی پر آگیا تھا بیماری سے افاقہ ہوا - خدا خدا کرکے دوبارہ زندگی ہوئی - رعایا بر آیا سب کی دلی مرادین بر آئین - مزاج شاہی مین کوئی چور بیٹھا ہوا رگھناتھ راو اور سیواجی کی یاد دلا رہا تھا لیکن کچھ ایسی صورت بنائی کہ کچھ تھا ہی نہین - معاملہ رفت و گذشت ہوگیا -

ادھر سیواجی نے اپنے وطن کو واپس ہونے کے بعد اُن ستائیس قلعون کو واپس لینے پر اپنی کمرہمت باندھی جو مغلون کو حوالے کردیے گئے تھے -

سیواجی نے اپنے بڑے بڑے اور نامی سرداروں کو اس مہم پر متعین کیا اور اسطرح آہستہ آہستہ اور بتدریج صرف اپنے قلعون کو واپس لیا بلکہ اور نئے قلعے بھی فتح کرلیے - بیجاپور مغلیہ دونون سلطنتون مین بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور بہت سا ملک اپنے قبضے مین کرلیا اورنگ زیب کو سیواجی کی طرف سے

اسقدر خوف سما گیا تھا کہ اوسنے یہ ارادہ کر لیا کہ جب تک سیواجی زندہ رہے گا
وہ بذات خود دکن کی مہم پر روانہ نہ ہوگا - چنانچہ اوسنے ایسا ہی کیا -

باب بائیسوان ۲۲

ہم جان فدا کرتے گر وعدہ وفا ہوتا
مرنا ہی مقرر تھا وہ آتے تو کیا ہوتا

جس روز سے چندر موہنی کی سہیلی پدم کماری کنور رگھناتھ راو ٔ نیت کی تلاش مین نکل گئی ہے اوس روز سے اس کشتۂ فراق چندر موہنی کی نا قابل حالت اس شعر کے مصداق ہو رہی ہے ؎

سب کے جگر مین خون ہی اوسکے جگر مین درد ہے
سبکا شباب لال ہے اوسکا شباب زرد ہی

وہ شوہر کا انتظار کرتے کرتے سوکھ کر کانٹا ہو گئی - سینے مین تڑپ ہی - بے چین ہو ہو کے رات دن دروازہ تکتی رہتی ہے - کبھی کہتی ہے - کنورجی ملین گے یا نہین - کہین پدم کماری دشمنون کے ہاتھ مین نہ پڑ جائے - پدم لوٹے گی یا نہین وہ بھی قید ہوئی یا ماری ڈالی گئی تو اوسکے مان باپ کو کیا جواب دونگی - اس خیال سے وہ اور بھی تڑپی اور مایوس ہو کر کہنے لگی - ؎

آنے کا آسرا کہان پاس سے وہ بدل چلا
دل مرا آنسوؤن کے ساتھ بن کے لہو نکل چلا

کبھی کبھی وہ دکھ سے گھبرا کر مرنے پر تیار ہو جاتی ہے کبھی رونے لگتی ہی - اور کبھی اپنی ہمنشین سہیلیون کے ساتھ تلاش محبوب مین دہلی کا عزم کر دیتی ہے - کبھی سر جھکا کر کسی خوض مین ڈوب جاتی ہے ؎

در کی طرف جو بھی نگاہ یاس سے اب زمین پہ ہے
ہاتھ کبھی جگر پہ ہے اور کبھی جبین پہ ہے

کنور جی سے ملنے کا اشتیاق ایک دریا تھا جو بہت تیزی کے ساتھ اُسی طرح لہرین لے رہا تھا جسطرح ماہتاب کی پوری زردھری نوری شعاعین بڑے بڑے دریاؤن کے پانی مین مدوجزر کا عالم پیدا کردیتی ہین - مگر وہ سارا جوش وخروش پدم کماری کی خبر نہ ملنے اور رکیک خیال پیدا ہوجانے سے آج اُسی طرح اسکے دل سے نکلگیا ہی جسطرح پانی کے بلبلے پانی مین اوٹھکر ٹوٹ جاتے ہین اور اونکے اندر کی ہوا کسی کا دم واپسین بنکر نکل جاتی ہے - اسوقت وہ بہت زور سے اپنے دل کو پکڑے ہوے ہے جسکے اندر سے مدتون کی آسرا لگائے ہوے بیٹھی ارمان اور تمنائین رو تی پیٹتی نکلی جاتی ہین - اسی کے ساتھ ہی ساتھ اوسکا کلیجہ بھی منھ کو آیا جاتا ہے - وہ بیتاب ہوکر ان اشعار کی تکرار کرتی ہوئی اوٹھکھڑی ہوتی ہے - ؎

جب سے وہ جدا ہوے تب سے اونکا دھیان ہی
اُنسے مجھکو اُنس ہی اُن مین میری جان ہی
جا کے پھر مری خبر کیون نہ لی ستم کیا
میری چاہ میری یاد کیون نہ کی ستم کیا

ایک طرف غم کی شدت - دوسری طرف طبیعت کی افسردگی - دل بیٹھا جاتا ہے پدم کماری کے نام پر جھنجھلاہٹ سوار ہوجاتی ہے - کمبخت گئی تو پھر خبر نہ لی - ہائے تو بڑی بیوفا نکلی -

دن رات یہی باتین ہین کبھی گھر مین سے تو کبھی باغ مین طبیعت کہین نہین لگتی - باغ مین جاکر ایشور سے یہی دعا کرتی ہے کہ پدم کماری اور کنور جی سے جلد ملادے -

ادھر پتہ کھڑکا اسکا ماتھا ٹھنکا - کنور جی آگئے - اُدھر درختون پر بیٹھی ہوئین چڑیان چہچہائین - اوسے گمان ہوا پدم کماری کو دیکھا ہے اسی سے چہچہا رہی ہین اوسنے آجکل باغ کی تمام کھڑکیان کھول رکھی ہین - کبھی اس

کھڑکی مین بیٹھا دور تک نظر کے گھوڑے پھینکتی ہے۔ کہ کنورجی اسی طرف سے آتے ہونگے۔ اور کبھی دوسری کھڑکی سے تاک جھانک کرنے لگتی ہے۔ گویا اوسے خیال تھا پدم کماری اور کنورجی راستے مین ہین۔ آتے ہونگے تو دور سے دکھائی پڑینگے۔

شام کے وقت باغ کے پھاٹک پر کنورجی اور پدم کماری کے انتظار مین گھنٹون بیٹھی رہتی ہے۔

اب اسکا اندازہ ہر ذو اثر دل کر سکتا ہے کہ کنورجی کے فراق مین چندر موہنی کے قلب کی کیا حالت ہو رہی ہے۔ باغ کے درخت پھل پھول تالاب حوض کوئی چیز ایسی نہ تھی جو کنورجی کی یاد نہ دلاتی ہو۔ چندر موہنی تخیل ہی مین اپنے شوہر کے آنے کا مزہ لے رہی ہے۔ شوہر کی پیاری چھب تختی۔ شوہر کا خوبصورت چہرہ۔ شوہر کی بانکی ادا۔ اُسکی نگاہ کے سامنے پھر رہی ہے دل مین کنورجی کی تصویر نقش تھی بے اختیاری کے ساتھ یہ کہتی ہوئی اوٹھ کھڑی ہوئی۔ ؎

راہ اونکی روک لون اب جو اونکو پاؤن مین
پتلیون مین دون جگہ سامنے بٹھاؤن مین

مگر برا ہو اس دلہ و دلت پھٹنے والی چڑیا پپیہے کا کہ وہ درخت پر آبیٹھی چندر موہنی فوراً اسکی طرف مخاطب ہوئی۔

کوئی آکے پیڑ پر کہہ رہا ہے پی کہان
پی کہین ہین مین کہین کیا کہون نہین جی کہان
جی رہی ہوئین مگر جی مرا ہے پی کے ساتھ
پاس ہون کہ دور ہون ہین وہ میرے جی کے ساتھ

اسوقت چندر موہنی کے بڑھتے ہوئے جوش اور بے اختیار کر دینے والے دلولے نے اسے بالکل اندھا کر دیا ہے وہ نہین سمجھتی مین کہان ہون اور کیا دیوانیون کی طرح بک رہی ہون۔ یکایک ہوا کے گستاخ جھونکے نے اوسکے بال منتشر کر دیے وہ جوڑا سنبھالکر بولی۔

آئی اونکی سمت سے او ر تو بھی لائی تو
آج او ضرور ہوا اونکو چھو کے آئی تو

اُسلئے ملکے آئی ہی آ تیری بلائین لون
تو نے خوش کیا مجھے سے تجھے دعائین دون

جا کے اُنکے پاس پھر تو جو اونکو لا سکے
درد دل کا جا سکے چین دل کو آ سکے

تو دل او ر کیا کرون تیرے درد کا علاج
خط مین رکھ کے بھیجدون تجھکو اُنکے پاس آج

شرط ہی کہ میرے پاس پھر پلٹ کے آئے تو
اپنے خون کی قسم دے کے اونکو لائے تو

یون نہ آئین تو مین یون شوق کی کشش سے کام
کھنچکے آئین اسطرح پھر نہ لین ادھر کا نام

اوہوا تو کہان بھاگ گئی ہاے میرے درد دل کی کیفیت تو سُن لے - یہ کہہ کے وہ اور آگے دوڑی - ٹھہر ٹھہر مین آتی ہون اپنے پیتم کو سندیسہ سُناتی ہون ایشور کے لیے میرا پیام اُن تک پہونچا دے -

چندر موہنی کے ساتھ کھیلی ہوئی سہیلی پاس کھڑی ہوئی تھی اوسنے بہت روکا مگر کنور جی کی مفارقت کا سودا حد سے گذر گیا تھا - اوسنے سہیلی کا کہا نہ مانا پھاٹک سے کچھ دور نکلگئی اوسے گمان ہوا کنور جی درختون کی آڑ مین کھڑے ہوئے ہین - جاکر ہاتھ تھام لون اور اپنے باغ مین لے آؤن - اوسے کچھ سوجھائی نہ دیتا تھا آگے کیا ہے - انجام کار اوسنے ایک درخت سے ٹکر کھائی اور اوندھے منھ زمین پر گر پڑی - پیشانی سے خون بہ نکلا - غش آگیا سہیلیان ہاے ہاے کماری جی کیا ہوا کہتی ہوئی پہنچین - گود مین اوٹھا لیا ہوش مین لائین اور مکان مین لاکر پلنگ پر ڈال دیا -

چندر موہنی تپ سے چارپائی توڑ رہی ہے - ہڈیان نکل آئی ہین روحانیت تبدیل ہوگئی ہے - روز بخار کا دورہ ہوتا ہے - کوئی وقت بھی مقرر نہین - کبھی دوپہر - کبھی شام اور کبھی ۱۲ بجے شب کو تپ چڑھ آتی ہے - مریضہ کی حالت دن بدن خراب ہوتی جاتی ہے - کبھی ہوش حواس کی باتین ہین تو کبھی سڑن سودائن کی طرح بکنا اوٹھتی ہے - کبھی روتی ہے تو گھنٹون رویا کرتی ہے - کبھی چادر منھ پر ڈال کر لیٹ رہتی ہے - کھانا پینا یک لخت جاتا رہا اوسکی ہم سن سہیلیان کبھی کبھی اوسکے حلق مین دو ایک چمچ دودھ ڈال دیا کرتی ہین

تمام گھر مین چندر موہنی کی بیماری سے تہلکہ پڑا ہوا ہے۔ باپ مان اپنی لاڈلی چھوکری کی بیماری سے الگ پریشان ہین بھائی بھاوج چندر موہنی کی زار حالت سے گھرا گئے ہین ۔ معالج آنا شروع ہو گئے ۔ علاج ہونے لگا ۔ مرض تشخیص نہین ہوتا اپنی اپنی ہانک رہے ہین ۔ کوئی سودے کا زور بتاتا ہے ۔ کوئی صفرے کی زیادتی کی شکایت کرتا ہے ۔ کوئی کہتا ہے کچھ بھی نہین پھیر ہو گیا ہے کسی سیانے کو بلاؤ ۔ گنڈہ تعویذ کرے تو شاید چنگی ہو جائے ۔

اسی طرح حکیم ۔ وید ۔ سیانے اپنی اپنی تدبیر لڑا رہے ہین ۔ مگر افاقہ نہین ہوتا ۔ چندر موہنی کی بیماری کا حال سنکر محلے کی عورتین آنے لگین ۔ گوبندے کی مان ۔ ہری کی چاچی ۔ کاشی کی بھاوج ۔ بیربہ کی نانی ۔ بھرت کی دادی دوڑی ہوئین آئین ۔ کسی نے کہا چڑیل کا سایہ ہو گیا ہے ۔ دیکھتی نہین اسکی روحانیت بدل گئی ہے ۔ ضرور کچھ پھیر ہے ۔ قاعدہ ہے جب ایک عورت ایسے موقع پر اپنی واقفیت جتانے لگتی ہے تو دوسری پاس بیٹھی ہوئین ہان مین ہان ملا دیتی ہین تالاب کے پاس جو بیل کا درخت ہے اوسپر برم راکشس ہے وہی ستا رہا ہے تیسری نے کہا ۔ مین نے اپنی آنکھ سے اوس برم راکشس کو دیکھا ہے ۔ چوتھی بولی ۔ ہنومان کی دادی کو وہی برم راکشس ستایا کرتا ہے ۔ بیچاری بڑی دُکھ سہتی ہے ۔ بڑے بڑے سیانے آئے ۔ بڑے بڑے اوجھا نے جتن کیا کسی سے بنائے نہ بنی ۔

پانچوین ۔ دوا دارو سے کچھ نہ ہوگا ۔ کسی سیانے کو دکھانا چاہیے ۔

چھٹی ۔ بہن ! بڑے گھر کی بات کون کہے ۔ اور کہے تو سنتا کون ہے ۔ ۹ ایسطرح اپنی اپنی ہانک کر چل دیتی ہین ۔

ویدجی ! دوا دیتے دیتے تھک گئے ۔ چندر موہنی کا مرض بڑھتا ہی گیا ۔ دو ایک روز اچھی رہی تو تیسرے روز پھر بخار آ گیا ۔

روز حکیم آتے ہین ۔ وید آتے ہین ۔ بڑی بڑی مجرب معجونین اور رس استعمال کیے جاتے ہین ایک کارگر نہین ہوتے ۔

کوئی کیا جانے اس مریض کو عشق کا آزار ہو گیا ہے ۔ یہ رات دن فکر مین گھلی

جاتی ہے ۔ کنورجی کا خیال سوہان روح ہو رہا ہے ۔ بدن مین خون نہین کہ ناچنے پڑا ہوا ہے ۔ اسی عشق کی بدولت بیچاری کو چارپائی سے اوٹھنا محال ہو گیا ۔ وہ بالکل زرد پڑ گئی ۔ بات کرنے مین غش آجاتا ہے ۔ اُسکی جان کیسے عذاب مین پڑی ۔ اوسکے اندرونی حال اور اوسکی دلی الجھنون سے گھر والے بے خبر ہین ۔ اُسکی ننھی سی جان پر لاکھون صدمے ہین ۔

ایک روز چندر موہنی کو دیکھنے کے لیے پدم کماری کی مان آئی ۔ اوسنے پدم کماری کو وہان نہ دیکھ کر پوچھا ۔

پدما کہان گئی ۔

مدن موہنی ۔ دوا لینے گئی ہے ۔

یہ کہکر مدن موہنی وہان سے بہانہ کرکے کھسک آئی ۔ اوسنے سوچا ایسا نہو کوئی بات اور پوچھ بیٹھے تو جواب کیا دونگی ۔ دہلی جانے کا حال کہین منھ سے نکل گیا تو یہ ستم کر دے گی ۔

چندر موہنی نے آج دو روز سے چمچا بھر دودھ بھی نہین پیا ۔ بخار گھڑی بھر کے لیے اب نہین اُترتا ۔ گھر والون نے کھانا پینا چھوڑ دیا ۔ چولھا تک نہین جلایا جاتا ۔ کچھ سوکھا ساکھا کھا کر پانی پی لیا کرتے ۔ مریضہ کے سامنے بیٹھے رہتے ہین چندر موہنی کی طرف سے سب کو یاس ہو گئی دن بدن حالت ردی ہوتی جاتی ہے اوسکی مان اور بھاوج سرستی اور لکشمی دن رات رویا کرتی ہین چندر موہنی کے پتا جنک راؤ بھی جب جی بھر آتا ہے ۔ باہر آکر دو چار آنسو گرا دیتے ہین ۔

دو دن برابر تپ چڑھی رہی ۔ آج تیسرے روز جب کچھ کمی ہوئی ۔ سب نے نہا دھو کر کھانا کھایا ۔ آج کسیقدر اطمینان معلوم ہوتا ہے ۔ سب کے چہرون پر بحالی چھائی ہوئی ہے ۔ بدفعات سب نے کھانا کھایا اور چارپائی کے پاس آکر بیٹھ رہے ۔

چندر موہنی آنکھ بند کیے لیٹی رہتی ہے ۔ اسکا سبب کیا ہے یہ کوئی نہین جانتا اوسکے معصوم دل مین کن خیالون نے گھر کر لیا ہے ۔ اوسکے گورے گورے گالون پر آنسو بہنے کے کھلے ہوئے نشان کیون بن گئے ہین ۔ اُسکی ٹھنڈی ٹھنڈی

سانسین سینے سے اُلجھتی ہوئین کیون نکل رہی ہین ۔ وہ دمبدم کف افسوس کیون مل رہی ہے ؛ ان باتون کی تہ تک کوئی نہین پہونچتا ۔ اوسکے سامنے کنور جی کی خیالی صورت سامنے کھڑی ہے ۔ مگر اوسمین اتنی طاقت نہین کہ اُٹھکے ہاتھ پکڑکر اپنے پاس بٹھالے ۔ ہاے وہ نقیہ ہے اوسے بات کرنا محال ہے کیونکر اُٹھے ۔ جرأت کرتی ہے مگر مجبور ہوجاتی ہے ۔ کبھی کبھی کنور جی کا پیارا لفظ زبان سے نکلجاتا ہے ۔ مدن موہنی اور للتا اوسکی ساتھ والیان سمجھ لیتی ہین ۔ لیکن مان باپ بھائی بہن کو خیال کچھ اور ہی ہوتا ہے ۔ وہ سمجھتے ہین اُسے ہوش نہین ۔ جودھن سوار ہوئی بک اوٹھی ۔

اب سامنے مشرق کی طرف آسمان کی کچھ تھوڑی بلندی پر وہ قدرتی قندیل روشن ہوگئی تھی ۔ جسمین ضو بخشنے کے لیے آفتاب کی کرنین زمین کے نیچے سے چھُپ چھُپ کر اپنا چملدار عکس بھیج رہی ہین ۔

اسوقت چندر موہنی کا اضطراب بہت بڑھگیا ہے ۔ مگر چُپ پڑی ہے کبھی آنکھین بند کرلیتی ہے اور کبھی کھول لیتی ہے ۔ ایک حالت پر قرار نہین ۔ دل مین باتین ہو رہی ہین ۔ نہین معلوم وہ کہان ہین ۔ کہان نہین ۔ جب سے گئے کوئی خبر ہی نہ ملی ۔

یہ باتین کرتے کرتے اُسکا پُر درد دل بھر آیا ۔ طبیعت بگڑنے لگی ۔ مان نے کہا ۔ بیٹی کیا ہے ۔ گھبراؤ نہین اچھی ہوجاؤ گی

یکایک پدم کماری اہنستی ہوئی وہان آ پہونچی ۔ چندر موہنی کی حالت دیکھکر اسکے چہرے کا رنگ اوڑگیا ۔ حالانکہ راستے مین چندر موہنی کے بیمار ہونیکا حال سُن چکی تھی لیکن یہ نہین جانتی تھی کہ چندر موہنی کوئی دن کی مہمان ہے ۔ آج آکر دیکھا تو اس حالت مین پایا ۔

للتا اور مدن موہنی پدم کماری کے آنے جانے سے بہت خوش ہوئین اور اُسے اشارے سے ایک کنارے لے جاکر پوچھا ۔

"بہن ! کہو کام سپھل ہوا ۔

پدم کماری ۔ ہان ۔

مدن موہنی - کیا ساتھ لائی ہو!
پدم کماری - ہان - وہ بھی آئے ہین -
للتا - (زور سے تاکہ سب کے کان مین آواز پڑ جائے) پدم بہن! چندر موہنی کی حالت بہت نازک ہوگئی ہے - کیا دوا لے گئی -
سرستی - (للتا کی آواز سنکر) پدما! تو اتنے دن سے کہان تھی - ہماری چندر موہنی بیمار ہوگئی اور تو نے خبر نہ لی - آج کیا جاتی دُنیا دیکھی جو ادھر بھول پڑی -
پدم - اے رانی جی! مین تو دوا لینے گئی تھی -
سرستی - دوا لائی ہے -
پدم - ہان لائی کیون نہین - ؟
سرستی - دیکھون کہان ہے -
پدم - سرکار میرے پاس نہین ہے - سنیاسی جی خود آئے ہین -
سرستی - کون سنیاسی ؟ -
پدم - آپ نہین جانتی - وہ بڑے بچاری مہاتما ہین - اونکی پھونک سے کماری جی اچھی ہو جائینگی - اور دوا بھی دیتے ہین -
سرستی - ہین کہان -
پدم - باہر کھڑے ہین - مین باہر جاکر بُلا لاتی ہون -
یہ کہکر پدم کماری باہر آئی اور چندر شیکھر سنیاسی کو چندر موہنی کی حالت سنا کر اندر لے گئی -
چندر موہنی کی ناقابل حالت دیکھکر سنیاسی جی کا دل بھر آیا - ہائے اس ننھی سی جان پر بیم درجا کیسی قیامت ڈھا رہی ہے - دل کی بیکلی جو اس کا انتشار دماغ کی پریشانی اسکو کسی طرح چین نہین لینے دیتی -
اسوقت چندر موہنی ہچکیان لے رہی تھی - سنیاسی جی کا دل کڑھا - پدم کماری سے کہا -
"حالت تو خراب ہے تاہم علاج کرونگا - یقین ہے اچھی ہو جائے"
(چندر موہنی کے پتا جنک راؤ کی طرف دیکھکر) یہان تخلیہ ہو جائے - آپ

سب صاحب ذرا باہر تشریف لے جائیں - مین دو ایک باتون سے مرض کی تشخیص کرونگا -

سنیاسی جی کے کہنے سے جتنی لونڈیان باندیان تھین کرے سے باہر نکل آئین - جنک راؤ اور سرستی نے بھی کمرہ خالی کر دیا - لکشمی تو پہلے ہی اپنے خسر جنک راجی کے آنے سے ہٹ گئی تھی - مدن موہنی للتا بھی پدم کماری کے اشارے پاکر کھسک آئین - پدم کماری ٹھہر گئی تھی - سنیاسی کے کہنے سے چندر موہنی کو پدم کماری نے آہستہ سے پکارا -

چندر موہنی نے آنکھین کھولدین - پدم کماری کی صورت دیکھ کر چہرے پر بحالی آگئی - اوسنے چاہا اوٹھون - لیکن سنیاسی اور پدم نے اوٹھنے سے روک دیا -

چندر موہنی - (ملائمت سے) بہن! تم آگیئن - کنور جی کہان ہین -

پدم کماری - وہ بھی آئے ہین گھبراؤ نہین -

چندر موہنی - یہان بُلاؤ - اونھین دیکھ لون -

پدم کماری - ابھی تم بہت کمزور ہو - ذرا اچھی ہو جاؤ - وہ خود آئین گے - دیکھ لینا -

چندر موہنی - نجانے وہ کب آئین - جیون یا مرون - میری بہن! اونھین بُلاؤ

اتنی باتین کرنے سے چندر موہنی کی سانس پھول گئی - ہانپنے لگی - آنکھین ڈبڈبا آئین -

سنیاسی نے پدم کماری سے کہا - جا اُنھین بلا لا -

پدم کماری باہر گئی اور کنور رگھناتھ راؤ کو ساتھ لیے ہوے پھر کمرے مین داخل ہوئی - آنکھ چار ہوتے ہی سچا جوش ابھر آیا - جب دونون کے دل چوٹ کھا چکے ہین - دونون مین محبت کی ترنگین موجزن ہین تو اس بحر محبت کے سیلاب کو روکنے والا کون - کنور رگھناتھ راؤ سے چندر موہنی کی حالت دیکھکر ضبط نہو سکا فرط قلق سے آنسو گر پڑے - دل کے پنچھی اوڑ گئے صورت دیکھتے ہی پانون لڑکھڑا اُٹھے - سنبھلنا چاہا سنبھل نہ سکے زمین پر

آرہے۔ دانتی بیٹھ گئی غشی نے دبا لیا۔ چندر موہنی رونے لگی۔
سنیاسی اور پدم کماری کنور جی کو اٹھا کر ہوش میں لائے دلاسا دیا لیکن بیچینی زور باندھ رہی تھی۔ لگی ہوئی آگ اور بھڑک اوٹھی۔ جگر پر چوٹ پڑی۔ زخم ہرے ہو گئے۔ اور خون اشکوں کی راہ سے پھوٹ نکلا۔
چندر موہنی کا نازک دل بھی ضبط کی طاقت کھو بیٹھا تھا اُسکے آنسو بھی بے ساختہ ٹپک پڑے تھے۔ دونوں کے دل کی بھڑاس نکل جائے اس خیال سے سنیاسی اور پدم کماری اس کمرے کے پہلو میں جو کوٹھری تھی اوس میں ہو رہے۔
چندر موہنی اس مجبوری کی حالت میں بھی اپنے دل نشا کو کس خوبصورتی سے ادا کرنے لگی اوسنے کہا۔

جہاں کوئی دوسرا جو غم سے پاک ہو کہیں
تو ہم تم اس جہاں سے نکل چلیں رہیں وہیں
یہاں ہزار آفتیں انھیں میں دل گھرا کریں
یہاں ہزار گردشیں انھیں میں سر پھرا کریں
وہ ملک چل کے ڈھونڈھ لیں جہاں نہ آسمان ہو
جہاں نہ اُسکے ظلم سے مصیبتوں میں جان ہو
جہاں نہ کوئی فکر ہو نہ بھوکھ ہو نہ پیاس ہو
جہاں نہ میں اداس ہوں جہاں نہ تم اُداس ہو

رگھناتھ راؤ۔ پیاری دلستان! کیوں مغموم ہو رہی ہو۔ میں تمھیں بھولنے والا نہیں میری پیاری! رگھناتھ راؤ کے مرتے وقت ایشور کے نام کے بجائے تمھارا ہی نام ہوگا۔ ہائے مجھ سا بدبخت کوئی نہوگا۔ تمھارے چاند سے چہرے کو گہن لگ گیا اور میں کھڑا کھڑا دیکھ رہا ہوں۔ ہائے اس عمر میں بڑے دھوکے کھائے۔ بڑی بڑی اُفتادیں پڑیں۔ مگر تمھارا سودا نہ مٹنا تھا نہ مٹا۔

نہ تم ہو بھولنے کی شے نہ تم ہو چھوٹنے کی شے　　قسم ہے شیو کی تم ہو دل میں اور دل بغل میں ہے
نظر میں کھب کے نور بنکے تم میری نظر میں ہو　　جمال بنکے دل میں ہو خیال بنکے سر میں ہو
تمھاری مسکرا ہٹوں کو یاد کر رہا ہوں میں　　کھلیں نہ دانت اس ادا پہ صاد کر رہا ہوں میں

وہ لب وہ اُنکی جنبشیں مری نظر کو یاد ہیں   وہ ہلکی ہلکی چٹکیاں مرے جگر کو یاد ہیں
وہ ترچھی ترچھی چتونیں ستم کرین پھرین جدھر
وہ کالی کالی پتلیاں کبھی ادھر کبھی اُدھر

کنور جی دل کی لگی بھڑاس نکالنے بھی نہ پائے تھے کہ پدم کماری اور سنیاسی مہاتما کمرے کے اندر داخل ہوگئے پدم کماری نے کہا۔

"چندر موہنی! بہت دیر ہوگئی اب کنور جی کو رخصت کرو۔ بہت دیر دیکھ چکیں"

چندر موہنی نے کچھ جواب نہ دیا۔

پدم کماری – اب یہ جا سکتے ہیں۔

چندر موہنی – کہاں جائیں گے۔

پدم کماری – باہر جائیں گے۔

چندر موہنی – اچھا جائیں۔ مگر نرسنگہ گڈھ نہ جانے دینا۔

کنور جی سنیاسی جی اور پدم کماری کے بضد ہونے سے مجبوراً وہان سے باہر آئے۔ پدم کماری نے سب کو بُلالیا۔ اسوقت چندر موہنی کا چہرہ بشاش تھا۔ روحانیت بدل گئی تھی۔ سرستی۔ مدن موہنی للتا وغیرہ سنیاسی جی کی دوا کی تعریف کرنے لگین۔ جنک راؤ نے خوشامد در آمدسے سنیاسی جی اور رگھناتھ کو کچھ دنون اپنے یہان ٹکا رکھا۔ چندر موہنی بھی رفتہ رفتہ اچھی ہونے لگی۔

ایک دن برسبیل تذکرہ سنیاسی نے پدم کماری کی بہادری اور کنور جی کو اورنگ زیب کی قید سے نجات دلانے کی کیفیت مفصل طور سے بیان کردی۔ اور چندر موہنی اور کنور جی کی اندرونی محبت کا ذکر بھی کردیا۔

جنک راؤ پدم کماری کی دلیری پر عش عش کر گئے۔ آج سے اوسکی وقعت چندر موہنی سے زیادہ بڑھ گئی۔ پدم کماری کی قدر ہونے لگی وہ سمجھتے تھے میری اکلوتی لڑکی چندر موہنی کی جان بچانے والی یہی پدم کماری ہے۔

باب تئیسوان ۲۳

کرے گا یاد مری جنگ غیر مین امداد
جو آشنا ہین نہ ہوتے ہین آشنا کی طرف

چندر موہنی بالکل چنگی ہوگئی ہے - اوسکے گلابی رخسار جنپر زردی چھاگئی تھی اب پھر سدا بہار کی طرح شگفتہ ہو گئے - اوسکے چاند سے مکھڑے مین پھر اگلی سی تجلی آگئی اوسکی شوخ و شنگ آنکھین پھر قہر ڈھانے لگین - وہ اپنی نرم اور نازک اداؤن سے شادمانی کی شبنم پھر ٹپکانے لگی - الغرض تمام اعضا کی مجموعی وضع نہایت خوبصورت دکھائی پڑنے لگی - اس معشوق سمن بر کو دل چاہتا ہے پہرون دیکھا کرے -

جنک راؤ کو شادی کی فکر غالب ہوئی - سرستی اور پدم کماری کے زور دینے سے رگھناتھ راؤ کے ساتھ نسبت ٹھہر گئی - پھر کیا تھا انتظام ہونے لگا - لیکن رگھناتھ راو ابھی شادی کرنے پر راضی نہ تھے - اونکا قول تھا جبتک مہاراج سیواجی چھترپتی راجہ نہو لینگے مین شادی نہ کرونگا - چونکہ مہاتما چندر شیکھر جی نے زیادہ زور دیا مجبوراً حکم نہ ٹال سکے اقرار کرلیا - بہت خوب آپکی آگیا سے کب انکار ہوسکتا ہے -

جب رگھناتھ راؤ کی شادی کی خبر اونکی مان رانی کرشن کماری کو پہونچی تو اوسکو یہ خوشی شادی مرگ سے کم نہوئی - اول تو کرشن کماری کے شوہر راجہ کجیپت سنگھ - دارا شکوہ اور اورنگ زیب کی لڑائی مین کام آچکے تھے راجہ کجیپت سنگھ رانا جے سنگھ کے معتمد خاص تھے امبر مین انکی بہت بڑی حکومت تھی - جہان وہ آزادی سے بسر کرسکتے تھے بچپن سے کنور رگھناتھ راؤ کو جنگ وجدل سے شوق تھا چونکہ کوئی

لہ اورنگ زیب کے خروج جنگ وجدل اور اُسکے بھائیون کی خونریزی کا واقعہ اگر دیکھنا ہو تو ہمارا ناول مستانی جوگن ملاحظہ فرمایئے - اُسمین جو حالات قلمبند کیے گئے ہین وہ تواریخ راجپوت اور مورخان مغلیہ کی تحریرات سے اخذ کیے گئے ہین - دیکھنے کے قابل ناول ہے - (مہم لکھنوی نو بستہ)

سر دھرا نہ تھا لہذا اونھین گھر سے قطع تعلق کرنا پڑا اُنھون نے آج بارہ سال ہوئے اپنی راجدھانی مین قدم نہین رکھا - اور نہ اپنی پیاری مان کی صورت دیکھی - رگھناتھ راو کی یہ خواہش تھی کہ مغلون کی دست بُرد سے ہندو قوم کو بچائے - انکی طبیعت مین حلم تھا بُردباری تھی - زبان شیرین - گفتگو شستہ - تہذیب واخلاق وسیع اسلیے جس سے ملاقات ہوتی وہ شائستگی اور رنگیلی پر فریفتہ ہو جاتا - انکی مان مارواڑ کی راجکماری تھی اوسکے بطن سے صرف یہی ایک فرزند ہوا جو ۱۲ سال کی عمر مین اسکی آنکھون سے اوٹ ہوگیا - آج اس خبر نے اوسے پاگل بنا دیا ہے وہ کہتی ہے ایشور کیا سچ مچ میرا کنور زندہ ہے - کیا اوسکی شادی ہوگی - مین تو سمجھتی تھی یا تو مرکٹ گیا ہوگا یا سنیاسی ہوکر جنگلون کی ٹھیکریان پھوڑ رہا ہوگا -

کنور جی پونا چھوڑکر کسی دوسری جگہ جانا نہین چاہتے تھے اونھین اچھی طرح اپنا وطن یاد بھی نہ تھا - ادھر چندر موہنی بھی اپنی سہیلیون کو چھوڑکر دوسری جگہ پسند نہین کرتی تھی - اس لیے رگھناتھ راو کی مادر مہربان کرشن کماری جی بھی اپنے لخت جگر کے پاس پونا آگئین - اور یہین رہنے لگین -

پدم کماری مدن موہنی للتا کی شادیان بھی پونا ہی کے آس پاس ہوگئین - رگھناتھ راو نے پونا کے اُسی مکان مین بود و باش اختیار کی جسمین سیواجی نے بچپنے مین پرورش پائی تھی -

ساعت سعید اور دن حمید دیکھکر بڑے تزک و احتشام کے ساتھ کنور رگھناتھ راوُ کی شادی چندر موہنی کے ساتھ ہوگئی اس قران السعدین سے تمام ملک مہاراشٹر مین شادیانے بجنے لگے - بچون سے لیکر بوڑھون تک کو اس شادی سے خوشی ہوئی - سیواجی بھی اس تقریب مین شریک ہوئے تھے - کئی دن ناچ گانے کا شغل رہا - بارات رخصت ہوکر پونا مین آئی - کرشن کماری کی تو آج باچھین کھلی ہین - بہو بیٹے کو پاکر پھولی نہ سمائی -

الغرض دونون دولھا دلھن وہین کنج خلوت مین بیٹھکر شراب محبت کے جام بھر بھر کے پینے لگے - اور ہمارا قصہ ختم ہوگیا -

اب ہمین چند باتین اور لکھنا رہ گئین - مہاراج سیواجی نے کنور رگھناتھ راوُ

کی بڑی خاطر کی اور گھوڑے - ہاتھی - پالکی - لباس زر وجواہر وغیرہ عطا کر کے پونا کی جاگیر حوالے کردی -

کچھ دنون بعد سیواجی کے ابھکھیک یعنی جلوس کی طیاریان ہونے لگین - رائری کے مقام پر جسکا نام رائے گڈھ رکھا گیا جلوس کا ایک عظیم الشان جشن ہوا - سونے کا سنگھاسن طیار کیا گیا جسمین بہت سے بیش قیمت جواہر جڑے گئے - سونے کے کلسون مین سمندر اور تیرتھون کا جل بھرا گیا - جیٹھ سُدی تیرس شاکے ۱۵۹۶ جلوس کی ساعت قرار پائی -

اسدن سیواجی نے منگل اشنان کر کے پہلے اپنے خاندانی دیوتا شری مہادیو اور شری بھوانی دیوی کی پوجا کی پھر فاضل اور مقدس برہمنون کو زر و زیور دریا بچے تقسیم کیے اور تیرتھون اور ندیون کے جل سے ابھکیک کر کے سیواجی تخت نشین ہوئے - اور دان پدھتی کے مطابق سولہ مہا دان دیے - سنگھاسن کے اٹھون کھمبون پر آٹھ پردھان یعنی وزیر کھڑے ہوے - کئی مہینے تک برہمنون کے بھوجن ہوتے رہے - جسکے بعد سب کو بیش قیمت تحفے اور زر و جواہر دیکر رخصت کیا -

اس ابھکھیک مین ایک کروڑ بیالیس لاکھ ہُن یعنی سات کروڑ روپیہ خرچ ہوے -

سوانح نویس لکھتا ہے کہ اس زمانے مین جبکہ کل روے زمین پر غیر ہندو بادشاہ ہین سیواجی ایک مرہٹہ راجہ کا اسطرح تخت پر جلوس فرمانا اور چھتر پتی بادشاہ ہونے کوئی معمولی بات نہ تھی -

جب یہ خبر بہادر شاہ کوکہ کے ذریعہ سے اورنگ زیب کو پہونچی تو اوسکو بہت سخت رنج ہوا اور اوسنے یہ کہا -

"خدا نے مسلمانون کی بادشاہی کو دور کرنے کے اور اونکے تخت کو غارت

یہ اقتباس مارچ ۱۹۰۶ء کے رسالہ زمانہ کانپور سے نقل کر کے ناظرین کی تفریح طبع کیلیے درج کیا جاتا ہے جسکو منشی پربھو دیال نے دکن کی تاریخ مرہٹہ سے اخذ کر کے حوالہ قلم کیا ہے -

کرکے مرہٹون کو تخت دیا۔ اور اب تو گویا اس انقلاب کی حد ہو گئی "
اسطرح جب اس جلوس کی خبر عادل شاہ اور قطب شاہ کو ہوئی تو وہ سخت متردد اور مشوش ہوئے۔ روم شام۔ ایران۔ توران کے بادشاہون کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اُنھون نے بھی اسکا بہت رنج کیا۔
تخت پر بیٹھکر سیواجی اپنی سلطنت کو اور رونق دینے مین مصروف ہوئے نظام شاہی علاقے پر تو قبضہ ہو ہی چکا تھا عادل شاہی و مغلئی علاقے کا بہت کچھ ملک بھی تحت تصرف مین آ گیا۔ اب سیواجی نے بھاگ نگر یعنی حیدر آباد کی طرف اپنی عنان توجہ منعطف کردی۔ اسوقت تانا شاہ قطب شاہ حکمران تھا۔ قطب شاہ نے خائف ہوکر سیواجی کو خراج دینا منظور کیا اور سیواجی کی طرف سے اوسکے دربار مین نراجی نیت کا بیٹا پرہلاد نیت خدمت وکالت پر مقرر تھا۔
الغرض بہت سے راجون اور مسلمان بادشاہون نے خراج دینا قبول کرکے سیواجی کی اطاعت قبول کرلی۔
سیواجی کا ارادہ ہوا کہ تنگبھدرا اور کاویری کے درمیان کرناٹک کا جو وسیع ملک ہے اوسے فتح کرے۔
اس مہم پر رگھناتھ راؤ نیت مقرر کیے گیے۔ مگر روپیہ کی فکر ہوئی۔ اپنے خزانے سے صرف کرنا پسند نہین۔ لہذا قطب شاہ سے جسکے پاس دولت کے کوٹھے بھرے ہوئے تھے روپیہ لینے کی ٹھانی مگر قطب شاہ برابر عہد و پیمان کے مطابق سالانہ خراج دیتا رہا۔ اسیلیے سیواجی نے قطب شاہ کے ساتھ جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا۔ سوا ے اسکے اور کوئی چارہ نہ دیکھا کہ قطب شاہ سے ملائمت اور آشتی سے روپیہ اینٹھنا چاہیے چنانچہ اس غرض سے سیواجی نے قطب شاہ کا ناخواندہ مہمان بننے کا ارادہ کیا اور اس ارادے سے اپنے وکیل پرہلاد نیت کو مطلع کیا۔
پرہلاد نیت نے اس بات کا ذکر قطب شاہ سے کیا۔ تانا شاہ یہ سنکر بہت گھبرایا کہ کہین اوسکی بھی وہ گت نہو جو افضل خان اور شایستہ خان کی ہوئی

اسلیے اوسنے اس بلا کو ٹالنا چاہا اور کہا سیواجی کو جو چاہیے مین دینے کو مہیا ہون مگر
پریلادپنت نے اسکی تسلی کردی اور عرض کیا حضور کے ساتھ راجہ سیوا کے وہ برتاو
نہ ہونگے بے فکر رہین مین ذمہ دار ہون ۔

سیواجی اپنے حشم ولشکر کے ساتھ حیدر آباد کی طرف روانہ ہوا اور جب نزول اجلال
قطب شاہ کی سرحد مین ہوا تو اپنے لشکر مین تاکید کردی ۔ خبردار کوئی سپاہی رعایا
سے معترض ہو ۔ بلکہ دو چار کی گردنین اڑا کر سختی کے ساتھ ضابطہ کی پابندی
قائم کی ۔

اسطرح اپنے سپاہیون اور سوارون کو تنبیہ کرتے ہوئے سیواجی حیدر آباد مین
وارد ہو گئے ۔ قطب شاہ نے شہر سے کچھ دور آکر پیشوائی کا ارادہ کیا ۔ مگر سیواجی
نے بادشاہ کو یہ پیام دیا ۔ کہ حضور بڑے بھائی ہین اور مین آپکا چھوٹا بھائی آپ کو
میری پیشوائی لازم نہین ۔

اس بات سے تاناشاہ سیواجی پر لٹو ہو گیا اور اپنے وزیرون مادنا پنت واکنا پنت
کو سیواجی کے استقبال کے لئے بھیجا ۔ چنانچہ سیواجی کی سواری نہایت تزک و
احتشام سے شہر مین نکلی ۔ سیواجی کے تمام لشکری سنہری زردیان پہنے ہوئے تھے
ادھر تاناشاہ کے حکم سے شہر آراستہ و پیراستہ تھا ۔ جابجا تورن یعنی کمانین بنائی
گئی تھین اور ہر گلی کوچے مین خوشی کی نوبتین ٹھنک رہی تھین جھنڈیون اور اس
تمام آرایشی ساز وسامان نے لشکر کی زیب وزینت دوبالا کردی تھی ۔

جب سیواجی کی سواری شاہی محل کے قریب پہونچی تو یہ کہلا بھیجا کہ حضور میرے
استقبال کے لیے نیچے نہ اُترین بلکہ پانچ چھ آدمیون کے ساتھ جنمین رگھناتھ راو پنت
بھی شامل تھے خود سیڑھیون پر چڑھکر شاہی محل مین داخل ہوئے ۔ قطب شاہ
اُٹھکر بغلگیر ہوئے اور دونون ایک ہی مسند پر بیٹھے ۔ سوائے مادنا پنت کے
باقی سب امرا کھڑے رہے ۔ محلات کی بیگمات نے جھروکون سے سیواجی کو
دیکھا اور بہت خوش ہوئین ۔ ایک پہر تک ملاقات رہی اور اسکے بعد سیواجی
مع اپنے لشکر کے رخصت ہو کر راستے مین شہر کے لوگون کو بہت کچھ داد دہش
کرتے ہوئے اپنی فرودگاہ پر واپس آئے ۔

دوسرے دن مادنا پنت نے سیواجی کو اپنے گھر لے جاکر دعوت کی اور اپنی ماں کے ہاتھ کا بنایا ہوا پکوان کھلایا۔

بادشاہ نے مادنا پنت کو بلاکر مشورہ کیا کہ سیواجی کو کیا دینا چاہیئے بعد مشورہ یہ طے پایا کہ سیواجی کو اسقدر دینا چاہیئے کہ یہان سے خوش ہوکر اپنے وطن کو مراجعت کرین۔

چنانچہ قطب شاہ نے کثیر التعداد زر وجواہر۔ ہاتھی۔ گھوڑے وغیرہ دیے اور سیواجی نے یہ عہد کیا کہ ضرورت کے وقت ہمیشہ قطب شاہ کی مدد کی جائیگی۔ قطب شاہ نے بھی اپنا سالانہ خراج ادا کرنے کا وعدہ کیا۔

سیواجی قریب قریب ایک ماہ حیدرآباد مین رہے اور وہان کے امرا اور بڑے بڑے جاگیردارون کی ضیافتین کھائین۔

یہان سے سیواجی نے کرناٹک کا رخ کردیا۔ راستے مین شیرخان سے جو سلطنت بیجاپور کی طرف سے پانچ ہزار سوارے کر مقابلے پر آیا تھا عظیم جنگ ہوئی۔ بالآخر سیواجی نے اوسے شکست فاش دی اور خود مظفر و منصور قلعہ کرناٹک مین داخل ہوے۔ یہان سیواجی کا بھائی ونکوجی اپنے باپ کی جاگیر پر حکمران تھا۔ پہلے تو بھائی بھائی مین خلوص اور محبت کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ مگر نہ معلوم بعد مین ونکوجی کو کسنے بہکایا اور اوسکے دلمین کیا سمایا کہ وہ ایک رات کو سیواجی کے لشکر سے بھاگ گیا۔ سیواجی نے اپنا بھائی سمجھکر اوسکی گوشمالی مناسب نہ سمجھی اور کرناٹک کا انتظام کرکے اپنی راجدھانی کو واپس آئے۔

یہان آئے تو عجب گل کھلا دیکھا۔ یعنی اپنا بیٹا سنبھاجی باپ سے ناراض ہوکر مغلون سے ملگیا اور اونکے لشکر مین پناہ گزین ہوا ہے۔ جب دلیرخان نے اسکی اطلاع اورنگ زیب کو دی تو اوسنے حکم دیا کہ سنبھاجی کو مقید کرکے دہلی روانہ کردو مگر دلیرخان نے ایسی بے ایمانی مناسب نہ سمجھکر سنبھاجی کو بھاگ جانے کا اشارہ کیا۔ سنبھاجی نے پھر اپنے باپ کے آکر قدم لیے۔ باپکو اسکا بہت رنج ہوا تھا مگر بیٹے کی خطا معاف کردی۔ اور کہا تم بڑے بیٹے ہو یہ سب راج تمھارا ہے۔ مگر کچھ حصہ اس راج کا اپنے چھوٹے بھائی

راجہ رام کو بھی دینا چاہیئے۔

اس تقسیم کو سنبھاجی نے قبول نہ کیا اور اسپر سیواجی کو بہت بڑا رنج ہوا۔ آخر بخار آنے لگا۔ اور یقین ہو گیا کہ اب آخری وقت آ پہونچا ہے۔ اوسنے کارپردازون کو طلب کر کے اُنسے بہو شیہ بانی یعنی پیشینگوئی کے طور پر کہا۔

"چالیس ہزار ہن کی جو موروثی جاگیر پونا کی تھی اوسکو بڑھا کر مین نے کاویری سے لیکر گوداوری تک اتنا عظیم الشان راج قائم کیا ہے اُس راج کو سنبھاجی تباہ کر دیگا۔ یہ بالکل عیاش اور بے وقوف جاہل آدمی ہے۔ یہ برہمنون کی بھی ہتھیا کریگا۔ ہم بڑے بڑے سردارون کو قتل کریگا۔ اور آخر یہ نتیجہ ہوگا کہ اورنگ زیب ہندوستان سے آئیگا اور سنبھاجی اُس سے دغا کھائیگا اور سارا ملک مغلون کے قبضہ مین چلا جائیگا۔ پھر راجہ رام اور اُسکے معتبر سردار اس راج کو دوبارہ قائم کرینگے۔

یہ کہکر سیواجی نے آبدیدہ ہوکر اپنے سردارون سے پھر کہا۔

"مین آپ سے رخصت ہوتا ہون یہ "مرت لوک" یعنی عالم فانی ہے اسمین جو پیدا ہوا وہ فنا ہوا۔ میرے جانے کا تم رنج مت کرو۔ آخر چیت سُدی پورنماشی شک کے ۱۶۰۲ کو اُنکی روح قالب عنصری سے پرواز کر گئی۔

سیواجی نے بیشمار دولت چھوڑی جسکا حساب تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل اقسام کے ہُن اٹھتر لاکھ چوبیس ہزار اٹھاون تھے جنکی قیمت بحساب اوسط پانچ روپیہ فی ہن اقل درجہ تین کروڑ اکانوے لاکھ بیس ہزار دوسو نوے روپیہ ہوتی ہے۔ اسکے علاوہ ڈھائی سومن خالص سونا چھوڑا جسکی قیمت ۸ کروڑ روپیہ سے کم نہین تھی اور اڑسٹھ لاکھ چاندی کے سکے چھوڑے اور الماس نیلم پکھراج یاقوت لعل وغیرہ قیمتی جواہرات اسکے علاوہ تھے جنکی قیمت کی کوئی انتہا نہین۔ زرین و ریشمی و سوتی پارچہ بھی بیحد چھوڑا جسکی مالیت کا اندازہ ایک کروڑ ہن۔ یعنی پانچ کروڑ روپیہ کہا جاتا ہے۔

سیواجی کی فوج بھی تعداد کچھ کم نہ تھی۔ ایک لاکھ پچاس ہزار پائیگاہ کے گھوڑے اور سوار تھے جسمین ماوڑے سردار اور اسامیون یعنی (جمعیت پیدل) کی تعداد ایک لاکھ تھی۔ مفتوحہ قلعون کی تعداد ۷۹۔ اور سنے

بنائے ہوئے قلعون کی تعداد ۸۰ اتھی -

اسکے علاوہ کرناٹک مین اُناسی اور قلعے بنوائے تھے - جنجیرے کے شدی یعنی حبشیون سے لڑنے کے لیے سیواجی نے جہازون کا بیڑہ بھی طیار کرایا اور شُدی اور پرتگیزون کے مقابلے مین بحری جنگ بھی کرکے بہت شہرت حاصل کی تھی - جسکا ذکر بخوف طوالت نظرانداز کیا جاتا ہے - فقط -

تمام شد

نمبر	نام کتاب	اجزا	قیمت	نمبر	نام کتاب	اجزا	قیمت
۱	خضر شباب	عـ ٦	عہ/	۲۰	قدسیہ عرف پاکدامن	صہ ٦	۸/
۲	ماں کا قاتل	ہے ٤	عا/	۲۱	پیرس کا گنڈرا	عـ ٦	عہ/
۳	برق غضب	ہے ٤	۱۲/	۲۲	بڈھے میاں	دوجز ٦	۴/
۴	فیروز محمودہ	لعہ ٢	عہ/	۲۳	خوبصورت ناگن	لعہ ٦	صہ/
۵	حجاب النسا	للعہ ٢	٦/	۲۴	کارگذار	للعہ ٤	۴/
۶	مشیر الشباب ہر دو حصہ	صـ ٦	عہ/	۲۵	جیسی کرنی ویسی بھرنی	ہے ٢	۴/
۷	معشوقہ عذر	معہ	۸/	۲۶	عاشق شیطان	للعـ ٦	عا/
۸	بوالہوس نواب	ہے ٤	۴/	۲۷	گلشن کشور	صہ ٦	۸/
۹	عصمت کا البم	معہ ٦	عہ/	۲۸	بد انجام	دوجز ٦	۵/
۱۰	حمیدہ بانو	ہے ٦	٦/	۲۹	اسمٰعیل صفیہ	للعہ ٦	۸/
۱۱	کمسن بی بی مسن شوہر	ہے ٢	۴/	۳۰	چھلاوہ	ہے ٦	عہ/
۱۲	جوان بی بی کمسن شوہر	ہے ٢	۴/				
۱۳	ظالم عشاق	صہ ٢	٦/	۱	عیدو ن کا عید	عـ ٤	عا/
۱۴	لاڈلی بیٹی	صہ ١	۵/	۲	ناشاد	لعہ ٤	عہ/
۱۵	معشوقہ فرانس	صـ ٦	عہ/	۳	ہنگامہ عشق	معہ	۱۰/
۱۶	سلیمان عذرا	صہ	۸/	۴	شمس و قمر	ہے ٢	٦/
۱۷	ذبیح ناظمہ	صہ ٦	۸/	۵	خوش نصیب	ہے	عہ/
۱۸	وفادار بی بی	یکجز ٢	۲/	٦	لال کپتان	معہ	۱۲/
۱۹	یاقوت کی کان	لعہ ٦	عا/ ۸/	۷	نئی نویلی	ہے	٦/

نمبر	نام کتاب	اجزا	قیمت	نمبر	نام کتاب	پختہ	قیمت
۱	ہم خرما و ہم ثواب	۳	۱۴/	۱	عشق کا ڈاکو	//	۱۴/
۲	تارا دلی	[illegible]	[illegible]	۲	زندگی کا بھید	//	۱۴/
۳	مقدس دیوی	[illegible]	[illegible]	۳	محبت کا پھل	//	[illegible]
۴	شیر دکھن	[illegible]	[illegible]	۴	حسن سرور کا پھل	//	[illegible]
۵	امتحان محبت	۹	۱۲/	۵	اختر حسینہ کا پھل	//	[illegible]
۶	طویلے کی بلا بندر کے سر	۲ جز	۶/	۶	جعفر عباسہ	//	[illegible]
۷	چھچھو	[illegible] جز	۱۲/	۷	گورا	//	[illegible]
۸	بچھڑی دلھن	۲ جز	۱۲/	۸	نیل کا سانپ	//	[illegible]
۹	کامنی	۴	[illegible]	۹	دیو لدیوی	//	[illegible]

ہمارے یہان ہر قسم کی کتب اسکولی و کتب عربی فارسی ہندی سنسکرت وغیرہ مطبوعہ نولکشور پریس ارزان قیمت پر ملسکتی ہین

المشتہر

ہرچرنداس بھارگو منیجر بھارگو اسکول بک ڈپو نمبر ۱۶۹

امین آباد پارک لکھنؤ